

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

هُوَ الْعَلِيُّ الْخَبِيرُ
فَدَانَكَ اللَّهُمَّ دِيَارِي وَرَحْمَتِي لِيَوْمِي

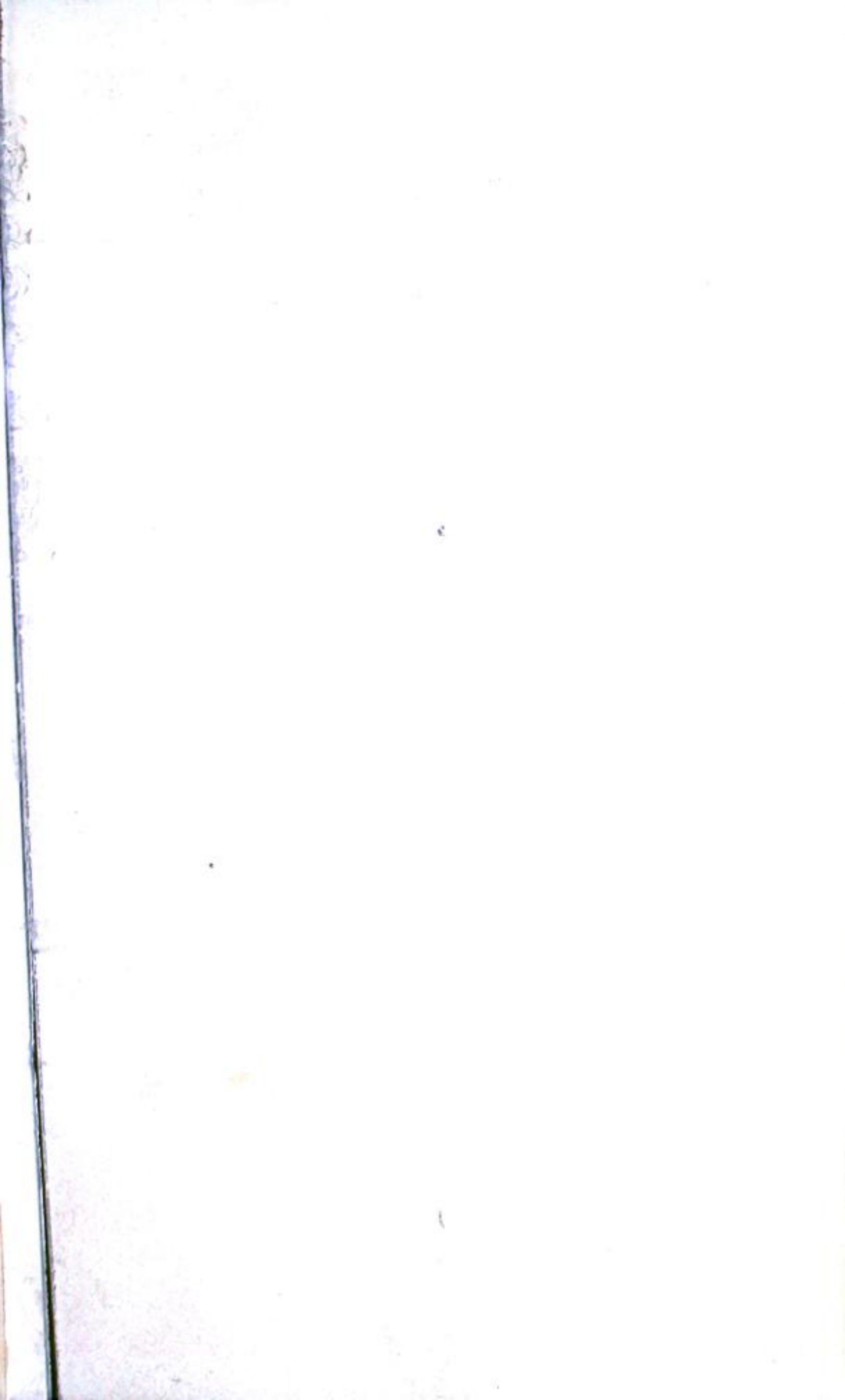
الحمد لله والمنة للفضل حفیظ المنان
کتاب الاجواب مبسوطی بہ

اِحْسَانٌ لِبَيِّنَاتٍ
فِي
اِخْوَانِ الْقُرْآنِ

تالیف لطیف
عالم ربانی حضرت مولانا سید محمد احسن بہاری
مختلف التالیف والکتب مختلفہ اشعار بطور ہفت روزہ
اور انگریزی اور اردو میں مختلف اشعار اور کتب مختلفہ اشعار

ناشر

مکتبہ اشفاقیہ، پھول چوک، جو ناما رکیٹ، کراچی
(مشہور اسٹاپس پریس کراچی)



منتخب و پسندیدہ اسلامی نام

بظاہر بچوں اور بچیوں کے نام رکھنے کو نہایت آسان کام خیال کیا جاتا ہے مگر کون سے نام اسلام کے نقطہ نگاہ سے اچھے اور کون سے نام اچھے نہیں ہیں، ان کا علم اس وقت ہو سکتا ہے جب احادیث کی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے واقفیت حاصل کی جائے۔ جناب خلیل الرحمن صاحب نعمانی نے ہماری اس مشکل کو یوں آسان کر دیا ہے کہ اس سلسلہ میں نہایت اختصار کے ساتھ تمام اچھے ناموں کو اس کتابچہ میں جمع کر دیا ہے۔ کتاب اپنی خوبیوں کے لحاظ سے مختصر ہونے کے باوجود وسیع ہے اور پھر قیمت نہایت کم یعنی ۵ روپے

کعب بن زہیر اور قصیدہ بانٹے سعاد

حضرت کعب بن زہیر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد جاہلیہ و صدر اسلام کے نہایت جلیل القدر و قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ان کا مشہور قصیدہ بانٹے سعاد ہے۔ اس قصیدہ کی متعدد مشرووح قدیم طرز پر دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں مگر جدید تقاضوں کے مطابق اس کی شرح ہماری قومی زبان میں موجود نہیں ہے۔ اس مقصد کے تحت مکتبہ اسحاقیہ نے جناب علی حسن صدیقی صاحب سے جو کراچی یونیورسٹی میں تاریخ اسلام کے استاد اور عربی زبان کے فاضل ہونے کے علاوہ علوم جدیدہ کے بھی ماہر ہیں، اس قصیدہ کی شرح لکھنے کی درخواست کی۔ فاضل موصوف نے نہ صرف یہ کہ قصیدہ کی شرح لکھی بلکہ اس میں ایک فاضلانہ مقدمہ کا اضافہ کر کے کتاب کو جدید فن تنقید نگاری کے معیار کے مطابق بھی کر دیا۔

یہ کتاب علماء اور طلبہ دونوں ہی کے لئے دل چسپ اور معلومات آفریں ثابت ہو گی۔ قیمت ان خوبیوں کے باوجود صرف دو روپے پچیس پیسے رکھی گئی ہے۔

✓
۲۹ < ۴۱
۱۵۱۲

DATA ENTERED

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

دیباچہ حمد باری تعالیٰ

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست شنایش جو ہر تیغ زبانہاست

خدایا! تیری حمد و ثنا۔ اور یہ بیچچان پریدہ زبان! تو ہی نے فرمایا ہے
قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدادًا لَّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفُذَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مِدادًا

تو اں در بلاغت بسبحان رسید نہ در گنہ بیچون سبحان رسید
ایک سے ایک بڑھ کر نبی اور ولی۔ غوث اور قطب۔ عالم و دانا (فلاسف)

لہ کہہ دے اگر دریا سیاہی ہو میرے پروردگار کی باتیں (لکھنے) کو تو ضرور دریا بڑ جائے اس سے
قبل کہ نیڑیں میرے پروردگار کی باتیں اگرچہ ویسا ہی (اور دریا) ہم مدد کو لائیں۔ پارہ ۱۵۔
سورۃ کہف رکوع آخر ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

پیدا ہوئے مگر تیری حمد و ثنا کے لقمے و دق صحرا کو طے نہ کر سکے

اے جہاں جان ہمہ حیران تو صد ہزاراں عقل سرگردان تو

جب خود بدولت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے لایا
أَحْصَى ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ فرمادیا تو آگے اور
کس کی مقدرت ہے۔

زمانہ ننگہ تنگ و گل حسن تو بسیار گلچین بہار تو زماناں گلہ دار نہ

پر اے حکیم و علیم بندے پر اظہارِ عبودیت واجب ہے اور اتباعِ سنتِ
نبوی لازم صدقاً رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِي بَالٍ
لَا يُبْدَى فِيْهِ بِاسْمِ اللّٰهِ اَوْ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ

چومرغ امرزی بال ز آغاز نہ از نیروے حمد آید بہ پرواز

بمطلب نارسیدہ پر بریزد قدر زینسان کہ دیگر بر نہ خیزد

خداوند دل کی آرزو یہ ہے کہ تیری حمد و ثنا کرنے میں حق بندگی اور

کروں مگر شعر

زیں رشتہ شدم گستہ امید خاکی چہ کند سپاسِ خورشید

زبان عاجز۔ ذہن قاصر۔ فکر سر بزانو۔ خوض بعالمِ تحیر۔ عبارت کیا الفا

نہیں مئے اور جو ملتے بھی ہیں وہ نئے، میری باط کیا؟ اور میرا علم کیا سنجھا

لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ جو کچھ ہے

تیرا ہی بتایا ہوا ہے۔ اسی پر ایمان ہے اور اسی کو اپنے اس اولائے فرض

وسیلہ قرار دیتا ہوں

شنایت ہماں بہ کہ تو گفتہ ترا می سزد آنچه تو سفت

لہ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا ہوں تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے

لَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كبریا کی تمام جہان کی اور بادشاہت
 تجھ کو زیبا ہے إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ساری بڑائی اور عزت تجھی کو سزاوار ہے۔
 هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ تو اول ہے اور آخر، ظاہر ہے اور
 باطن إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
 سُبَّحَانَ عَلَى الْعَرْشِ تیری قدرت کاملہ کے صدقہ کہ چھ ہی دن میں یہ
 رفیع الشان آسمان بنایا اِنَّا زَيْنَتْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ اِلْكُوكِبِ اور
 اس کو ستاروں سے زینت بخشی۔ زمین کا ایسا وسیع فرش بچھایا اور اس
 میں عجائب و غرائب مخلوق۔ رنگ رنگ کے پھول اور بوٹے پیدا کیے
 گلشن میں صبا کو جستجو تیری سے بلسبل کی زباں پر گفتگو تیری ہے
 ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے
 آفتاب، ماہتاب پھر ان کا طلوع و غروب ان میں یہ اندازہ صحیح کہ
 لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
 صبح اور اس کا سہانا منظر، شام اور اس کا دلفریب سماں۔ دونوں وقتوں کا ملنا
 باڑ اور اس کے معدن۔ دریا اور اس کے عجائبات۔ صحرا اور اس کی شادابی
 اللہ

گلشن میں پھولوں سبزہ صحرا دیکھوں یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
 ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے حیرا ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں
 آب و ہوا آتش و خاک اور پھر ان کے تغیرات سبحان اللہ۔

یہ نہ سورج ہی سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو آپکڑے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ
 سکتے ہیں۔ یسین رکوع ۲۔

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ
 وَيَجْعَلُهُ كِسْفًا فَيَهْرِي الوُدُقَ يُخْرِجُ مِنْ خَلِيلِهِ - پھر ان کے امتزاجی
 کیفیات کے نمونے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ
 جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
 الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا ثُمَّ
 أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۝ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ سچ ہے ۷

دہ نطفہ را صورتے چوں پری کہ کر دست بر آب صورتگری

عقل - آنکھ - کان - زبان - کام کی ساری چیزیں عطا کیں - ان نعمتوں
 کے ساتھ اشرف المخلوقات بنایا اور ایسا کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو اپنا خلیفہ کیا - ان سے حوا - پھر ان سے اتنی امتیں پیدا کیں - ان
 میں لاکھوں پیغمبر بھیجے - جن میں اس امت محمدیہ کو ایسی فضیلت بخشی کہ خیر
 اُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے خطاب سے یاد فرمایا اور افضل الرسل خاتم الانبیاء
 رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوا بنا کر بھیجا - کلام پاک ہُدًی
 وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَهْدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَشِفَاءٌ
 لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَنَا وَرَحْمَةٌ لِّمَن يُشَاءُ ۝ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۝

۱۷ سورۃ روم رکوع ۵ - اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو پھر وہ اُبھارتی ہیں بادلوں کو پھر
 اللہ ان کو پھیلا دیتا ہے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے اور اس کو کر دیتا ہے تہ بہ تہ پس
 تو دیکھتا ہے کہ مینہ نکلتا ہے اُس کے درمیان سے -

۱۸ سورۃ مؤمنون رکوع ۱ - اور ہم نے بنایا آدمی کو سنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے رکھا اُس کو
 نطفہ بنا کر مضبوط جگہ (عورت کے رحم) میں پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کو لوتھڑا پھر ہم نے اُس
 لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں - پھر پہنایا ہڈیوں کو گوشت پھر اس کو بنا کر
 کھڑا کر دیا ایک نئی صورت میں تو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے -

ہم مسلمانوں کے لئے ابد الابد تک معجزہ ہے۔
 بہ تحریر الطافہا لے شمار نباشد یکے از ہزاراں ہزار
 وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

نعت سرور کائنات

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ
 أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
 بارخدا یا تیرے اس احسان کے قربان اور تیری اس بے بہا نعمت کے صدقے کہ
 تو نے اپنے فضل و انعام سے صاحب کواکب - مسند نشین تختِ نبویؐ مع اللہ
 معلم فاعلم انتہ لا الہ الا اللہ - گنجینہ علوم عرفان - باعث کون فکان
 مورد الطاف و لسوف یعطیک ربک فترضی - مقرب بارگاہ قاب قوسین
 اُو اَدْنٰی ہے

خاکی و براوجِ عرش منزل اقی و کتا بخانہ در دل
 چابک قدم بسیطِ افلاک والا گہر محیطِ لولاک
 مقصود تِلْكَ الرَّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ لَّكُم مِّنْهُم مَّنْ تَكْتُمُ
 بِاللَّهِ شَهِيدًا - موصوف بوصف و رفعتنا لک ذکرک مخاطب بہ یا ایہا
 الْمُرْسَلُ وَالْمُذْتَبَّرُ - قائم بمقام قم فانذر - محمود بہ انتک لعلی خلق
 عظیم - رَعُوفٌ رَّحِيمٌ - احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و
 اصحابہ و بارک وسلم کو ہمارا پیشوا اور رہنما بنا کر بھیجا - جس کے علم و حکمت نے

اے بیشک بڑا احسان کیا اللہ نے ایمان والوں پر جو بھیج دیا ان میں پیغمبر انہیں میں سے جو ان پر پڑھتا ہے اللہ
 کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں - آل عمران رکوع ۱۷ -

ہم کو قعر ضلالت سے نکال کر اوج ہدایت پر آن کی آن میں پہنچا دیا۔ پرستش اور
 تجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہیں بتائیں۔ عبادت وہ سکھائی کہ تنہی عن
 الفحشاء والمُنکر۔ اخلاق وہ سکھائے کہ ہم رَحْمَاءُ بَيْنَهُمْ کے
 خطاب سے یاد کیے گئے۔ تعلیم ایسی دی کہ جس سے روحانی زندگی پائی حکمت
 وہ بتائی کہ حکمائے زمانہ ششدر رہے۔ قانون وہ دیے کہ مُقْتَن و مُدَبِّرَانِ
 روزگار دنگ ہوئے۔ اس پر شفیق و رحیم ایسے کہ ہماری بھلائی کی فکروں
 نے دم بھر چین نہ لینے دیا۔ شفقت و مروت بھی ایسی کہ جس کی مثال دنیا
 میں نہیں۔ اور اُس کو بُرت کر بھی ایسا دکھایا کہ خود خُدا نے سَراہا۔ عَزِيزٌ
 عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

اے خاک تو تویاے بینش	روشن بتو چشم آفرینش
اے سید بارگاہ کونین	نشاہ شہر قاب تو سین
اے صدر نشین ہر دو عالم	محراب زمین و آسماں ہم
اے شاہ مقربان درگاہ	بزم تو ورائے ہفت خرگاہ
سر جوش خلاصہ معانی	سر چشمہ آب زندگانی
خاک تو اویم و روے آدم	نور تو چراغ ملک عالم
شرخیل توئی و جملہ خیلند	مقصود توئی ہمہ طفیلند

اے کنیت نام تو موبد
 بو القاسم و احمد و محمد

اے تمہاری تکلیف ان پر (یعنی آنحضرت پر) شاق ہے — تمہاری بہبود کا بھوکا ہے (اور)
 وہ) مسلمانوں پر نہایت درجہ شفیق (اور) مہربان ہیں۔ سورۃ توبہ - رکوع ۱۶

بِأَبِي أَمْتٍ وَأُمِّي أَيْ نَعْتِ أَوْرِي بے بضاعت چھوٹا منہ بڑی

بات سے

لَا يُمَكِّنُ الشَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر
 درود نامحدود و سلام لاتعد ولا تحصى آپ کی ذات بابرکات مستجمع
 صفات پر اور آپ کے آل و اصحاب پر جو کہ برگزیدہ و نیکو کار و صاحب
 کرامت ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوَاتٍ
 دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔
 درود ملک بر روان تو باد بر اصحاب و بر پے روان تو باد

سبب تالیف و حین طبع

بندۂ ناچیز احقر ز من سید محمد احسن استھانوی بہاری ابن حکیم سید نور الحسن
 صاحب حفظہما اللہ عن شرور الزمن۔ جمیع برادران اسلام کی خدمت بابرکت

لے استھانواں یہ شرفا و سادات کی قدیم بستی بہار شریف ضلع پٹنہ کے پورب طرف تین کوس پر
 واقع ہے اور معزز و ذی علم باشندوں کے باعث اطراف بہار میں ممتاز و معروف رہی ہے۔
 صاحب تذکرہ غوثیہ نے عارف باللہ حضرت شاہ غوث علی صاحب علیہ الرحمہ کو یہیں کا ساکن لکھا
 ہے جن کا مزار پر انوار پانی پت میں ہے۔ بستی کے اتر جانب کسی اور بزرگ کا بھی مزار واقع
 ہے۔ طبقہ علمائے میں بھی چند بزرگوار ممتاز گزرے ہیں۔ مولوی ابوالحسن صاحب عرف مولوی
 دلاور علی صاحب مرحوم شاگرد رشید مولانا شاہ حضرت عبدالعزیز علیہ الرحمہ محدث دہلوی یہیں
 کے باشندے تھے۔ مفتی شرف الدین یکے از علماء کرام رامپور جب بہار شریف لائے تو
 ان کی ملاقات سے بہت محفوظ ہوئے اور ان کی جامعیت و استعداد کی بہت کچھ مدح کی۔
 ان کے ہم عصر علمائے وطن میں سے بعض کا قول تھا کہ مولوی دلاور علی صاحب کا تہجد جامعیت

میں عرض رسا ہے کہ جب میں ۱۳۰۹ھ میں غازی پور سے استاذنا و مخدومنا مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری عم فیضہ الجاری مدرس مدرسہ فیض عام کانپور کے درس و تدریس کی شہرت سن کر انجی معظم مولوی حکیم سید رشید النبی صاحب کے شامل کانپور پہنچا تو اس وقت استاذی مدوح کے یہاں اکثر کتابیں منتهی طلبہ کی شروع تھیں۔ مجھ نو آموز کے لئے شرکت کے لائق ترمذی شریف کے سوا کوئی کتاب زیر تدریس جناب نہ تھی اس لئے ترمذی شریف آپ کے ہاں شروع کی اور تفسیر جلالین و دیگر کتب درسیہ استاذنا و مخدومنا مولانا

(صفحہ ۹ کا باقی حاشیہ) ایسی ہے کہ ہم لوگ باوجود فراغت چند برس ان سے مستفید ہونے کے قابل ہیں۔ مولوی حکیم غلام جیلانی صاحب مرحوم شاگرد مولانا مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم و مولوی تراب علی صاحب مرحوم لکھنوی یہیں کے باشندے تھے۔ مولوی مجتبیٰ صاحب مرحوم شاگرد مفتی سعد اللہ صاحب لکھنوی۔ مولوی سید وحید الحق صاحب شاگرد مولوی لطف علی صاحب مرحوم و مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جو نپوری۔ مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم جو اردو فارسی عربی کے شعر و سخن میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ یہیں کے باشندے تھے۔ اور اس وقت بھی چند اہل علم بزرگواروں سے بستی کو فخر حاصل ہے جن میں سے بعض درس و تدریس کے مشاغل میں ہیں اور بعض اہل تالیف و تصنیف ہیں اور ریاست حیدرآباد دکن میں معزز عہدے پر مامور ہیں۔ نئی تعلیم یافتوں میں سے بھی چند بزرگ رونق افزائے بستی ہیں مگر افسوس کہ اس دور انحطاط و تنزل میں کساد بازاری علم ہر جگہ اپنا رنگ جاتی پھرتی ہے۔ بڑے بڑے شہر جب نام آوروں سے خالی ہوئے جاتے ہیں تو اس چند گھر کی بستی کو کیا پوچھیے (یہ سب مفصل حالات و واقعات مجھے مولوی محمد احسن صاحب عم فیضہ سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار سے معلوم ہوئے) ۱۲ مہ ۱۳۰۹ھ یہ بزرگ باوجود اس علم و فضل کے فن شنواری میں بھی مشہور اُمتصار و دیار تھے ۱۲

مولوی انشرف علی صاحب عم فیضہ مدرس مدرسہ جامع العلوم (واقع جامع مسجد کانپور) سے شروع کیں۔ دو تین ماہ بعد رمضان المبارک آیا۔ جناب استاذی مولانا حافظ انشرف علی صاحب نے جامع مسجد میں نماز تراویح پڑھانا شروع کی۔ اور یہ التزام فرمایا کہ ہر چار رکعت میں جتنے رکوع قرآن مجید کے پڑھتے ہر ترویج میں ان میں سے بعض سُور و آیات کے خواص بیان فرماتے اور ارشاد فرمایا کہ میں جو خواص ان سُور و آیات کے بیان کرتا ہوں وہ یا تو حدیث میں آئے ہیں یا مجھ کو کسی بزرگ سے پہنچے ہیں۔ میں عام مسلمانوں کو اجازت دیتا ہوں کہ اُس سے فائدہ اٹھائیں۔ ترویج کے اندر رواروی میں آیتوں کا لکھنا اور ان کے خواص کو ضبط کرنا ایک مشکل امر تھا۔ مگر بحمد اللہ کہ بالاستیعاب میں اس کو لکھنا گیا اور اس طرح خواص قرآن میں ایک جزو کا رسالہ تیار ہو گیا۔

اس کے بعد میرے اکثر احباب نے اصرار کیا کہ اس رسالے کو خواص قرآن میں مع اضافہ تمام کرو۔ چنانچہ بفہمائش احباب میں اس طرف متوجہ ہوا اور خواص سُور و آیات کے لئے صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث و تصانیف علمائے ربانیین و صوفیائے کرام کو دیکھنا شروع کیا۔ ایک ایک آیت کی تلاش خاصیت میں کتاب کی کتاب بالاستیعاب دیکھنا پڑی۔ اس پر مدت تک میں سرد و گرم زمانہ کے ہاتھوں سخت پریشان رہا جس سے بعض ناظرین واقف بھی ہوں تو عجب نہیں۔ مگر اس کا خیال دل سے دور نہ ہوا اور بالآخر

تمتع زہر گوشہ یافتم

کچھ نہ کچھ خواص اکثر کتابوں سے ملے جو ناظرین کے سامنے پیشکش ہیں۔ بعد اتمام اکثر حضرات کی فہمائش ہوئی کہ اب اس کو چھپوا بھی دو کہ عام اہل اسلام فائدہ اٹھا سکیں۔ اور مندرجہ ذیل دو ضرورتوں کے لحاظ سے میں نے

بھی اس کا طبع کرنا ضروری سمجھا۔

(۱) فی زماننا تعویذ وادعیہ کے رسالے بکثرت ایسے شائع ہو رہے ہیں جن میں زیادہ تر دُعاؤں کی تاثیر کا مدار ستاروں کی گردش پر موقوف رکھا گیا ہے جن سے دین میں ایک حد تک خلل پڑنے کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اردو کے رسائل اکثر کیا قریب قریب کُل عوام کم علم کے ہاتھوں میں پڑتے ہیں جن کو مسائل شرعیہ کی صحیح واقفیت نہیں ہوتی وہ ستاروں کے سعد و نحس کے تاثیرات مجازی و حقیقی میں فرق نہیں سمجھتے۔ بلکہ بعضوں کے خیالات تو صاف صاف مجھے ایسے معلوم ہوئے کہ وہ (معاذ اللہ) ستاروں کو مؤثر حقیقی سمجھتے ہیں کہ اگر اُس کے سعد و نحس کے مطابق دعائیں عمل میں نہ لائی جائیں تو ہرگز فائدہ مرتب نہ ہوگا۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ اگر ایسے رسائل کے دیکھنے والوں میں سے ایک کا بھی عقیدہ خدا نخواستہ ڈانواں ڈول ہو تو معاذ اللہ اس کے وبال کا اثر مؤلف اور شائع کرنے والے کے ذمہ عائد ہونے کا خوف ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

(۲) اس عالم اسباب میں انسان ہر قسم کی ضرورتوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہر ایک کا زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا مصائب و آفات ناگہانی پیش آجایا کرتے ہیں اُس وقت انسان مجبور و سرگردان ہو کر اپنی فلاح کی تدابیر ڈھونڈتا ہے۔ اور مثل مشہور ہے صَاحِبُ الْغَرَضِ جَحْنُونٌ بعض حضرات اس ذہن کی بدولت امور ضلالت میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ هٰذِهِ السَّيِّئَاتِ۔ چنانچہ میرے وطن کے بعض شخصوں نے (معاذ اللہ) اولاد کے زندہ رہنے کے لئے پوجا پاٹ تک کی نوبت پہنچا دی۔

پھر ایسے نازک وقت میں میرا اس سے تنہا فائدہ اٹھانا اور کتمانِ علم

نامناسب ہی نہیں بلکہ ممنوع ہو تو عجب نہیں۔ اس لئے میں نے اس کے طبع میں محض بغرض خیر خواہی اہل اسلام سعی کی اور چھپوایا۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ وَأَفْوَصُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ۔

یہ بھی واضح رہے کہ رقیہ۔ تعویذات۔ عملیات۔ وظائف۔ وغیرہ جو کچھ اس رسالے میں جمع کیے گئے ہیں وہ احادیث صحیحہ۔ آثار صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔ مفسرین۔ محدثین۔ اولیائے کرام۔ مشائخ عظام۔ علمائے صالحین کی مستند تصانیف و تالیفات سے منقول ہیں تاکہ عام مسلمان بہ سہولت و آسانی اپنے معبود برحق کے کلام مصحف پاک کو کھولیں۔ سورتوں اور آیتوں کے ترجمے کو دیکھیں اور کامل عقیدت کے ساتھ شَرِّطُ الدُّعَاءِ کو برت کر عمل کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ لایعنی امور گردش سیارہ وغیرہ کے پھیر میں ہرگز نہ پڑیں۔ کیونکہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پرہیز کرنے کی نہایت تاکید فرمائی ہے اور فقہاء کے نزدیک بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جس کی مفصل بحث آگے آتی ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

تفاسیر و احادیث و آثار و نیز متقدمین و متاخرین کی جن جن مستند کتابوں سے یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

فہرست

- (۱) تفسیر نیشاپوری مصنفہ علامہ حسن بن محمد نیشاپوری (۲) تفسیر بیضاوی مصنفہ قاضی عبداللہ بیضاوی (۳) تفسیر ابن کثیر مصنفہ علامہ حافظ ابن کثیر (۴) تفسیر خازن مصنفہ علی بن محمد المعروف بہ خازن (۵) تفسیر معالم التنزیل مصنفہ علامہ ابو محمد حسین بخوی (۶) تفسیر سراج المنیر مصنفہ شیخ امام خطیب شہرستانی

- (۷) اتقان مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۸) تفسیر حسینی مصنفہ شیخ حسن وعظ کاشفیؒ (۹) تفسیر عزیز مصنفہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۱۰) تفسیر فتح البیان مصنفہ مولانا صدیق حسن صاحب مرحوم (۱۱) صحاح ستہ یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابوداؤد، ابن ماجہ (۱۲) مشکوٰۃ شریف (۱۳) مسند دارمی (۱۴) حصن حصین مصنفہ علامہ جسزئیؒ (۱۵) کنز العمال مصنفہ شیخ علی متقی پیر و مرشد شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۱۶) عمل الیوم واللیلہ مصنفہ حافظ ابن السنی خلیفہ امام نسائیؒ (۱۷) اذکار امام نووی شارح مسلمؒ (۱۸) شرح اسمائے حسنیٰ مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ (۱۹) خزینۃ الاسرار مصنفہ سید حق التازیؒ (۲۰) اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۲۱) شامی مصنفہ علامہ ابن عابدینؒ (۲۲) کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۲۳) بستان مصنفہ فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ (۲۴) مناوی شرح جامع صغیر مصنفہ مولانا شاہ شرف الدین محدث مناویؒ (۲۵) مجربات دیربی مصنفہ علامہ خواجہ احمد دیربیؒ (۲۶) درر النظیم مؤلفہ علامہ عبداللہ ابن اسعد یافعیؒ (۲۷) فتاویٰ حجۃ از معمولات خاندان سید احمد صاحب بریلویؒ (۲۸) ملفوظات قدوة السالکین نبدۃ العارفين حضرت غوث پاک سید عبدالفتاح درجیلانیؒ مؤلفہ عقیف بن مبارکؒ (۲۹) مشاہدات معینی ملفوظات خواجہ خواجگان چشت مولانا معین الدین چشتیؒ مؤلفہ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکئیؒ (۳۰) افضل الفوائد ملفوظات مولانا شاہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ مؤلفہ حضرت امیر خسروؒ (۳۱) قول الجمیل مؤلفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۳۲) مکتوبات سلطان العارفين امام ربانی مجدد الف ثانی سرسندیؒ (۳۳) مکتوبات صدی ولست و دو صدی

مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین بہاریؒ (۳۴) ظفر جلیل ترجمہ حصین
از مولانا نواب قطب الدین دہلویؒ (۳۵) خیر متین ترجمہ حصین از مولوی
محمد احسن صاحب نانوتوی (۳۶) مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت۔ انیس الارواح
ملفوظات خواجہ ابی النور عثمان بارونیؒ مؤلفہ خواجہ خواجگان معین الدین چشتیؒ
دلیل العارفین ملفوظات خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیریؒ مؤلفہ قطب
الاقطاب بختیار کاکلیؒ فوائد السالکین ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکلیؒ
مؤلفہ باوا صاحب شیخ فرید گنج شکرؒ راحت القلوب ملفوظات باوا شیخ فرید گنج شکرؒ
مؤلفہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا دہلویؒ راحت المجہین ملفوظات سلطان
المشائخ نظام الدین اولیاؒ مؤلفہ حضرت امیر خسروؒ (۳۷) معمولات مظہریہ یعنی
معمولات مرزا مظہر جان جاناؒ مؤلفہ مولوی نعیم اللہ صاحب بہرائچی (۳۸) مقامات
امام ربانی مجدد الف ثانیؒ مطبوعہ مجتہبی دہلی (۳۹) تجربات عزیز یعنی تجربات
خاندان شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۴۰) مکتوبات شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ
(۴۱) ملہات احمدیہ معمولات سید احمد صاحب بریلویؒ مؤلفہ مفتی الہی بخش صاحب
کاندھلوی (۴۲) سبیل الرشاد مؤلفہ حضرت محمد عاشق الہی صاحب پہاٹی خلیفہ
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (۴۳) کشف الاستار مؤلفہ سید
حمزہ مارہرویؒ (۴۴) وظیفہ کریمہ۔ مؤلفہ مولانا مفتی عنایت احمد کاکورویؒ۔
(۴۵) مرقعہ شریف مؤلفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادیؒ (۴۶) ارشادِ رحمانی
ملفوظات مولانا و مرشدنا شیخ المشائخ قطب الزمان حضرت شاہ فضل رحمن
گنج مراد آبادی قدس برہ العزیز مؤلفہ مولانا سید محمد علی صاحب کانپوری خلیفہ
اعظم مولانا المرحوم دام فیضہ (۴۷) فیوض رحمانی مؤلفہ جناب مولانا ممدوح۔
(۴۸) ضیاء القلوب مصنفہ شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی ابد اللہ چشتی صابری

یہ بزرگ مولانا شاہ سلامت الشاکانی پوری کے دارالافتاء

- مہاجر مکہ (۴۹) الداء والدُّعَاء مؤلفہ مولانا صدیق حسن صاحب مرحوم -
 (۵۰) ملفوظات استاذی مولانا حاجی حافظ اشرف علی صاحب تھانوی دام فیضہ
 (۵۱) قرآن مجید ۱۰ محشے مطبوع بریلی (۵۲) مخزن الرزق مطبوعہ نظامی -
 (۵۳) تحفۃ العالمین مطبوعہ بمبئی (۵۴) احسن الاوراد مطبوعہ نظامی -

خداوند! تو اپنے کلام پاک کی بدولت اور اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اور اپنے ولیوں اور جان نثاروں اور علمائے صالحین و اتقیا کے طفیل سے اس ناچیز و ناکارہ کے رسلے کو مقبول فی الخلاق فرما اور اپنے فضل و احسان سے اس میں ایسی برکت و اثر عطا کر کہ جو بندہ مؤمن خلوص نیت و عقیدت کے ساتھ تیری درگاہ میں رجوع ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ کامیاب ہو۔ امین ثم امین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

آخر میں یہ بھی التماس ہے کہ جو حضرات اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں وہ اس دور افتادہ کے حق میں سچے دل سے فلاح دارین کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ اور اگر اُس میں کہیں غلطی دیکھیں تو اُسے دامن لطف و کرم سے چھپائیں، کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔

غلام ہمت آل ناظرین با کرم
 کہ یک صواب بہ بیند و صد خطا پوشند
 وَحَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

۱۰ مدت ہوئی کہ بریلی میں ایک قرآن چھپا تھا جس کے حاشیہ پر اکثر سورتوں اور آیتوں کی خاصیت مستند حوالہ کے ساتھ مندرج ہے ۱۲

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُعَا اور اُس کا قبول ہونا

لُغَت میں دُعَا کے معنی خُدا سے کسی چیز کے مانگنے کے ہیں اور تفسیر نیشاپوری میں ہے حَقِیْقَةُ الدُّعَاۃِ اَسْتِدْعَاءُ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَالْاِسْتِمْدَادُ وَالْمَعُوْنَةُ دُعَا کی حقیقت اپنے رب العزت سے مانگنا اور مدد چاہنا اور بندہ کا اُس کو پکارنا ہے۔ اور صاحب درر النظیم بھی بعض عارفوں سے نقل کرتے ہیں کہ بندہ کا پروردگار سے اُس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے اور مدد مانگنے کا نام دُعَا ہے اور اُس کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنی کمال محتاجی کو خداوند تعالیٰ کے آگے ظاہر کرے اور اپنے آپ گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت سے تبری بیان کرے اور یہی عبودیت کی نشانی ہے۔

قاضی ابوبکر ابن العربی نے کہا کہ دُعَا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے حصولِ منفعت یا دفعِ مُضرت یا رِقْصنا و بلا کے لئے خداوند تعالیٰ سے مناجات (سرگوشی) کرے۔

خداوند تقدس و تعالیٰ جو سارے جہان کا بادشاہ اور ہر قسم کی قدرت رکھنے والا ہے کلام مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ خداوند تعالیٰ اس آیت میں دُعا کا حکم فرما کر اس کے قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ جو ہمارا ایمان ہے اور ہر مسلمان کا ہونا چاہیے۔

اس زمانہ میں جہاں شیطان نے بہت سے دلائل لوگوں کے گمراہ کرنے اور خُدا کی راہ سے باز رکھنے کے لئے پھیلائے ہیں وہاں بعض مسلمانوں میں ایسے خیالات بھی پیدا کر دیئے ہیں کہ دُعا مانگنے سے اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ دل کو ایک تسکین سی ہو جاتی ہے، اور بعض اسی خیال میں

۱۹ چنانچہ ریاض الاخبار گو رکھ پور مطبوعہ مارچ ۱۹۰۱ء میں بصیغہ مراسلات ایک تحریر اس مضمون کی شائع ہوئی تھی کہ تعویذ رقیہ کوئی چیز نہیں۔ جو حضرات ایسا خیال رکھتے ہیں انہیں ہم نہایت اوبہ کے ساتھ اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ کلام پاک کے آیات، احادیث صحیحہ، اقوالِ مفسرین کو نظرِ عمیق سے دیکھیں جس کی مفصل بحث آگے آتی ہے۔ اس کے علاوہ انصاف کے ساتھ ذرا اس امر پر بھی غور کرنا چاہیے کہ دواؤں کی تاثیرات کس اصول پر معتبر مانی جاتی ہیں؟ جو اب میں تجربے کے سوا کوئی دوسری چیز پیش نہیں کی جاسکتی ہے۔ تو علیٰ ہذا القیاس دواؤں کی تاثیرات بھی تجربے سے ثابت ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، ائمہ مجتہدین، اولیائے عظام سے علی الثواتر تاثیرات دُعا کے تجربے منقول ہیں جن کے آفتابِ صداقت و ثقاہت کی روشنی عالم کو چکا چوند میں ڈال چکی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ انہیں مقدسین باصفا کے عمل و راہِ صداقت کی بدولت اعتبار و وثوق نے عالم میں اپنا حقیقی وجود پایا پھر اس کی کوئی وجہ نہیں کہ حکما کے تجربے اقوال تو قابل اعتبار ہوں اور معاذ اللہ ایسے مقدس صاحبِ صدق و صفا کے تجربے اقوال غلط مانے جائیں فَاَعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْاَبْصَارِ۔

یہاں تک ترقی کر گئے کہ دُعا کے قبول ہونے سے خدائی قانون کے ٹوٹنے کے قائل ہو گئے۔ ان کے نزدیک عالم ارواح و عالم اجسام میں ایک بندھا ہوا قانون ہے جس کے مطابق یہ سارا عالم چل رہا ہے بنانے والے کو اب اُس پر کچھ حکومت و قدرت نہیں۔ اُس خالق نے اس عالم کو بنا کر اس سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور معطل ہے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

ایسے عقائد و خیالات کے حضرات یا تو کتاب اللہ اور احادیث سے بالکل بے خبر ہیں یا دیدہ و دانستہ قرآن پاک و حدیث نبوی کے انہیں احکام کو ماننے والے ہیں جسے اپنی طبیعت اور عقل کے موافق پائیں۔ اور جو اُس کے مخالف ہو اُس سے اعراض کریں۔ ورنہ قرآن مجید و حدیث نبوی کے جاننے والے اور اُس پر ایمان رکھنے والے پر ہرگز محفی نہیں کہ وہ فَعَالٌ لِّمَآئِرٍ نِّدٍ اور غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہِ قانون بنا کر ہرگز معطل اور الگ نہیں ہو گیا ہے۔ بلکہ قانون کا چلانے والا اور اُس قانون کو اپنی آزاد مرضی سے جب چاہے بدلنے والا ہے اور اس میں وہ کسی طرح ہرگز مجبور نہیں۔

(۱) اس کا ارشاد ہے يَسْمَعُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وِیْشِیْطٌ وَّعِنْدَهُ اَمْرٌ الْکِتٰبِ (سورہ رعد رکوع آخر) اللہ جسے چاہے میٹ دے اور جسے چاہے قائم رکھے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔
اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے جو کچھ بیان کیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدما (صحابہ اور تابعین) کے دو قول ہیں۔

(۱) یہ آیت عام ہے۔ خداوند عالم رزق میں کمی بیشی کر سکتا ہے اور ایسے موت۔ سعادت۔ شقاوت۔ ایمان و کفر میں بھی۔ یہ مذہب حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی تائید میں ایک حدیث روایت کی ہے۔
 (۲) یہ آیت خاص ہے یعنی بعض چیزوں میں محو و اثبات ہوتا ہے
 اور بعض میں نہیں۔ کبیر، خازن، رحمانی، ابن کثیر، جامع البیان نیشاپوری وغیرہ
 تفاسیر معتبرہ میں ائمہ مفسرین نے متفق الالفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ میں اختصار
 کی غرض سے صرف تفسیر نیشاپوری کی عبارت نقل کرتا ہوں۔

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں اول یہ
 کہ یہ آیت عام ہے اور اللہ تعالیٰ رزق میں
 کمی بیشی فرمادیتا ہے ایسے ہی اجل سعادت
 شقاوت، ایمان اور کفر میں بھی اور یہ
 مذہب عمرؓ اور ابن مسعودؓ کا ہے اسی کو
 جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کیا ہے اور جو حضرات اس طرف
 گئے ہیں وہ اس امر کے لئے خدا سے دعا
 اور تضرع کرتے تھے کہ وہ اگر بد بخت ہیں
 تو ان کو خدا سعید کر دے اور یہ جنت القلم
 بما ہو کائن کے منافی نہیں ہے اس واسطے
 کہ محو و اثبات بھی منجملہ قضائے الہی کے
 ہے۔ دوم یہ کہ آیت بعض چیزوں کے
 ساتھ خاص ہے اس صورت میں محو سے
 مراد کسی حکم کا منسوخ کرنا اور اثبات سے
 مقصود اس منسوخ شدہ حکم کی جگہ دوسرے

فِي الْآيَةِ قَوْلَانِ الْأَوَّلُ أَنَّهَا
 عَامَّةٌ وَأَنَّهَا سُبْحَانَهُ يَمْحُو مِنَ
 الرِّزْقِ وَيَزِيدُ فِيهِ وَكَذَا الْقَوْلُ
 فِي الْأَجْلِ وَالسَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ
 وَالْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ. وَهُوَ مَذْهَبُ
 عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَدْ رَوَاهُ جَابِرٌ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالذَّاهِبُونَ إِلَيْهِ
 كَانُوا يَدْعُونَ وَيَتَضَرَّعُونَ إِلَى اللَّهِ
 فِي أَنْ يَجْعَلَهُمْ سَعْدًا إِنْ كَانُوا
 أَشْقِيَاءَ وَهَذَا لِأَيُّنَا فِي قَوْلِهِ جَفَّ
 الْقَلَمُ لِأَنَّ الْعَمَلِ وَالْإِثْبَاتِ
 أَيْضًا مِنْ جُمْلَةِ مَا قُضِيَ بِهِ.
 الثَّانِي أَنَّهَا خَاصَّةٌ فِي
 بَعْضِ الْأَشْيَاءِ فَقِيلَ
 أَرَادَ نَسْخَ حُكْمٍ
 وَإِثْبَاتَ آخَرَ

مَكَانَهُ وَقَدْ مَرَّ تَمَامَ الْبَحْثِ حکم کا قائم کر دینا ہوگا اور اس کی پوری
 فِي النَّسْخِ فِي الْبَقْرَةِ فِي قَوْلِهِ بحث سورہ بقرہ میں آیہ کریمہ ما ننسخ من
 مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ - ص ۳۴ آیت الخز کی تحت میں ہم کر چکے ہیں -
 (۲) وَإِذَا سَأَلْتَهُ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۗ أُجِيبُ دَعْوَةَ

لے یہاں پر جو آیتیں نقل کی گئی ہیں وہ احکام و دعا کے متعلق ہیں اس کے علاوہ کلام پاک میں بہت سی
 آیتیں واقعات و دعا کے متعلق بھی ہیں کہ فلاں نبی نے فلاں دعا مانگی اور قبول ہوئی دعا کرنا اور دعا
 قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۗ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ - فَادَّاتُهُ
 الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَحْرَابِ الْاِيَةِ - آل عمران رکوع ۴ - دعا کی زکریا نے
 اپنے رب سے کہا کہ اے پروردگار عطا فرما مجھ کو اپنی جناب سے اولاد نیک بیشک تو ہی سنتا ہے
 دعا - تو ان کو آواز دی فرشتوں نے اور وہ کھڑے دعا ہی مانگ رہے تھے حجرے میں کہ اللہ تم کو خوشخبری
 دیتا ہے یعنی کی اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ قَائِلِي
 كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۗ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ
 الْمُؤْمِنِينَ (انبیاء رکوع ۶۶) نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو تحقیق میں تمہارا ظالموں سے -
 پس قبول کیا ہم نے واسطے اُس کے اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح ہم نجات
 دیتے ہیں ایمان والوں کو در النظم میں اس آیت کریمہ کے تحت میں یہ حدیث منقول ہے کہ سعد بن مالک
 رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اللہ برتر کے
 اسم اعظم ہونے کو بیان فرما کر کہا کہ یہ دعا ہمارے بھائی یونس علیہ السلام کی ہے - جو اس کے ذریعے
 سے دعا مانگے وہ مقبول ہو - تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہے
 یا عام مؤمنین کے لئے؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے ہی لئے خاص نہیں بلکہ سب مؤمنین کے لئے ہے - اگلی
 آیت کو نہیں دیکھتے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْمُؤْمِنِينَ شمس العلماء حافظ نذر احمد
 صاحب دہلوی نے جو ترجمہ قرآن مجید کا لکھا ہے اُس کے اول میں قرآن پاک کے احکامات و دیگر
 (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ الْآيَةَ (بقرہ رکوع ۲۳) اور (اسے پیغمبر) جب ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو (ان کو سمجھا دو) کہ ہم (ان کے) پاس ہیں۔ جب کبھی ہم سے کوئی دُعا کرے تو ہم (ہر ایک) دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کر لیتے ہیں۔

قاضی بیضاویؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-
 آی فُقُلْ تَهُمُّ اِنِّي قَرِيبٌ وَهُوَ تَمَثِيلٌ لِكَمَالِ عَلَيْهِ بِاَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاَقْوَالِهِمْ وَاِطْلَاعِهِ عَلَى اَحْوَالِهِمْ بِحَالٍ مِّنْ قَرَبٍ مَّكَانُهُ مِنْهُمْ رُوِيَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُكَ رُبَّنَا فَنَاجِيهِ اَمْ بَعِيدٌ فَنَادِيهِ فَنَزَلَتْ اَجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا تَقَرُّبًا لِلْقُرْبِ وَوَعْدًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ استفسار کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں اور یہ بندوں کے افعال و اقوال سے اللہ تعالیٰ کے خوب واقف ہونے اور ان کے حالات کو خوب جاننے کی اس شخص کے حال سے تمثیل ہے جس کی جگہ کسی سے قریب ہو۔ مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ اللہ ہم سے قریب ہو تو چپکے چپکے دُعا کریں نہیں تو زور سے اُس پر یہ آیت اُتری اَجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا (یعنی ہم دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتے ہیں) اس سے قرب کا ثابت کرنا و نیز دُعا کے

(صفحہ ۲۱ کا باقی حاشیہ) مضامین کی ایک طویل فہرست دی ہے جس میں دُعاؤں کی بھی ایک معتد بہ فہرست موجود ہے۔ اور ہمارے مکرم مولوی تراب علی صاحب پروفیسر اسکول شکر گوئیار نے تو انبیائے کرام کی کُل دُعاؤں کو جمع کر کے دعوات القرآن کے نام سے ایک رسالہ علیحدہ چھپوایا ہے جو چاہے ان میں دیکھے ۱۲

بَلَدًا رِئِي بِالْإِجَابَةِ فَلَيْسَتْ جِيبًا
لِي إِذَا دَعَوْتُهُمْ
لِلْإِيمَانِ وَالطَّاعَةِ كَمَا
أُجِيبُهُمْ إِذَا دَعَوْتِي
لِمَهْمَاتِهِمْ -

قبول کرنے کا وعدہ مقصود ہے فَلَيْسَتْ جِيبًا
لِي (یعنی تو ان کو چاہے کہ وہ بہساری
قبول کریں) جب ہم ان کو ایمان اور
فرمانبرداری کا حکم دیں جیسا کہ ہم ان کی
قبول کرتے ہیں جب وہ اپنی مہمات میں
ہم سے دُعا کرتے ہیں -

(تفسیر بیضاوی) جلد اول ص ۹۶

یہاں پر قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ کی تفسیر سے یہ امر صاف ثابت ہو گیا کہ
بندہ جو اپنی پریشانی اور تکلیف میں خداوندِ عالم سے دُعا کرتا ہے تو وہ اس
کی دُعا قبول فرماتا ہے جو وَعَدَ لِدَّارِعِي اور كَمَا أُجِيبُهُمْ إِذَا دَعَوْتِي لِمَهْمَاتِهِمْ
کے قول سے عیاں ہے۔ اس قول کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس
کو حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے
نقل کیا ہے -

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَافِعٍ ابْنُ
مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ كُنْتُ
أَنَا وَعَائِشَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ آيَةِ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ قَالَ
يَارَبِّ هَذَا أَسْئَلُهُ عَائِشَةُ
فَهَبَطَ جِبْرَيْلُ فَقَالَ
اللَّهُ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ

ابن ابی نافع بن معدیکرب نے فرمایا کہ میں
اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے۔ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ کے
معنی پوچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وحی کا انتظار فرمایا اتنے میں جبریل امین
تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو
(اے نبی) سلام (کے بعد) کہتا ہے کہ

جو بندہ صالح سچی نیت اور پاک دلی
کے ساتھ کہتا ہے یا رب تو میں کہتا ہوں
لیک یعنی حاضر ہوں پھر اُس کی حاجت
پوری کرتا ہوں۔

هَذَا عَبْدِي الصَّالِحُ بِالنِّيَّةِ
الصَّادِقَةِ وَقَلْبُهُ نَقِيٌّ يَقُولُ
يَا رَبِّ فَأَقُولُ لَبَّيْكَ فَأَقْضِي
حَاجَتَهُ۔ (ابن کثیر ص ۲ جلد ۲)

(۳) آمَنْ يُمَجِّبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيُكْشِفُ السُّوءَ (سورہ نحل ص ۴)

کون ہے جو قبول کرتا ہے دُعا بے قرار کی جب پکارے اُس کو اور کھول دیتا
ہے بُرائی۔ یعنی دُور کر دیتا ہے۔

علامہ حافظ ابن کثیرؒ اس آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

وہ کون ہے کہ مضطر صرف اُسی کی پناہ
ڈھونڈتا ہے اور جس کے سوا کوئی مصیبت
زدوں کی مصیبت نہیں دُور کر سکتا۔

أَيُّ مَنْ هُوَ الَّذِي لَا يَلْجَأُ الْمُضْطَرَّ
إِلَّا إِلَىٰ آيَاهُ وَالَّذِي لَا يَكْشِفُ ضَرَّ
الْمُضْطَرِّ مِثْلَ سِوَاهُ (ابن کثیر ص ۲۲۲)

اس کے بعد پھر لکھتے ہیں کہ اس آیت میں خداوندِ عالم نے اس امر کو
جتایا ہے کہ بلا اور مصیبت کے وقت وہی (خدا) پکارا جاتا ہے اور نزولِ بلیات
کے وقت وہی (معبود) موجود ہوتا ہے۔

بنی جہیم کے ایک شخص سے مروی ہے
وہ کہتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ
کس کی طرف بلا تے ہیں آپ نے فرمایا میں
اس کی طرف بلاتا ہوں جو کی کتاب ہے اور
جس وقت تجھ پر مصیبت آئے اور تو
اُسے پکارے تو وہ تیری مصیبت دور
کرے۔

عَنْ تَرَجُلٍ مِّنْ بَنِي
جَهَيْمٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَدْعُو
قَالَ ادْعُوا إِلَى اللَّهِ
وَعْدَهُ الَّذِي إِنْ مَسَّكَ
ضَرًا فَادْعُوهُ كَشَفَ
عَنْكَ۔

اور عبید اللہ ابی صالح نے کہا کہ حضرت
طاؤسؓ میری عیادت کو آئے۔ میں نے
ان سے کہا کہ اللہ سے میرے لئے دُعا
کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے لئے
آپ دُعا کرو کیونکہ مضطر جب خدا کو
پکارتا ہے تو وہ قبول کر لیتا ہے۔

وَعَنْ عَبِيدِ اللَّهِ أَبِي صَالِحٍ
قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ طَاوُسٌ
يَعُودُنِي فَقُلْتُ لَهُ ادْعُ اللَّهَ
بِي فَقَالَ ادْعُ لِنَفْسِكَ
فِيَانَهُ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا
دَعَاهُ۔ (ابن کثیر ۲۲۵ جلد ۱)

(۴) وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورہ مؤمن رکوع ۵) اور
تمہارے پروردگار نے کہا کہ تم مجھ سے دُعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔
علامہ حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

يَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَيْفَ فَضْلُكَ وَتَعَالَى
سے ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو دُعا
کا طریقہ بتایا اور ان کی دعاؤں کے قبول
کرنے کا خود متکفل ہوا۔

اس کے بعد علامہ مدوح اپنے اس قول کی تائید میں آثار نقل فرماتے ہیں
منجملہ ان کے دواثر یہ ہیں -

اس کے بعد کی آیت یہ ہے إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ جو لوگ میری عبادت یعنی دُعا سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جلد دوزخ
میں داخل ہوں گے۔ اس کی تفسیر میں مولانا عبدالقادر دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ بندگی کی شرط اپنے
رب سے مانگنا ہے نہ مانگنا غور ہے اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکارنے
کو پہنچتا ہے یعنی دُعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ موضح القرآن۔ مسلمانوں کو اس کے خلاف عقیدے
سے بچنا چاہیے ورنہ معاذ اللہ اس زجر و توبیح کا خوف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

(۱) کعب الاحبار نے کہا کہ اس امت (مجری) کو تین چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو پہلے نبی کے سوا کسی امت کو نہیں ملیں جب اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھیجا تو اُس سے کہا کہ تو اپنی امت کا گواہ ہے اور تم کو (اس امتِ خمدری) سب آدمیوں کا گواہ بنایا اور اُس نبی سے کہا کہ تیرے دین میں کچھ تنگی نہیں اور اس امت سے کہا کہ تمہارے دین میں کچھ تنگی نہیں اور اس نبی سے کہا کہ تو مجھ سے دُعا مانگ میں قبول کروں گا۔ اور اُس امت سے کہا کہ تم سب مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے۔

(۲) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں ایک ان میں سے میرے لئے۔ اور ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے۔ اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ جو میرے لئے ہے وہ یہ

(۱) قَالَ كَعْبُ الْأَحْبَارِ أُعْطِيَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ ثَلَاثًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ إِلَّا نَبِيًّا إِذَا أُرْسِلَ اللَّهُ نَبِيًّا قَالَ لَهُ أَنْتَ شَاهِدٌ عَلَى أُمَّتِكَ وَجَعَلَكُمُ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ لَيْسَ عَلَيْكَ فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ وَقِيلَ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ أَدْعِنِي أَسْتَجِبْ لَكَ وَقَالَ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ -

(۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَرْبَعٌ خِصَالٍ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لِي وَوَاحِدَةٌ لَّكَ وَوَاحِدَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِي مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِي فَأَمَّا الَّتِي لِي

ہے کہ تو میری پرستش اس طرح سے کر جس میں شرک کو دخل نہ ہو اور تیرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ تو بھلائی کرے گا۔ اس کا بدلا میں تجھے دوں گا۔ اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر اور میں اسے قبول کروں۔ اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ جو تو اپنے لئے پسند کرے ان کے لئے بھی کر۔

فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنِكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَى الْإِجَابَةِ وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنِكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَى الْإِجَابَةِ وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِكَ وَبَيْنَ عِبَادِي فَأَرْضِ لَهُمْ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ.
(ابن کثیر ص ۶۸-۶۹ جلد ۹)

احادیث

دُعاء کے سوا تقدیر معلق کو کوئی چیز نہیں ہٹاتی اور عمر کو نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی۔

(۱) لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.
(حسن حصین)

علامہ علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں ردِ قضا کے تین معنی بیان کئے ہیں (۱) قضا سے مراد قضائے معلق ہے (۲) قضا سے مراد قضائے مبرم ہے مگر ردِ قضا کا مطلب یہ ہے کہ دعا اس کی سختی کو دور کرتی ہے (۳) قضا سے مراد امر مقدر ہے اور اُس سے مراد یہاں یہ ہے کہ بندہ کسی مصیبت کے نازل ہونے کا اندیشہ رکھتا ہو پھر اُس خطرناک امر کے دور ہونے کی دعا کرے اور اُس دعا کی برکت سے اللہ اس کو دور کر دے یہ تیسرے معنی انہوں نے علامہ تورپشتی سے نقل کیا ہے۔

تقدیر سے ڈرنا فائدہ نہیں دیتا اور دُعا
 نفع کرتی ہے اس بلا میں جو نازل ہو چکی
 اور اُس بلا میں جو نازل نہیں ہوئی ہے
 اور جب بلا اترنے کا ارادہ کرتی ہے تو دُعا
 اس سے ملتی ہے پھر دونوں قیامت تک
 لڑتی ہیں۔ روایت کیا اس کو حاکم اور بزار
 نے (حسن حسین)

(۲) لَا يُغْنِي حَدُّ مَنْ قَدِرَ
 وَالِدُ عَاءٍ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَهَمَّا
 لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ السَّلَاءَ
 لَيَنْزِلُ يَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ
 فَيُعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ -

(حاکم)

مطلب یہ ہے کہ ڈرنے سے جو بلا اترنے والی ہوتی ہے دفع ہوتی اور
 دُعا بے شک نفع کرتی ہے۔ جو بلا اتر چکی ہے اس کو دفع کر دیتی ہے یا صبر آجاتا
 ہے اور جو اترنے والی ہوتی ہے اس کو بھی دفع کر دیتی ہے یا آسان کرتی ہے
 اور بلا جب اترنے کا قصد کرتی ہے تو دُعا اُس سے مل کر روکتی ہے اور اترنے
 نہیں دیتی۔ غرض دُعا بلا کے ہٹانے کا سبب ہوتی ہے مصیبت سے بچاتی
 ہے جیسے لڑائی میں سپر تیر کو روکتی ہے۔

عاجز مت ہو یعنی دُعا میں کمی نہ کر و کیونکہ
 دُعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔

جس کسی کو خوش آئے یہ امر کہ اللہ تعالیٰ سختی
 اور بے چینی کے وقت اس کی دُعا قبول کئے
 تو اُسے چاہیے کہ خوشحالی اور چین کے وقت
 کثرت سے دُعا کرتا رہے (نقل کیا اس کو
 ترمذی نے)۔

(۳) لَا تَجْزِي وَإِنِّي الدُّعَاءُ فَإِنَّهُ لَنْ
 يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ (حسن حسین)
 (۴) مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ
 لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ
 فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي
 الرَّخَاءِ - (ترمذی)

مراد یہ ہے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ مصیبت میں گرفتار ہونے سے پہلے خداوند تعالیٰ سے

التجاکرتا رہے۔

(۵) مَرَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَوْمٍ مُّبْتَلِينَ فَقَالَ
أَمَا كَانَ هَؤُلَاءِ يَسْأَلُونَ
اللَّهَ الْعَافِيَةَ .

(حسن حصین)

(۶) مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ
وَجْهَهُ لِلَّهِ تَعَالَى
فِي مَسْئَلَةٍ إِلَّا أَعْطَاهَا
إِيَّاهُ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَهَا
لَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدْخِرَهَا
لَهُ .

(حسن حصین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم
پر گزرے جو بلا میں مبتلا تھی تو آپ نے
فرمایا کیا یہ لوگ خدا سے عافیت (دامی)
نہیں مانگتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بزار نے
حضرت رضی اللہ عنہ سے)۔

جو مسلمان کسی سوال میں اپنا منہ اللہ تعالیٰ کے
سامنے اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال
اُس کو عنایت فرماتا ہے یعنی پورا کرتا ہے خواہ
اُس کا سوال جلد پورا کر دیتا ہے یعنی دنیا میں
اُس کی مراد پوری ہوتی ہے۔ یا یہ کہ اُس کو
ذخیرہ کرتا ہے اُس کی آخرت کے لئے یعنی اس
کا بدلہ داعی کو آخرت میں عطا کرے گا۔

(روایت کیا اس کو امام احمد نے)۔

یہاں پر امام ربانی کی تیسری جلد کا ۴۷ مکتوب بھی دیکھنے کے قابل ہے۔
فتح و نصرت دو قسم است قسمی است کہ آزار مربوط باسباب ساختہ اند و آن صورت
فتح و نصرت تعلق بہ شکر غزا دار دو قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است و آن
نزد مسبب الاسباب است و آیه کریمہ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اشارة
بأنست تعلق بہ شکر و عا دار پس شکر دعا بواسطہ ذل و انکسار خود از شکر غزا
سبقت نمود و از سبب بہ مسبب دلالت فرمود ع بر ذل شکستگان ازیں میدان گوے
و ایضا دعا و رد قضا می نماید چنانچہ خبر صادق علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام فرمود

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَسَيْفُ جِهَادِ اِيْنِ قَدْرَتِ نَدَارِدُ كِه رِدْقَضَانَايِد
 پس لشکر دعا با وجود ضعف و شکستگی بقوت تیز آند از لشکر غزا (مکتوبات امام ربانی)
 میں نے اوپر چند استشہار پیش کیے ہیں۔ آیات کی جو تفسیر ائمہ مفسرین
 نے بیان کی ہے اُس سے یہ بخوبی ثابت ہے کہ دُعا سے صرف تسکین خاطر مقصود
 نہیں بلکہ اُس کا اثر نفس الامر میں جلب منفعت یا دفع مضرت کے پیرایہ میں
 ظاہر ہوتا ہے اور یہ ہرگز قانونِ قدرت کے خلاف نہیں ہے جیسا کہ تفسیر
 نیشاپوری میں اس کی تصریح موجود ہے۔ میں نے اختصار کی غرض سے صرف اسی
 کی عبارت نقل کی ہے ورنہ اس وقت تک جتنی معتبر تفسیریں میری نظر سے
 گزری ہیں سب اس میں متفق ہیں حتیٰ کہ بعض صحابہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ
 وہ سعادت و شقاوت، حیات و موت کو بھی مستثنیٰ نہیں کرتے جس کی تصریح
 اوپر مذکور ہو چکی۔

حدیثوں پر غور کرو لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ قَضَا كِي تِنِ تَوْجِيْهٍ
 میں سے جن کو علامہ علی قاری نے بیان کی ہیں کوئی سی توجیہ لی جائے مفید مدعا
 ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اور حدیثیں بھی بیان کی ہیں اُن سے دُعا اور اجابت
 کے وہی معنی نکلتے ہیں جو جمہور کے نزدیک مسلم ہے۔

ایسی صاف و صریح آیتوں اور حدیثوں کو ان معنوں سے پھیرنا جو اُن
 سے متبادر ہوتے ہیں نہایت دلیری کا کام ہے۔ علاوہ اس کے ایک غور طلب
 یہ امر بھی ہے کہ اس دُعا کو ایک ہی صیغہ میں نہیں بیان کیا کہیں اجابت کا
 لفظ ہے۔ کہیں لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ کہیں فرمایا ہے کہ یہ اگر دُعا کرتا
 ہوتا تو اُس پر بلا نہ نازل ہوتی۔ کہیں دوسرے عنوان سے بیان فرمایا ہے جس
 میں تاویل کی کچھ گنجائش نہیں ہے۔ اسی واسطے صحابہ تابعین۔ ائمہ مجتہدین

رضوان اللہ علیہم اور تمام مفسرین نے اجابت کے وہی معنی لئے ہیں جو اوپر بیان کئے گئے۔ اس سے عدول کرنا جہالت اور کج فہمی ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

قضائے معلق و مبرم کی توضیح

مولانا سید محمد علی صاحب عم فیضہ خلیفہ اعظم حضرت اقدس مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ فیوضِ رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ کنز العمال میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَا اَنْسُ اَكْثَرُ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّ
الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ۔

اے انس تو اکثر دُعا مانگا کر بلاشبہ
دُعا تقدیر مبرم کو روک دیتی ہے۔

یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ قضا اور تقدیر کیسے بدل سکتی ہے۔ کیونکہ تقدیر وہی ہے جو امر اللہ کے علم میں ٹھہر چکا پھر اگر علم الہی کے خلاف ہو تو علم الہی کی غلطی لازم آئے اور یہ غیر ممکن ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں تقدیر سے مراد وہ نہیں ہے جو علم الہی میں قرار پاچکا بلکہ وہ ہے جو لوجِ محفوظ میں ہے اور لوجِ محفوظ میں جو مقدرات ہیں وہ دو قسم کے ہیں ایک معلق اور ایک مبرم۔ معلق وہ ہے کہ اُس کے ہونے کے لئے دُعا یا کوئی اور سبب شرط ہے یعنی یہ لکھا ہے کہ اس امر کے لئے اگر فلاں شخص دُعا کرے گا یا فلاں سبب پایا جائے گا تو ہوگا ورنہ نہ ہوگا اور مبرم وہ ہے کہ اُس کے ہونے کے لئے کوئی شرط اور قید لوجِ محفوظ میں نہیں مگر لوجِ محفوظ کی مبرم دو قسم پر ہے ایک وہ کہ جس طرح اس میں لکھا ہے اسی طرح علم الہی میں قرار پاچکا ہے اس قسم میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا اسی کی نسبت ارشاد ہے مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ۔

دوسری وہ ہے کہ علم الہی میں کسی کی دعا وغیرہ سے اُس کا تبدیل و تغیر ہو سکتا ہے اس کی نسبت یوں ارشاد ہوا **يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَ**
عِنْدَكَ أَقْدَامُ الْكِتَابِ اللہ جسے چاہے مینٹ دے اور جسے چاہے قائم رکھے
 اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ حدیث میں اسی قضائے مبرم کا دعوائے
 رد ہو جانا آیا ہے۔

اس تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ قضائے مبرم تو ٹل نہیں سکتی اور تقدیر معلق
 ٹل سکتی ہے مگر اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کا معلق ہونا لوح محفوظ میں
 ہے۔ دوسری وہ جس کا معلق ہونا لوح محفوظ میں نہیں ہے اللہ کے علم میں ہے
 جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ باسراہم کے مکتوبات میں
 اس کی تصریح ہے۔ چنانچہ پہلی جلد کے مکتوب ۲۱۷ میں ہے۔

”حضرت قبلہ گا ہی قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت سیدنی الدین جیلانی
 قدس سرہ در بعضے از رسائل خود نوشته اند کہ در قضائے مبرم بیچ کس را مجال
 نیست کہ تبدیل بدید مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم و ازین تعجب بسیار
 می گردند و استبعاد می فرمودند و این نقل مدتها در خزینہ این فقیر بود تا آنکہ
 حضرت سبحانہ تعالیٰ باین دولت عظمیٰ مشرف ساخت (بعد چند سطروں کے
 لکھا ہے) بحض فضل و کرم ظاہر ساختند کہ قضائے معلق بردوگونہ است
 قضائیت کہ تعلیق او در لوح محفوظ ظاہر ساختہ اند و ملائک را براں اطلاع دادہ
 و قضائے کہ تعلیق او نزد خدا تعالیٰ شانہ و بس در لوح محفوظ صورت قضائے
 مبرم دارد۔ این قسم اخیر از قضائے معلق نیز احتمال تبدیل دارد در رنگ (مثل قسم
 اول از آنجا معلوم شد کہ سخن سید مصروف باین قسم اخیر است کہ صورت قضائے
 مبرم دارد نہ بقضائے کہ بحقیقت مبرم کہ تصرف و تبدیل در آن محال است عقلاً و شرعاً۔“

فضیلتِ دُعا

قَالَ اللهُ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ: اُدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ ثُمَّ مَجَّدَ دُعَا
 کرو میں قبول کروں گا۔ اس کی فضیلت اسی سے ظاہر ہے کہ خود خدائے برتر
 وبے نیاز بندے سے اس امر کی ہدایت فرماتا ہے۔

گر طمع خواہد ز من سلطانِ دین خاک بر فرق قناعت بعد ازین

اس کے علاوہ احادیثِ نبویؐ میں بہت کچھ اس کے فضائل منقول ہیں۔

(۱) الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی) دُعا عبادت کا مغز ہے (۲) الدُّعَاءُ

هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد) دُعا ہی عبادت ہے (۳) لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ

مِنَ الدُّعَاءِ (ابن ماجہ) اللہ کے نزدیک (عبادت میں) دُعا سے زیادہ کوئی شے

مکرم نہیں (۴) مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فَتَحَتْ لَهُ ابْوَابُ الْجَنَّةِ

(حاکم) جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے جنت کے دروازے

کھولے گئے (۵) مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فَتَحَتْ لَهُ ابْوَابُ الرَّحْمَةِ

(ترمذی) جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے

کھولے گئے (۶) الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَرِعْمَادُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ

وَالْاَرْضِ (حاکم) دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے (یعنی اس سے بلا کو دور کرتا ہے) اور

دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کی روشنی ہے (۷) مَنْ لَمَّ يَسْأَلِ اللهَ تَعَالَى

يَغْضَبُ عَلَيْهِ (ترمذی) جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اُس پر وہ ناخوش ہوتا ہے

(۸) مَنْ لَمَّ يَدْعُ اللهُ غَضِبَ عَلَيْهِ (حاکم) جو شخص خدا سے دُعا نہیں مانگتا

اُس سے وہ ناخوش ہوتا ہے۔ ناخوشی اس لئے ہے کہ دُعا اس کی محبوب چیز

تھی تو جس نے دُعا نہ مانگی مشکبوں میں داخل ہوا۔

یہی سبب ہے کہ تمام انبیاء نے دُعا کی ہے جیسا کہ فرقان حمید میں متعدد جگہ وارد ہے خدا کی دوسری کتاب زبور دعاؤں سے بھری ہے۔ کلام پاک میں جس شے کی نسبت اس قدر تاکید آئی ہو۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی نسبت ایسے ارشادات فرمائے ہوں اور تمام انبیاء کا جبر پر عمل درآمد بھی رہا ہو اُس کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ زیادہ بیان کی حاجت نہیں۔

آداب دُعا

دُعا کی حقیقت و فضیلت آیات قرآنی و احادیث نبوی و آثار صحابہ و مسلک اہل اللہ و صوفیان باصفا کے ارشادات سے بیان کی جا چکی۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ دُعا کے آداب بھی مُعین ہیں جن کے برتنے سے اگر خداوند کریم چاہے تو بندے کی دُعا درجہ اجابت کو ضرور پہنچتی ہے۔ درر النظیم میں علامہ ابو الحسن سے منقول ہے کہ دُعا کے لئے چند رکن۔ پر۔ اسباب۔ اوقات ہیں۔ دُعا جب اپنے ارکان کے موافق ہوتی ہے تو قوی ہوتی ہے۔ اور جب اپنے پروں کے موافق ہوتی ہے تو اُڑ کر آسمان پر پہنچتی ہے اور جب اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو آسمان سے اوپر چڑھتی ہے اور جب اپنے اسباب کے موافق ہوتی ہے تو حاجت برآتی ہے۔ اس کے ارکان حضور قلب۔ رِقّت۔ عاجزی۔ فروتنی اور اللہ کے ساتھ قلب کا لگاؤ رکھنا اور اسباب سے قطع تعلق کرنا ہے۔ اور اس کا پر سچائی ہے۔ اور اس کے اوقات اسحار ہیں یعنی ثلث رات سے فجر تک جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اور اُس کے اسباب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ انتہی۔

علامہ جزری صاحبِ حصین کے بیان سے بھی آداب دُعا کی

پانچ قسمیں معلوم ہوتی ہیں۔ یعنی بعض بمنزلہ رکن کے ہیں اور بعض بمنزلہ شرط کے اور بعض بمنزلہ واجب و نفل کے اور بعض بمنزلہ مستحب کے ہیں جن کا کرنا اولیٰ ہے اور بعض مانند مکروہ کے ہیں جن کا نہ کرنا بہتر ہے۔

ارکانِ دُعا

رکن اُسے کہتے ہیں جس پر چیز موقوف ہو اور وہ اُس چیز کے اندر داخل ہو جیسے تکبیر و تحمید اور قیام و قرأت کہ نماز کے رکن ہیں۔ ارکانِ دُعا یعنی وہ چیز جو دُعا میں داخل ہیں اور دُعا ان پر موقوف ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ سے خلوص ہونا یعنی یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری حاجت کو پوری کرنے والا ہے جیسا کہ صاحب درر النظیم نے تصریح کی ہے کہ دُعا میں اصل عمل یہی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (مومن رکوع ۲) تو (مسلمانو) خالص خدا ہی کی فرمانبرداری کو مد نظر رکھ کر اُس کو پکارو۔ اور بھی مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایسے شخص کے پاس گزرے جو تضرع اور ناری کے ساتھ دُعا مانگ رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خداوند اگر اُس کی حاجت میرے ہاتھ یعنی قدرت میں ہوتی تو ضرور پوری کر دیتا۔ اُسی وقت اُن پر وحی نازل ہوئی کہ میں اُس پر تجھ سے زیادہ جہان ہوں وہ بیشک مجھ سے دُعا مانگتا ہے مگر اس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہے یعنی وہ مخلص نہیں بلکہ اوروں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اس امر کو موسیٰ علیہ السلام نے اُس شخص سے کہہ دیا۔ اُس نے سنتے ہی خدا کی طرف خلوص کے ساتھ دل کو متوجہ کیا اور حاجت پوری ہو گئی۔

(۲) حضورِ قلب یعنی دُعا کے وقت دل کو خدا کی طرف حاضر رکھ

کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَا يُجِيبُ دُعَاءَ عَبْدٍ مِّنْ قَلْبٍ سَاهٍ وَلَا مِنْ قَلْبٍ لَّاهٍ۔ بیشک اللہ پاک اس بندے کی دعا کو نہیں قبول کرتا ہے جس کا دل بھولنے والا اور کھیلنے والا ہو یعنی جو اوپر دل سے دعا کرتا ہے خدا اُس کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ بلکہ لازم ہے کہ خشوع و خضوع و سکونِ قلب و رقت کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہو اور قلب کو حاضر رکھے۔

(۳) دُعا کے قبول ہونے کی کامل امید رکھنا اور خیال کرنا کہ اُس نے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ بلاشبہ قبول کرے گا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے اَدْعُوا اللَّهَ وَ اَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ دُعا کرو اللہ سے اس طرح کہ تم یقین کرنے والے ہو قبولیت کا۔

(۴) کل چھوٹی بڑی حاجتوں کا بر لانے والا اللہ ہی کو سمجھے۔

شَرَايِطُ دُعَا

یعنی وہ چیزیں جن پر دُعا موقوف تو ہو مگر وہ داخل دُعا نہ ہوں۔ وہ یہ ہیں۔
(۱) کھانے پینے، لباس، کمائی میں حرام سے بچنا یعنی قبولیت دُعا کے لئے ضروری ہے کہ دُعا کرنے والے کی غذا حلال کمائی سے ہو اور اُس کا لباس شرع سے جائز اور حلال روزی سے ہو اور جو کمائی کرتا ہو وہ بھی شرع سے جائز ہو کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ۔

الرَّجُلُ يَطِيْلُ السَّفَرَ اشْتَعَتْ
وہ شخص جس کا کھانا پینا پہنا حرام سے
اَغْبَرَ يَمْدُ يَدَاكَ اِلَى السَّمَاءِ
ہو اور حرام کمائی صرف میں لاتا ہو سفر
يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ
دور و دراز میں ہو اور نہایت پریشانی و

وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ
 وَغَذَى بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ
 لِذَلِكَ. (مسلم)

پرانگندگی کے ساتھ آسمان کی طرف
 ہاتھ اٹھا کر یا رب یا رب کہے یعنی دُعا
 مانگے (تعجب ہے) کہ اس کی دُعا قبول ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبولیتِ دُعا کے لئے ان امور سے بچنا
 ضروری ہے۔

(۲) پاکیزگی یعنی نجاستِ حقیقی اور حکمی سے پاک ہونا چاہیے۔ نجاستِ
 حقیقی سے پاک ہونا یہ ہے کہ اگر بدن یا کپڑے پر کوئی ناپاک شے لگی ہو تو اُسے
 پاک کر لے۔ اور نجاستِ حکمی سے پاک ہونا یہ ہے کہ اگر نہانے کی حاجت ہو
 تو نہالے اور اگر وضو نہ ہو تو وضو کر لے۔ یہ دو قسمیں تو نجاستِ ظاہری کی ہوتی ہیں
 جس طرح ان سے پاک ہونا چاہئے اُسی طرح نجاستِ باطنی سے بھی پاک ہونا
 چاہئے اور وہ بھی دو قسم پر ہے ایک تو گناہ کی نجاست جس سے دل نجس
 ہو جاتا ہے اُس سے پاک ہونے کی صورت تو یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کرے۔
 دوسرے ماسوی اللہ کی محبت یعنی غیر خدا کی محبت سے دل کو پاک کرنا۔ پہلی
 تین قسموں میں تو عام خاص سب شریک ہیں اور اخیر قسم خاص اہل اللہ کا حصہ ہے۔
 (۳) دُعا کے پہلے اور پیچھے خدا کی حمد کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پر درود بھیجنا کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لہ وہ آیت پڑھے جس میں خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا ہو مثلاً آیۃ الکرسی۔ یا سورۃ الحمد۔ یا دوسری
 آیات حمد جو مناسب سمجھے پڑھے۔ علیٰ ہذا القیاس درود شریف میں درود معروف یا اللہم
 صلِّ علی سیدنا محمد و آلہ الطیبین الطہرین یا جو درود یاد ہو پڑھے۔

تم میں سے کوئی جب دُعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی و ثنا شروع کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر جو چاہے مانگے۔

إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ
اللَّهِ تَعَالَى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ
يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ .
(عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان مُعلق رہتی ہے یعنی درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے تو درود سے شروع کر اور درود ہی پر ختم کر کیونکہ اللہ تعالیٰ درود کو لا محالہ قبول فرمائے گا تو اُس کی بخشش اور نوال سے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اول و آخر کو تو قبول فرمائے اور درمیان کو چھوڑ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ الدُّعَاءُ مَوْقُوفٌ لَا
يُصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى يُصَلِّيَ
عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو سَلَيْمَانَ
الدَّارَانِيُّ إِذَا سَأَلْتَ اللَّهَ تَعَالَى
فَأَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْأَلِ
اللَّهَ حَاجَتَكَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاللَّهُ تَعَالَى يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ
أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُدْعَى مَا بَيْنَهُمَا .

دے۔

(درر النظیم)۔

واجباتِ دُعا

یعنی وہ امور جن کا دُعا کے وقت کرنا ضروری اور لازم ہے

(۱) دُعا کے وقت گناہ کا اقرار کرنا کہ دل میں خوف اور ندامت پیدا ہو کر خشوع و خضوع اچھی طرح ہو جائے جو دُعا کے لئے مفید و ضروری ہے۔

(۲) قطعی طور پر دُعا کرنا یعنی یوں دُعا مانگے کہ اے اللہ تو میرا مطلب پورا کر دے یوں نہ کہے کہ اگر تیری مرضی ہو تو ایسا کر کیونکہ جو کہ اُس کی مشیت ہے وہ تو ہوتے ہی گا اُس پر کسی کا جبر نہیں ہو سکتا پھر مشیت کی قید لغو ٹھہری اس کے علاوہ اس طرح کہنے میں ایک طور کا استغنا پایا جاتا ہے اور یہ دُعا کے منافی ہے۔

(۳) آہستہ سے دُعا مانگنا یعنی دُعائیں آواز بلند نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً دُعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر آہستہ۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ پوشیدہ اور علانیہ دُعا میں نثر حصوں کا فرق ہے یعنی علانیہ دُعا سے پوشیدہ دُعا نثر حصہ زیادہ عمدہ اور پسندیدہ ہے۔

مُسْتَحْبَابِ دُعَا

یعنی وہ اُمور جن کا دُعا کے وقت کرنا اولیٰ ہے

(۱) ستھرائی یعنی میل کچیل اور جو چیزیں نفرت کے لائق ہوں اُن سے علیحدہ ہونا نہ بدن پر ایسی کوئی چیز ہونے اُس جگہ جہاں یہ بیٹھا ہے جو خصوصاً پیاز و لہسن سے سخت پرہیز چاہیے۔

(۲) دُعا کے پہلے کوئی نیک کام کرنا جیسے صدقہ دینا۔ روزہ رکھنا۔ نماز پڑھ لینا وغیرہ کیونکہ اس پر سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا

عمل درآمد رہا ہے۔

(۳) قبلہ کی طرف منہ کرنا اور دو زانو ہو کر مؤدب بیٹھنا۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ دُعا کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ننانوے

نام ہیں ان میں سے کوئی نام لے کر اُس ذاتِ پاک سے خطاب کرے مثلاً
یا اللہُ یا رَحِیمُ یا کرِیمُ۔

(۵) انبیائے کرام یا اولیائے عظام کو وسیلہ ٹھہرانا مثلاً یوں کہنا کہ

الہی فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلے یا اُن کے طفیل یا اُن کی حرمت سے میرا
مقصد پورا کر۔

(۶) قول و فعل میں ادب سے رہنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرنا مثل سچ

بولنے اور فضول گفتگو نہ کرنی۔ امانت۔ سخاوت وغیرہ کا پابند رہے۔ اور امور
شرعیہ و تہذیبِ نفس کا ہمیشہ خیال رکھے۔

(۷) اس امر میں کوشش کرنا کہ دل سے دُعا نکلے۔

اے کنز العمال میں اس کی ایک سند آئی ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے وسیلے

کی ایک صورت اس طرح نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ رَاِنِیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْجِّهُ اِلَیْکَ

بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمٰتِ یَا مُحَمَّدُ رَاِنِیْ اَتُوْجِّهُ بِکَ اِلَی رَبِّیْ فِی

حَاجَتِیْ هَذِهِ مُقْضِیْ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ لِیْ۔ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ

سے مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ وسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمہ کے اے محمدؐ

میں تمہارے وسیلے سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حالت میں تاکہ

میری حاجت پوری ہو اے اللہ تو شفاعت قبول کر اُن کی میرے حق میں یہ حدیثِ حسن

حصین میں بھی نمازِ حاجت کے تحت میں منقول ہے۔

(۸) بتکرار اور مبالغے کے ساتھ دُعا کرنا اور تکرار کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ تین مرتبہ مانگے اور زیادہ جہاں تک اس کا دلی جوش مقتضی ہو۔ اور مبالغہ یہ ہے کہ تا حصول مقصود دُعا مانگنے سے باز نہ رہے۔

(۹) سچے اضطرار کے ساتھ دُعا کرنا یعنی جس طرح ڈوبنے والا مضطر ہوتا ہے اسی طرح مضطر ہو کر دُعا مانگے۔ اور اپنے خالق و مالک کے آگے گڑ گڑائے۔

(۱۰) دُعا کے الفاظ وہ اختیار کرے جو فرقانِ حمید میں آئے ہیں یا جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کیونکہ جو دُعائیں قرآن مجید میں آئی ہیں اُن کے الفاظ خود دال ہیں اور حدیثوں میں بھی ان کی فضیلت مذکور ہے مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور جو دُعائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ بھی اکثر مطالب کو جامع ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر دُعائیں منقول ہیں کہ مانگنے کے لائق کوئی بات رہ نہیں گئی۔ پھر جو الفاظ اس محبوبِ کبریٰ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہیں وہ ضرور خدا کو پیارے ہوں گے۔

(۱۱) کل حاجتیں چھوٹی اور بڑی سب اللہ ہی سے مانگے۔

(۱۲) اگر غیر کے لئے دُعا کرے تو پہلے اپنے لئے کرے اور جو عام فائدے کی ہو اُس میں اپنے والدین اور اپنے اور مسلمان بھائیوں کو بھی شریک کرے خدا کی رحمت کو ہرگز تنگ نہ کرے۔

(۱۳) جب کسی سختی کے دفع کے لئے دُعا کرے تو جونیک کام اُس نے خالص اللہ کے لئے کیا ہو اُسے یاد کرے اور اس کے وسیلے سے دُعا مانگے۔

(۱۴) نماز کے بعد دُعا مانگنا۔

(۱۵) دُعا میں دونوں ہاتھوں کا مونڈھوں تک اٹھانا اس طرح کہ ملے رہیں اور کپڑے میں چھپے نہ ہوں اور انگلیاں بھی ملی ہوں اور قبلہ کی طرف متوجہ رہیں۔

(۱۶) دُعا کے بعد آمین کہنا اور بعد فراغت کے دونوں ہاتھوں کا مُنہ پر پھیر لینا اور دُعا سُننے والا بھی آمین کہے۔ دونوں ہاتھوں کی قید اس سبب سے ہے کہ ایک ہی ہاتھ کا مُنہ پر پھیرنا متکبروں کی شان ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔

منہیات و مکروہات

یعنی وہ امور جن کا دُعا کے وقت کرنا شرعاً ممنوع یا مکروہ ہے
(۱) دُعا کرتے وقت اسباب سے قطع تعلق رکھنا یعنی اسباب و تدبیر کا خیال نہ کرنا۔

(۲) کسی گناہ کے لئے دُعا نہ کرے خصوصاً قطع رحم کے لئے کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمِهِ وَقَطِيعَةَ رَحْمٍ (مشکوٰۃ) بندہ کی دُعا ہمیشہ قبول کی جاتی ہے جب تک کہ گناہ اور قطع رحم کی دُعا نہ کرے۔ یعنی جب بندہ نے گناہ یا قطع رحم کی دُعا کی تو پھر قبولیت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ نہایت خوف کا مقام ہے اس سے سخت پرہیز چاہیے۔

(۳) دُعا کی حالت میں گناہ نہ کرتا رہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَحْسَنُ النَّاسِ مَنْ يَتَمَنَّى التَّوْبَةَ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلَى الْمَعْصِيَةِ (درر النظم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بڑا بے وقوف وہ آدمی ہے جو توبہ

کا خواستگار ہو اور گناہ کرتا رہے۔

(۴) دُعا میں حد سے تجاوز نہ کرے یعنی ایسے امر کی دُعا نہ کرے جو شرعاً یا عادتاً محال ہو مثلاً یہ نہ کہے کہ خدا مجھے نبی کر دے۔ یا فلاں مردے کو زندہ کر دے۔ یا کوئی پست قد آدمی کہے کہ میرا قد لمبا ہو جائے وغیرہ ایسی دُعا ہرگز نہ کرنی چاہیے۔

(۵) دُعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے کیونکہ اُس کی قبولیت کا وقت معین ہے اور نا امید بھی نہ ہو جائے اور یوں بھی نہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا کی مگر قبول نہ ہوئی کیونکہ اللہ کے فضل سے نا امید ہونا مسلمان کا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ دُعا کے قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے اُس کے وعدے پر اطمینان رکھے۔

(۶) دُعا کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے۔

(۷) دُعا میں تہ تکلف قافیہ بندی نہ کرے۔ کیونکہ یہ امر حضور قلب سے باز رکھتا ہے۔ بخاری شریف میں اس کی حماعت کی بابت حدیث صریح وارد ہے اور اگر خود بخود بہ مقتضائے طبیعت قافیہ ظاہر ہو تو مضائقہ نہیں۔

(۸) دُعا میں گلے کی سی خوش آوازی نہ پیدا کرے۔

(۹) اگر امام ہو تو دُعا میں صرف اپنی ذات کو خاص نہ کرے بلکہ چاہیے کہ اپنے دل میں سب مقتدیوں کو شریک کرے۔

(۱۰) اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد و خادم کے لئے بد دُعا نہ کرے۔ شاید قبولیت کی ساعت میں یہ بد دُعا ہو جائے اور پشیمانی اٹھائے اور اپنی موت کی بھی دُعا نہ کرے اور نہ موت کی آرزو کرے حدیث شریف میں منع آیا ہے۔

واضح رہے کہ جس قدر دُعا کی شرطیں اس مقام پر بیان کی گئی ہیں

اُن کا اس نازک زمانہ میں پورا ہونا خالی از دقت نہیں بلکہ ایک حد پر قریب قریب غیر ممکن کے ہے۔ اب طالب کو یہ نہ چاہیے کہ مایوس ہو کر دُعا سے ہاتھ کھینچ لے بلکہ حتی المقدور ان کے انجام میں کوشش کرے اور اپنے مالک کے روبرو ہاتھ پھیلائے قبول ہو یا نہ ہو اور کیا تعجب ہے کہ اس تضرع اور زاری پر اُسے رحم آجائے اور یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَجِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَدَّهَمَا صَفْرًا - (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حیا والا اور بخشش کرنے والا ہے اُسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائے اور وہ انہیں خالی پھیر دے۔

اجازت

اعمال میں اجازت بھی مشروط سمجھی جاتی ہے اور اب تک بزرگوں کا عمل درآمد اسی پر ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کی شرط اس واسطے کر دی گئی ہے کہ جس شخص میں اس کے اعمال و استعمال کی قابلیت ہو اور اسے شرائط و ارکان وغیرہ سے واقفیت پیدا ہو اُس کو اُستادِ کامل اجازت عمل کرنے کی عطا فرمائے۔ اس طریقہ سے اس بات کی روک ہو جائے گی کہ ہر کس و ناکس اس کو اختیار کر کے بلا اعانت آداب و شرائط اس پر عمل نہ کرے گا ورنہ ادعیہ ماثورہ اور وظائفِ مسنونہ وغیرہ کے استعمال و اعمال کی اجازت خود حضرت سرورِ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت اور جس

کلمے کی تاثیر حدیث شریف میں آئی ہے اس کے پڑھنے پڑھانے اور دم کرنے یا لکھنے میں وہ اثر ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ دوسرا سبب اجازت کے مشروط کر دینے کا یہ ہے کہ جس شخص کو مواظبت اور مداومت کسی عمل پر ہوتی ہے تو اس عمل سے اس کو ایک خاص قسم کی مناسبت ہو جاتی ہے اور جب وہ اس عمل کو کرتا ہے یا دوسرے کو بتاتا ہے تو اس کی تاثیر نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے جس کا وہ لوگ انکار نہیں کر سکتے جو اس کو چہ سے آشنا ہیں۔ اس وجہ سے میرے نزدیک اجازت حاصل کر لینا مستحسن ہے۔ مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی عم فیضہ خلیفہ شیخ المشائخ حضرت امداد اللہ صاحب چشتی صابریؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ جو اعمال قرآن حدیث میں ثابت ہیں ان کے نفس تاثیر حصول کے واسطے اجازت کی حاجت نہیں مگر تاہم اگر کسی ایسے شخص سے اجازت لی جاوے کہ جس کو اس عمل سے مناسبت ہو تو اثر زیادہ ہو جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

ضروری تنبیہ

اوپر جتنی آیتیں دُعا کے متعلق کلام اللہ سے نقل کی گئی ہیں ان میں کوئی ذکر اس امر کا نہیں کہ دُعا میں ستاروں کے تاثیرات سعد و خس معتبر مانے جائیں۔ علیٰ ہذا القیاس ان آیتوں کی تفسیر ائمہ مفسرین نے جو کی ہے اس میں بھی کوئی قید اس کے متعلق نہیں بیان فرمائی۔ صحاح ستہ و دیگر کتب معتبرہ سے بھی جتنی حدیثیں نقل کی گئیں ان میں اس کا کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ شراح محدثین نے بھی اس کے متعلق کچھ تحریر نہیں فرمایا۔ علامہ جزری صاحب حصین صاحب در المنظیم۔ صاحب کنز العمال رحمہم اللہ اجمعین وغیرہم نے

دُعائے متعلق آداب و شرائط کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے جو منضبط فرمایا تو ارکان - شرائط - واجبات و نفل - مستحبات میں سے کسی میں اس کو داخل نہیں کیا۔ اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر تاثیراتِ سبعہ سیارہ کو ناموراتِ مذکورہ بالا میں سے کسی میں بھی کچھ دخل ہوتا اور اس کی شرعی ضرورت ہوتی تو ہرگز اس کو معرضِ سکوت میں نہ چھوڑتے۔ ان ائمہ مجتہدین واقف امورِ خفیہ و جلیہ کا اس کو ترک کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ دعائیں ان کی تاثیراتِ سعد و نحس کا کچھ اعتبار نہیں۔ مگر فی زمانہ اردو کے بہتیرے رسائل جو زیادہ تر عوام محض کم علم مسلمانوں کے عملدرآمد میں رہتے ہیں ایسے پائے جاتے ہیں جن میں ادعیہ و عملیاتِ سبعہ سیارات کے تاثیراتِ سعد و نحس پر موقوف رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک رسالے میں جو کچھ اس امر کے متعلق قواعد - ہدایت و تاکید لکھی ہے اُسے میں بحسنہ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ناظرین ذی علم اُس کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

نقل عبارت

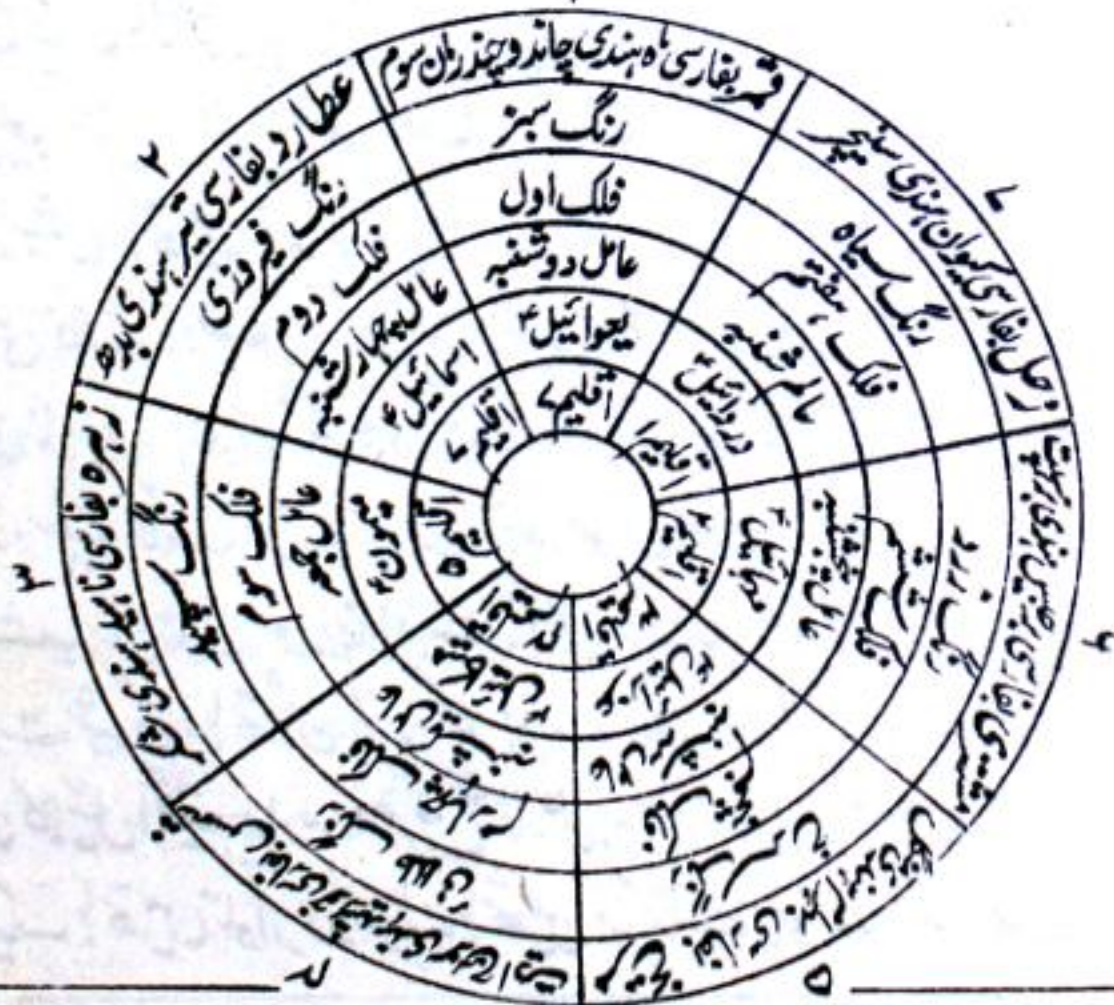
جان تو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر برج اور ستارے کو نیکی اور بدی اور سعادت و نحوست میں اثر جداگانہ عنایت فرمایا ہے اور حکم اُن کا اس عالم میں جاری ہوتا ہے لہذا عالموں کے نزدیک بروج دوازده گانہ تین قسم کے ہیں۔ ثابت، منقلب، ذوجہدین۔ جب آفتاب برج ثابت میں آئے عملِ محبت و کسائشِ رزق وغیرہ اور منقلب میں ہلاکی و دشمنی وغیرہ کا اور ذوجہدین میں دونوں کا پڑھنا مقرر ہے اور جب کا عمل منقلب میں ہرگز شروع نہ کیے

لہ جس کتاب سے میں نے یہ عبارت نقل کی ہے وہ لکھنؤ کے ایک مشہور و نامی مطبع میں چھپی ہے۔

کیونکہ وہ منعکس ہوگا یعنی الٹی تاثیر ہوگی۔ اور عجائب المخلوقات اور مقصود العاشقین وغیرہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار ستارے پیدا کیے ہیں کہ شمار ان کا خدائے تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے وہ ثابت ہیں یعنی ان کو بذات خود حرکت نہیں ہے ایسے جڑے ہیں جیسے نگینہ انگوٹھی میں مگر ان میں سے سات ستاروں کو متحرک کیا ہے یعنی سوائے حرکت سماوی کے وہ خود بھی متحرک ہیں اور اسی واسطے ان کو اہل عرب سب سے زیادہ کہتے ہیں۔ ان کے حرکات سے طرح طرح کے فائدے عالم میں ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اکثر چیزوں میں موثر ہوتے ہیں اور ہر ایک ستارہ ایک وقت پر حکومت اور سعادت و نحوست میں حکم علیحدہ رکھتا ہے اور ہر ایک ستارہ کا ایک آسمان میں مقام ہے اور وہ آسمان اس کے نام سے مشہور ہے اور وہ ستارے یہ ہیں۔ قمر۔ بقرسی ماہ ہندی چاند اور چندریان اور سوم بصورت مرد دراز قد دونوں ہاتھ کاندھے پر رکھے ہوئے ایک ہالہ گرد چہرہ رنگ سبز نزد بعضے آبی فلک اول عامل روز دوشنبہ موکل یووائیل۔ اقلیم ہفتم۔ عطارد۔ بقرسی تیر۔ ہندی بدھ بصورت پیر دراز ریش۔ ہاتھ میں قلم زانو پر کاغذ رکھے ہوئے گویا کوئی چیز لکھتا ہے رنگ فیروزی فلک دوم عامل روز چہار شنبہ موکل اسمائیل۔ اقلیم دوم۔ زہرہ۔ فارسی ناہید۔ ہندی شکر بصورت عورت کے ہے ہاتھ میں کوئی باجالے ہوئے رنگ سپید فلک سوم عامل روز جمعہ موکل میمون اقلیم سوم۔ شمس۔ فارسی خورشید۔ ہندی سورج ادیت بشکل مرد میانہ قد ہالہ گرد چہرہ دہنے اور بائیں صورت شیر کی۔ ہاتھ ان پر رکھے ہوئے رنگ طلائی فلک چہارم عامل روز یکشنبہ موکل کلائیل اقلیم چہارم۔ مریخ فارسی بہرام۔ ہندی منگل بصورت مرد لشکری کے ایک ہاتھ میں تلوار دوسرے ہاتھ میں سر کٹائے ہوئے رنگ سرخ فلک پنجم

عامل روزہ شنبہ موکل نجر اوائل اقلیم پنجم - مشرقی - فارسی برجیس - ہندی برجسیت
 بشکل مرد سن کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے رنگ زرد نزد بعضے صندلی فلک ششم
 عامل روز پنجشنبہ موکل مہائیل - اقلیم ششم - زحل - فارسی کیوان - ہندی سینچر ،
 بصورت مرد دراز موچہ پانچ ہاتھ دو ہاتھوں سے عصا پیٹھ پیچھے گدی کے لگائے ہوئے
 اور ایک ہاتھ میں ڈال کسی میوے کی لئے ہوئے اور دو ہاتھوں میں چوہے کی دم
 لئے ہوئے رنگ سیاہ - فلک ہفتم عامل روز شنبہ موکل ازقائیل اقلیم ہفتم - اقلیم
 ساتوں ستاروں کے اس نظم سے دریافت کرے ۔

ہندرا حاکم زحل شد ملک چین مشرقی ملک ترکستان را مرتخ کردہ سوری
 شمس آمد در خراسان زہرہ در مار النہر روم عطار و از قمر بلغار راشد برتری
 مؤلف عفاعنہ نے ایک دائرہ بنایا ہے نام اس کا دائرۃ النجوم رکھا ہے کہ
 جس کی سیر سے کیفیت نجوم معلوم اور جہل معدوم ہو وہ یہ ہے ۔



جان تو کہ مشتری سعد اکبر ہے اس کی ساعت میں تعویذِ محبت اور حاضر ہونے غائب اور دفع بیماری کا لکھا جاوے۔ اور زہرہ سعد اصغر ہے اس کی ساعت میں تعویذِ الفت و زبان بندی وغیرہ لکھنا چاہیے۔ عطارد مشتری ہے اس کی ساعت میں تعویذِ محبت اور خواب بندی وغیرہ لکھا جائے۔ شمس سعد ہے اس کی ساعت میں تعویذِ محبت اور شفا کے امراض لکھو۔ اور قمر کو بھی سعد کہتے ہیں اس کی ساعت میں بھی تعویذِ محبت و اخلاص و شفا کے امراض لکھتے ہیں۔ اور زحل نحس اکبر ہے اس کی ساعت میں تعویذِ ہلاکتی اعداء لکھنا چاہیے۔ مریخ نحس اصغر ہے اس کی ساعت میں تعویذِ عداوت ہلاکتی دشمن کے لئے لکھئے لیکن طالب کو چاہیے کہ وقت سعد کے کام کرے اور وقت نحس کے کوئی کام جدید نہ کرے کہ انجام کو نہ پہنچے گا۔ انتہی

مذکورہ بالا عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حاجت مند اجابت دعا کے لئے ستاروں کی گردش اور ان کے سعد و نحس ہونے کو بھی بخوبی جان لے کیونکہ بغیر تحصیل علم نجوم کوئی شخص ان قواعد و ہدایات کے موافق عمل نہیں کر سکتا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ علم نجوم کس کو کہتے ہیں۔ اور قواعد مذکورہ بالا متعلق گردش سب سے سیارہ کے جاننے والے اور سیکھنے والے کو علم نجوم کا سیکھنے والا اور جاننے والا کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

حقیقت علم نجوم

نجم یعنی ستارہ۔ نجوم آنکہ بشناسد وقت و گردش ستارگان را۔ نجوم ستارہ شناس و وقت شناس۔ تنجیم ستارہ شناسی۔ منتہی الارب۔ جمع العلوم و الفنون۔ جمع العلوم و الفنون عام علم و فن کی کتاب ہے دینیات کی نہیں۔ اس کے مصنف کو عام (باقی حاشیہ صفحہ پر)۔

میں علم نجوم کی تعریف حسب ذیل ہے :-

”بدانکہ علم احکام نجوم عبارت است از معرفت تاثرات سبعة سیارات

دریں عالم سفلی از خیر و شر۔“ اور شامی میں ہے

”التَّجْمِيمُ هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ الْأَسْتِدْلَالُ بِالشَّكَلَاتِ الْفَلَكِيَّةِ

عَلَى حَوَادِثِ السَّغَلِيَّةِ“ یعنی علم تجمیم وہ علم ہے جس میں بطور استدلال تشکلات

سماویہ سے حوادث علم کائنات معلوم کئے جاتے ہیں۔

اب مُنْصَفِ اہل علم خود غور فرمائیں کہ جو قواعد متعلق گردش و تاثرات

سبعة سیارہ اوپر نقل کئے گئے ہیں ان کے جاننے والے کو اس تعریف کی

سے علم نجوم کا جاننے والا کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور وہ ہدایات مذکورہ الصد

کی بدولت تشکلات فلکیہ و گردش کو اکب و حرکت افلاک سے تاثرات سعد

نخس خیر و شر عالم موجودات کو معلوم کر کے اس کے پابند ہوں گے یا نہیں ؟

حدیث شریف میں علم نجوم سیکھنے والے کی نسبت جو حکم ہے وہ حسب

ذیل ہے :-

(صفحہ ۲۹ کا باقی حاشیہ) علم و فن کے اعتبار سے علم نجوم کی مفصل بحث لکھنا ضروری تھی۔ لیکن

لطف یہ ہے کہ اس کے ایماندار دل میں بھی یہ خطرہ گزرا کہ کہیں اہل اسلام اس علم کو بھی معتبر فی الشرع

نہ باور کرنے لگیں اور اس کا وبال میری طرف عائد ہو۔ تعریف علم نجوم کے بعد ہی حسب ذیل عبارت لکھ

دی۔ و فوجائے کلام خیر الانام مَنْ اَمَّنَ بِالنُّجُومِ فَقَدْ كَفَرَ یعنی کسے کہ ایمان آورد

بر کو اکب کہ ظہور سعادت و نحوست و خیر و شر محض بر تاثرات کو اکب است و کو اکب مصدر

حقیقی خیر و شر اند۔ پس جنس کس مبتلائے کفر شد۔ اہل دین مبین را ازین علم مستغنی ساختہ۔

بنظر آنکہ این کتاب مشتمل بر فوائد جمہور نام است از مختلف و متفق و اکثر از اقوام غیر

اہل اسلام معتقد بریں اند لہذا ضرور افتاد کہ مختصرے ازین علم نیز دریں کتاب درج کتم۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف کے نزدیک بھی یہ علم قابل اعتنائے

اہل اسلام و ایمان نہیں ۱۲ منہ

از حضرت ابن عباس مروی است کہ فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدانند و حاصل
کنند علم نجوم را برائے غیر کارے کہ ذکر کرده است
اللہ تعالیٰ در کتاب خود (کہ سہ چیز است چنانکہ
عنقریب بیانش می آید) پس تحقیق حاصل کرد
شعبہ از سحر و منجم حکم کا بہن دارد کہ بعلامات و
امارات خبر از غیب می دہد حکم ساحر دارد و ہر کہ
عمل سحر کند و اعتقاد بران دارد کافر است۔

حاصل آنکہ نجوم و کہانت و سحر ہمہ از یک وادی اند و از اعمال کافران
و بے دینان اند۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ اشعة اللامعات ترجمہ شیخ عبدالحق محدث
دہلوی علیہ الرحمہ۔

بلکہ شرع میں ان نجوم کا جتنا بہر اعتبار مانا گیا ہے اس کی تصریح بھی
نہایت وضاحت کے ساتھ حدیث شریف میں آگئی ہے اور اس مقدار سے
زائد اعتبار کرنے کی حمانعت بھی۔

از قتادہ رضی اللہ عنہ مروی است کہ فرمود
پیدا کرد خدائے تعالیٰ این ستارہا را برائے سہ
فائدہ گردانیدہ است اللہ تعالیٰ نجوم را سبب
زینت و زیب آسمان۔ بگردانید آہنہا را رجوم
شیاطین۔ گردانیدہ است آہنہا را نشانہا کہ راہ
یافتہ می شود بدان در ظلمات بر و بحر پس کہے کہ
بیان کرد و روے بغیر این سہ چیز خطا کرد و ضائع

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ
عِلْمِ النُّجُومِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرَهُ
اللَّهُ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً
مِنَ السِّحْرِ۔ الْمُنْجِمُ كَاهِنٌ
وَ الْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَ السَّاحِرُ
كَافِرٌ۔ (مشکوٰۃ)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
خَلَقَ اللَّهُ هَذِهِ النُّجُومَ
لثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ
وَرُجُومًا لِلشَّيْطَانِ
وَ عَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا
فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا
بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَ

أَضَاعَ نَصِيْبَهُ وَ
تَكَلَّفَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ
رَوَاةُ الْبُخَارِيِّ
تَعْلِيْقًا وَفِي رِوَايَةٍ
رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا
لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا
عِلْمَ لَهُ وَمَا عَجَزَ
عَنْ عِلْمِهِ إِلَّا نَبِيَّاءُ
وَالْمَلَائِكَةُ -

(مشکوٰۃ)

کرد بہرہ خود را از عمر و بزور بر خود گرفت کاری
رنج نہاد بر خود بے حاجت بطلب علم چیز
نمی تواند دانست آنرا یعنی در اصل کار کہ طاعت
و عبادت مولیٰ است و تہذیب نفس است باخلا
حمیدہ دانستن ایسی امور ضروری نیست و حاجت
بداں نہ پس تکلف کردن در دانستن ایس علوم
ورنج و محنت کشیدن در تحصیل آن عمر ضائع کرد
است۔ روایت کرد ایس اثر را بخاری از قتادہ بطور
تعلیق۔ و در روایت رزین کہ ایس قول را روایت
کرده از قتادہ ایس چنین آمده کہ گفت و تکلف کرد

چیزے کہ نیست اورا علم بداں و نمی تواند دانست آنرا کما حقہ و چیزے کہ عاجز اند از علم
و احاطت بمنہ آل پیغمبران و فرشتگان کہ خلاصہ موجودات و مقربان بارگاہ اند۔
ترجمہ کے متعلق اس قدر عبارت لکھ کر شیخ صاحب علیہ الرحمہ تشریح و تصریح
کے لئے حسب ذیل عبارت تحریر فرماتے ہیں۔

قتادہ کہ از کبار تابعین است و اکثر روایت او از انس است گفت
پیدا کرد خدائے تعالیٰ ایس ستارہ لا برائے نہ فائدہ یعنی عمدہ در پیدا کردن و
اسیچہ منتفع شوند بداں اہل دین و معرفت چنانکہ ناطق است بداں کتاب اللہ
ایس سہ چیز است والا فوائد و حکمتہائے الہی در خلق اشیا خصوصاً ایس اجزاء
عظام کہ می تواند حصرو احصاء کرد؛ غالباً سد ذریعت است تا مردم بطریقہ
اہل تنجیم بداں حکمت نہ کنند بحوادث کائنات و مومح نہ شوند در وجود انہار اہل
واسطہ بقدرت الہی دانند و اگر نیز مدخلتے دانستہ باشند اسناد باں منافی طریقہ

ایمان و توحید و خلاف روش سلفِ صلح است و شک نیست کہ در اختلاف
فصول و وجوہ و اطرار و نضج فواکہ و اثمار و امثال آن اجرامِ علوی را بحیران
عادت دخلی بطریق سببیت است۔ اما اعتبار آن و اخذ بدان در اختیار ساعت
و احکام و اعتقاد سعادت و نحوست در آن خلاف طریقہ اسلام و توحید است
و اگر با اعتقاد مؤثریت باشد کفر و الاحرام و مکروه (اشعۃ اللمعات)
فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی اس باب میں جو فتویٰ ہے
وہ یہ ہے۔

وَ اَعْلَمُ اَنَّ تَعْلَمَ الْعِلْمُ يَكُونُ فَرَضَ عَيْنٍ وَ هُوَ بِقَدْرٍ مَا
يُحْتَجُّ لِدِينِهِ وَ فَرَضٌ كِفَايَتِهِ وَ هُوَ مَا زَادَ عَلَيْهِ لِنَفْعِ غَيْرِهِ وَ مَسْنَدُهَا
وَ هُوَ التَّبْحُرُ فِي الْفِقْهِ وَ عِلْمِ الْقَلْبِ وَ حَرَامًا وَ هُوَ عِلْمُ الْفَلْسَفَةِ
وَ الشُّعْبَةِ وَ التَّنْجِيمِ وَ الرَّمْلِ وَ هَلُومِ الطَّبَا عَيْنِ وَ السِّحْرِ وَ الْكِهَانَةِ (در مختار)
ترجمہ:- جاننا چاہئے کہ علم کا سیکھنا بقدر ضرورت دین فرض عین ہے اور
جو اس سے زائد نفع غیر کے لئے سیکھا جائے وہ فرض کفایہ ہے۔ اور فقہ و تصوف
میں تبحر حاصل کرنے کے لئے جو سیکھا جائے وہ مستحسن ہے اور علم فلسفہ، شعبہ،
تنجیم، رمل، علوم طباعین، جادو، فال و غیب گوئی اگر سیکھا جائے تو وہ حرام ہے۔
(قَوْلُهُ وَ التَّنْجِيمِ) هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ الْاِسْتِدْلَالُ بِالتَّشْكُّلَاتِ
الْفَلَکِيَّةِ عَلَى حَوَادِثِ السِّقْلِيَّةِ اِمح۔ وَ فِي مُخْتَارَاتِ اَنْتَوَازِلِ لِصَاحِبِ
الْهُدَايَةِ اَنَّ عِلْمَ النُّجُومِ فِي نَفْسِهِ حَسَنٌ غَيْرُ مَذْمُومٍ اِذْ هُوَ
قِسْمَانِ حَسَابِيٌّ وَ اِنَّهُ حَقٌّ قَدْ نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ قَالَ اللهُ الشَّمْسُ
وَ الْقَمَرُ مِحْسَابَانِ اَي سَيَّرَهُمَا بِحِسَابٍ وَ اَسْتَدْلَا بِاَيِّ سَيْرِ النُّجُومِ
وَ حَرَكَةِ الْاَفْلَاقِ عَلَى الْحَوَادِثِ بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالَى وَ قَدْرِهِ وَ هُوَ

جَائِزٌ كَأَسْتِدْلَالِ الطَّبِيبِ بِالنَّبْضِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَرَضِ وَلَوْلَا
 يُعْتَقَدُ بِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ ادَّعَى الْغَيْبَ بِنَفْسِهِ يَكْفُرُ ثُمَّ تَعَدَّ
 مِقْدَارَ مَا يَعْرِفُ بِهِ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةَ لِأَبَاسٍ - اهـ - وَأَنَّ
 أَنَّ تَعَلَّمَ الزَّائِدِ عَلَى هَذَا الْمِقْدَارِ فِيهِ بِأَسْ بَلْ صَرَّحَ فِي الْفُصُولِ
 بِحُرْمَتِهِ وَهُوَ مَا مَشَى عَلَيْهِ الشَّارِحُ وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ قِسْمُ
 الثَّانِي دُونَ الْأَوَّلِ وَلِذَا قَالَ فِي الْإِحْيَاءِ أَنَّ عِلْمَ النُّجُومِ فِي
 نَفْسِهِ غَيْرُ مَدْمُومٍ لِذَاتِهِ إِذْ هُوَ قِسْمَانِ الْخ - ثُمَّ قَالَ وَلِذَا
 مَدْمُومٌ فِي الشَّرِّحِ وَقَالَ عُمَرُ تَعَلَّمُوا مِنَ النُّجُومِ مَا تَهْتَدُونَ
 فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ثُمَّ أَمْسَكُوا وَإِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَوْجِهٍ أَحَدُهُمْ
 أَنَّهُ مُضِرٌّ بِأَكْثَرِ الْخَلْقِ فَإِنَّهُ إِذَا أَلْقَى إِلَيْهِمْ أَنَّ هَذِهِ الْأَتَارِخُ
 عَقِيبَ سَيْرِ الْكَوَاكِبِ وَقَعَ فِي نَفُوسِهِمْ أَنَّهَا الْمُؤَثَّرَةُ - وَثَانِيهِمْ
 أَنَّ أَحْكَامَ النُّجُومِ تَحْمِينٌ فَحُضٌّ وَلَقَدْ كَانَ مُعْجِزَةً لِلدَّرْسِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فِيمَا يُحْكِي وَقَدْ أُنْدَسَ - وَثَالِثُهَا أَنَّهُ لَا قَائِدَ فِيهِ فَإِنَّ
 مَا قُدِّرَ كَارِئٌ وَالْإِحْتِرَاقُ مِنْهُ غَيْرُ مُمَكِّنٍ - (شامی جلد اول ص ۳۳)

ترجمہ :- قولہ التنجیم - وہ علم ہے جس میں بطور استدلال تشکلات سما
 سے حوادث عالم کائنات معلوم کئے جاتے ہیں صاحب ہدایہ کی کتاب مختارات
 النوازل میں ہے کہ علم نجوم بذاتہ عمدہ ہے - مذموم نہیں - کیونکہ اس کی دو قسمیں
 ہیں (۱) حسابی جو حق ہے - خداوند تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے الشَّمْسُ
 وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ یعنی ان کی رفتار حساب سے ہے (۲) استدلالی جس
 سے بذریعہ استدلال گردش نجوم و حرکت افلاک ان امور کو معلوم کرتے ہیں
 جو قضاء و قدر الہی سے عالم میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ جائز ہے (اس کی مثال

ایسی ہے) جیسے طبیب با استدلال نبض صحت اور مرض کو معلوم کرے۔ مگر جو شخص کہ قضائے الہی کا اعتقاد نہ رکھے اور بذاتِ خود غیب دانی کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ ہاں اگر ان سے مواقیتِ صلوٰۃ اور سمتِ قبلہ کو معلوم کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اگر اس مقدار سے زائد سیکھے تو اس میں ہرج ہے یعنی ناجائز ہے بلکہ فصول میں اس کو بالتصریح حرام لکھا ہے جیسا کہ شارح نے بھی اوپر بیان کیا۔ اور ظاہر ہے کہ صاحبِ فصول کی مراد قسمِ ثانی کے حرمت کی ہے نہ قسمِ اول کے حرمت کی۔ اور یہی سبب ہے کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء میں بیان فرمایا ہے کہ علمِ نجوم بذاتہ مذموم نہیں کیونکہ اُس کی دو قسمیں ہیں الخ۔ لیکن شرع میں مذموم ہے یعنی شرع میں ان کا اعتبار دریاقتِ مواقیتِ صلوٰۃ اور سمتِ قبلہ کے سوا میں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علمِ نجوم صرف اس قدر سیکھو کہ خشکی اور تری میں اُس سے راہ معلوم کر سکو اور بس۔ یعنی اس سے زائد نہ سیکھو۔ اس کی تصریح امام غزالی رحمہ اللہ نے یوں فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی مانعتِ سخت تین وجہوں سے کی ہے۔ (۱) یہ اکثر آدمیوں کے لئے مضر ہے کیونکہ جب ان سے کہا جائے گا کہ ستاروں کی گردش کے بعد یہ آثار ظاہر ہوتے ہیں تو اُن کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ یہ بیشک مؤثر ہیں۔ (۲) احکامِ نجوم محض تخمینی ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ ادریس علیہ السلام کا معجزہ تھا مگر وہ باقی نہیں رہا (۳) اس میں کچھ فائدہ نہیں کیونکہ جو مقدر ہو چکا وہ ہونے والا ہے اور اس سے احتراز غیر ممکن ہے۔ انتہی

یہاں پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کا ایک مکتوب بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

مکتوب دوسرے شخصت و ششم۔ کافراں التجا حضرت حق سبحانہ تعالیٰ

می آرند و دفع بلیات از او تعالیٰ می طلبند۔ بخلاف این سفیہاں - دو چیز در پر
 بدولتاں از جمیع فرق ضلالت و بلاہت بیشتر است یکے کفر و انکار با حکام
 منزلہ و عناد و عداوت باخبار مرسلہ۔ دوم ترتیب مقدمات فاسدہ است و تبیین
 دلائل و شواہد باطلہ و در اثبات مطالب و اہمیہ آن قدر خبط در اثبات مقاصد
 خود کہ ایشاں خوردہ اند بیچ سفیہ خوردہ سموات و کواکب کہ ہمہ وقت بقرار
 و سرگردانند مدار کار بر حرکات و اوضاع ایشاں داشتہ اند و از خالق سموات
 و موجود کواکب و محرک اینہا و مدبر امر ایشاں چشم پوشیدہ اند و دور از معاملہ
 دانستہ۔ زہے بخرداں زہے بدولتاں سفیہ تر از ایشاں آنکہ ایشاں را زیرک
 داند و صاحب فطانت انکار د۔

جتنی شہادتیں او پر نقل کی گئیں ان میں سے جس کسی کو دیکھئے اس
 سے صاف ظاہر ہے کہ ستاروں کو موثر حقیقی نہ سمجھنے کی صورت میں بھی ان کا
 اعتبار کرنا اور ساعت و احکام کے اختیار کرنے میں ان کی رعایت رکھنا اور ان
 کی سعادت و نحوست کا اعتقاد کر کے اپنی ضرورتوں میں کار بند ہونا طریقتہ
 اہل اسلام و توحید کے سراسر خلاف ہے اور حرام و مکروہ۔

بلکہ محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے ان ادعیہ اور رقیہ کو جن میں ستاروں
 کا ذکر کیا جائے یا ان کے احکام سعادت و نحوست سے مدد لی جائے محض
 باطل اور ناجائز ٹھہرایا ہے چنانچہ صاحب خزینۃ الاسرار اس کے متعلق ایک
 حدیث نقل فرماتے ہیں۔ احمد اور ابو داؤد اور نسائی خارجیہ بن الصلت سے
 اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم یعنی قبیلہ میں پہنچے۔ ان
 لوگوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر و برکت یعنی قرآن اور
 ذکر اللہ لائے ہو۔ ہم میں سے ایک شخص دیوانہ ہے تم اس کا علاج دُعا یا دوا

سے کر دو۔ پھر اُس کو بندھا ہوا لائے انہوں نے تین روز تک صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دم کیا اس طرح پر کہ جب سورۃ ختم ہوئی تو تھوک کو جمع کر کے اُس پر تھک تھکا دیا۔ وہ مجنون بالکل اچھا ہو گیا۔ اُن قبیلہ والوں نے اُس کے بدلہ میں انھیں سو بکریاں دیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے اور اُس کو ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم میری عمر کی حرام ہے اُس کے لئے جس نے رقیہ باطل سے کھایا اور تونے تو رقیہ حق سے کھایا بیشک یہ حلال ہے۔ اس حدیث کو لکھ کر صاحب خزینۃ الاموال فرماتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ بہتیرے آدمی رقیہ باطل سے جھاڑتے ہیں اور اُس پر عوض لیتے ہیں وہ حرام کرتے ہیں۔ لیکن تونے تو حق رقیہ یعنی کلام اللہ سے جھاڑا ہے اور اس پر اجرت لی ہے اور یہ حلال ہے۔ اور رقیہ باطل کو یوں سمجھو کہ جس میں ستاروں کا ذکر کیا جائے اور جس میں آفتاب، ماہتاب، ستاروں اور جن سے مدد لی جائے جیسا کہ مصابیح اور اُس کی شرح میں ہے۔

قَالَ يَعْنِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَرْتَقِي بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ وَ يَأْخُذُ عَلَيْهِ عِوَضًا أَمْ آتَتْ فَقَدْ رَقِيَتْهُ بِرُقِيَّةٍ حَقٍّ وَ هِيَ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى وَ أَخَذَتْ عَلَيْهِ أُجْرَةً وَ هِيَ الْحَلَالُ وَ رُقِيَّةُ الْبَاطِلِ كَذِبُ الْكَوَاكِبِ وَ اسْتِعَانَةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ النُّجُومِ وَ الْجِنِّ كَذَا فِي الْمَصَابِيحِ مَعَ الشَّرْحِ -
(خزینۃ الاموال ص ۵۸)

عرض حال

میرے ان بیانات سے کوئی صاحب یہ نہ خیال فرمائیں کہ میں نے

جس رسالے کی عبارت متعلق قواعد اعتبارِ سعادت و نحوست سب سے زیادہ نقل کی ہے اس کے مصنف یا اور عاملین جو اس کو ملحوظ رکھتے ہیں ان کی نسبت میرا سوہن خواہ مخواہ کو ہے مگر ہاں اس نقصانِ عظیم کا خوف بنیائیت ضرور ہے کہ ان کی ان ہدایتوں اور تاکیدوں کی بدولت ان عوام کم علم مسلمانوں میں سے کسی کا عقیدہ ڈالنا ڈول نہ ہو جائے جن کے عمل درآمد میں یہ رسالے رہتے ہیں۔ اور یہ خوف قدما اور اسلاف کو بھی تھا کہ عوام میں اس مسئلے کے شائع کرنے سے دینِ مبین میں کچھ رخنہ نہ ظاہر ہو۔ جیسا کہ شیخ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی توجیہ میں صاف و پتین طریقہ پر ظاہر فرما دیا کہ

يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ إِنَّهُ مُضِرٌّ بِأَكْثَرِ الْخَلْقِ فَإِنَّهُ
 إِذَا أُلْقِيَ إِلَيْهِمْ أَنْ هَذِهِ الْأَثَارُ
 تَحْدِثُ عَقِيبَ سَيْرِ الْكَوَاكِبِ
 وَقَعَتْ فِي نَفُوسِهِمْ أَنَّهَا
 الْمَوْثِرَةُ -

یہ اکثر آدمیوں کے لئے مضر ہے کیونکہ جب ان سے کہا جائے گا کہ ستاروں کی گردش کے بعد یہ آثار ظاہر ہوتے ہیں تو ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ یہ بے شک موثر ہیں۔

یہ امر بھی غور کے لائق ہے کہ جب شیخ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ نے جو مسلمانوں کے قلبی بیماریوں کے بہت بڑے حکیم و طبیب عازق تھے اور ان بیماریوں کی تہ کو اچھی طرح پہنچنے والے تھے اپنے عہد میں جو اس عہد سے کہیں بہتر تھا اس امر کو جائز نہ رکھا اور اپنے عہد کے مسلمانوں پر محفوظ رہنے کا اعتماد نہ کیا تو اس دور میں کہ ہر طرف سے رسومات و بدعات و فضائل کا زور و شور ہے کیونکہ جائز رکھنا مناسب سمجھا جائے۔ اس لئے تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نہایت اہم کے ساتھ گزارش ہے کہ وہ ایسے ایسے

اکابر بزرگان اسلام کی ہدایتوں پر غور کریں اور اپنے ایمان و توحید کی کسوٹی (دل) پر ان امور کو جانچ کر کے ان کی طرف متوجہ نہ ہوں اور مسلکِ قریبہ سے ذریعہ توجہ کو ملحوظ رکھ کر ان کے شیوع سے ضرور پرہیز فرمائیں۔ وَقَاعَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

اثرِ دُعا میں تاخیر کے اسباب

قرآن مجید اور احادیث و آثارات اور کالمین کے کلام سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اب اگر اس کے ظہور اثر میں تاخیر ہو تو ہرگز بد دل نہ ہو جیسا کہ عوام کا قاعدہ ہے۔ برسوں ظاہری سبب کی امیداری کرنے میں جان کھپائیں۔ کسی حاکم نے جہاں کہہ دیا کہ ”تمہارا خیال رکھیں گے“ تو مدتوں بنگلے اور کچھری کی خاک چھاننے میں ہرگز نہ اکتائیں اور اس رحم الراحمین رب العالمین (جس کے بغیر حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا) کی درگاہ میں دو دن بھی دُعا کی اور ظہور اثر نہ ہوا تو منہ سے دو چار مہل کلمے کہہ کر الگ ہو بیٹھیں گے۔ دعا و نیز دُعا بتانے والے کے حق میں کچھ بے توقیری کے الفاظ بول اٹھیں گے۔ ایسے فاسد خیالات سے مسلمانوں کو پرہیز رکھنا چاہئے۔ اور اگر ظہور اثر دُعا میں تاخیر پائیں تو اول قبولیت دُعا کی شرطوں میں غور کریں کہ پوری طور سے ادا کی گئی ہیں یا نہیں، اگر کسی شرط میں قصور رہا ہو تو اسے دور کریں۔ اور اگر شرائط ادا ہونے پر بھی تاخیر ہو تو اسی میں اپنی بہتری سمجھیں اور بے صبری کے الفاظ منہ سے ہرگز نہ نکالیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ دُعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی کرنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یوں نہ کہے کہ میں نے بہت دُعا مانگیں مگر قبول نہیں ہوئیں پھر تھک کر بیٹھ رہا اور دعا مانگنی چھوڑ دی۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس نے قبولیتِ دعا کی کون کون صورتیں مقرر فرمائی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

ابن سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا مانگتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک بات ضرور عطا کرتا ہے (۱) یا تو دنیا ہی میں اس کا سوال پورا کر دیتا ہے (۲) یا ذخیرہ کرتا اس کی آخرت کے لئے یعنی اس کا بدلا آخرت میں عطا کرے گا (۳) یا اس کے مانند اس سے کوئی بلا دور کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا اثْرٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا أَحَدَى ثَلَاثَةٍ خَصَالٍ إِمَّا أَنْ يَعْجَلَ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدْخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَى وَإِمَّا أَنْ يُصَرِّفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا۔

فیوضِ رحمانی میں ہے کہ ملا علی قاری حاکم سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے مسلمان بندے کو اپنے روبرو کھڑا کرے گا اور کہے گا کہ میرے بندے میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تو دعا کیا کرتا تھا۔ بندہ عرض کرے گا کہ ہاں میں دعا کیا کرتا تھا۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیری سب دعائیں قبول کیں فلاں فلاں مشکل کے لئے جو تو نے دعا کی تھی اُسے تو میں نے اسی وقت حل کر دیا تھا یعنی دنیا ہی میں اس کا ظہور ہو گیا تھا۔ بندہ اُس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں امر کے لئے جو تو نے دعا کی تھی اور اس کی قبولیت کا اثر تو نے نہیں دیکھا تھا اس کے عوض میں نے جنت میں تیرے لئے

یہ ذخیرہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس قدر دعائیں بندہ
 مؤمن نے دنیا میں کی ہوں گی خداوند تعالیٰ سب کو بیان کرے گا اور ہر ایک
 کے ثمرہ کو بتلے گا کہ یا تو دنیا میں دیا گیا یا آخرت کے لئے ذخیرہ کیا گیا۔ اُس
 وقت مسلمان بندہ کہے گا کاش کسی دُعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوتا یعنی جب
 اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو بیان فرمائے گا جو جنت میں اس کی دُعا کی وجہ سے ذخیرہ
 کی گئیں۔ اُس وقت یہ آرزو کرے گا کہ جن دُعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر ہو گیا
 کاش وہاں نہ ہوتا اور آخرت ہی کے لئے جمع رہیں تو خوب ہوتا۔ خلاصہ
 یہ ہے کہ وہ ارحم الراحمین رؤف ورحیم وعلیم بندہ کی حالت نیک و بد کو بندہ
 سے زیادہ جانتے والا ہے اور اُس پر اُس سے زیادہ مہربان ہے اُس کے
 علم میں بندہ کے لئے جو مناسب و مفید ٹھہرتا ہے وہی کرتا ہے۔ اُس کو
 یوں سمجھنا چاہئے کہ جس طرح چھوٹا بچہ اپنے شفیق مرنے سے کوئی چیز مانگتا ہے
 اور وہ دانا مرنے کہیں تو وہی چیز دے دیتا ہے جو اُس نے مانگی تھی اور جب
 وہ ایسی چیز طلب کرتا ہے جو اُس کے حق میں مضر ہے تو وہ بعینہ چیز نہیں دیتا
 بلکہ دوسری چیز اس سے عمدہ دے کر خوش کرتا ہے۔ اور اگر بد ہضمی کے وقت
 وہ بچہ کھانے کو مانگتا ہے تو اس وقت کھانے کی کوئی چیز نہیں دیتا دنیا کے
 بعد جب اچھا ہو جاتا ہے تو دیتا ہے۔ اسی طرح خداوند تعالیٰ جو سب مہربوں
 سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندہ کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

یہ معاملہ عام بندوں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں انبیاء کرام صلوٰۃ
 اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِي مِنْ اَهْلِي
 وَ اِنَّ وَ هَذَا لَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ۔ حضرت نوح علیہ السلام
 نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی اے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تو احکم الحاکمین ہے۔ مگر قبول نہ ہوئی بلکہ ایک قسم کا عتاب ہوا فلا تَسْأَلُنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ وَإِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ یعنی ایسی چیز نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو نادانوں میں نہ ہو۔ مقررین کے لئے ایسا خطاب بڑا عتاب ہے اسی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے بعد خدا سے پناہ مانگی اور مغفرت و رحمت طلب کی رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَسِرِينَ ہ اسے رب میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس امر سے جو کچھ مجھ کو معلوم نہ ہو اُس کو تجھ سے پوچھوں (یعنی سوال کروں) اور اگر تو نہ بخشے مجھ کو اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں ہوں خرابی والوں سے۔

اس آیت سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ بندہ کوئی چیز اپنے علم میں مفید سمجھ کر خداوند تعالیٰ سے مانگتا ہے اور وہ علیم و حکیم جانتا ہے کہ یہ اُس کے حق میں مُضِر ہے اس لئے قبول نہیں فرماتا ہے

بِسْ دُعَا بِلِکَانَ زِيَانٍ اسْتِ هَلَاکِ وَ زِکْرَمِ تَانِشْنُو دِ يَزْدَا اِ پَاکِ
مِصْلِحِ اسْتِ وَ مِصْلِحَتِ رَا دَا نِدَاوِ کَا دُعَا رَا بَا زِ مِیْ گِر دَا نِدَاوِ
وَ اِ دُعَا گُو بِنْدَه شَا کِ مِی شُو دِ مِی بَر دِ نَظِنِ بَدِ وَا اِ بَدِ بُو دِ

اس پر بھی اس کی کمال نوازش و رحمت ہے کہ دُعا کو رد نہیں فرماتا بلکہ اس کے عوض کا وعدہ فرماتا ہے کہ اس کا عوض آخرت میں دیا جائے گا یا اُس سے دنیا ہی میں کوئی بھاری بلا دُور کر دی جائے گی جو اُس کی شانِ رحیمی کے مقتضائے ہے ع

کرم ماں باپ سے اس کا ہے افزود

بیشک وہ رب العالمین وارحم الراحمین اپنے بندوں پر پدر مہربان سے زیادہ شفیق و مہربان ہے اور غنی بھی ایسا ہے کہ اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور بندے سے کسی قسم کی حاجت بھی نہیں رکھتا پھر باوجود ان سب باتوں کے بندے کے سوال کا پورا نہ کرنا بجز بندے کے فائدے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُءُوفٌ رَّحِيمٌ۔

دُعَاؤں کے استعمال کے طریقے

- دُعائیں چند طور پر عمل میں لائی جاتی ہیں جن میں سے اکثر یہ ہیں۔
- (۱) وظیفے کے طریق پر یعنی وقت معینہ پر پڑھی جائیں۔
 - (۲) وقت حاجت حصول منفعت یا ردِ بلا کے لئے پڑھی جائیں۔
 - (۳) صاحب آفت پر پڑھ کر دم کی جائیں جسے رقیہ کہتے ہیں۔
 - (۴) خود مبتلا درد وغیرہ کی جگہ ہاتھ رکھ کر ان کو پڑھے یا صرف پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔
 - (۵) کاغذ یا کسی اور چیز پر لکھ کر صاحب آفت کو لٹکانے کے لئے دی جائیں جسے عرف میں تعویذ کہتے ہیں۔
 - (۶) پانی یا کسی دوسرے ماکولات و مشروبات پر دم کر کے صاحبِ اَلْم کو کھلانے یا پلانے کے لئے دی جائیں۔
 - (۷) تشتزی یا کسی اور چیز پر لکھ کر اور ان کو پانی وغیرہ سے دھو کر مبتلا کو پلایا جائے یا حلوہ وغیرہ پر لکھ کر کھلانے کے لئے دی جائیں۔
- اب ہر ایک کا ثبوت احادیث صحیحہ و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم و اقوال و معمولات سلف صالحین سے پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) ثبوت و طیف

یعنی وقت معین میں پڑھنے کا ثبوت

ابن زبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو اس حالت میں کہ پیروں کو موڑے ہوئے بیٹھے رہتے سبحان اللہ و بحمد اللہ استغفر اللہ، کان تو آبا کو تشریح کرتے پڑھتے اور فرماتے کہ سات سو کے بدلے میں ہے۔

عبداللہ بن خبیب روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بہت اندھیری رات و بارش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ آپ نے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں۔ فرمایا قل ہو اللہ احد اور معوذتین کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو ہر شے سے کفایت کرے گی یعنی ہر برائی تم سے دور رہے گی۔

عَنْ ابْنِ زَمِيلٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِ اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ سَبْعِينَ بِسَبْعِ مِائَةٍ (عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ).

أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطْرًا وَظُلْمَةً شَدِيدَةً نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تَصْبِحُ وَحِينَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (مشکوٰۃ)

(۲) حصولِ منفعت یا رَوِّ بلا کے لئے پڑھنے کا ثبوت

عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

ابن سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزِمْتَنِي
 دِيُونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ
 أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَقَضَى
 عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ
 بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ
 وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ
 وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
 الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ
 قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ
 فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي وَ
 قَضَى عَنِّي دَيْنِي -

(ابوداؤد)

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
 سلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کو بہت
 سے غم اور قرض لاحق ہوئے ہیں آپ
 نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی دعا سکھا دوں
 کہ جب تو اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم
 دور کرے اور تیرا قرض تجھ پر سے ادا کرے
 اس نے عرض کیا کہ فرمائیے آپ نے
 فرمایا کہ ہر صبح و شام کو پڑھا کر اللھم
 اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ لِغَلَبَةِ الدَّیْنِ
 تیری پناہ مانگتا ہوں فکر سے اور غم سے
 اور تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور
 کاہلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی
 اور بخالت سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں
 قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے قہر
 سے۔ اس شخص نے بیان کیا کہ جب
 میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرا

غم دور کر دیا اور میرا قرض بھی ادا کر دیا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ كَوَيْدِعُ
 بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ (سنن حسین) جب
 کسی مرد مسلمان نے کسی بارے میں کبھی اس آیت سے دعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ
 نے اس کی دعا قبول ہی فرمائی ہے یعنی روائے حاجت اور دفع بلیات

کے لئے بذریعہ اس آیت کے دُعا مانگنی مقبول ہوتی ہے۔ نقل کیا اس کو
ترندی، نسائی حاکم، احمد، بزار، ابویعلیٰ نے۔ (ظفر جلیل)۔

(۳) دُعا کو پڑھ کر دم کرنے اور بدن پر پھیرنے کا ثبوت

عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب کو
جب سونے کے لئے بستر پر تشریف
لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع
فرماتے اور ان پر دم کر کے قل ہو اللہ
أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو پڑھتے۔
پھر دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو
سکتا پھیرتے۔ شروع ہر اور
مُنہ اور بدن کے اگلے حصہ سے کرتے
اس کو تین مرتبہ کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى
إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ
كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ
فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ
أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ
أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ
بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ
يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ
وَمَا أَمَّا قَبْلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ
ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (مشکوٰۃ)

فائدہ: پہلے دم کرتے پھر پڑھتے، اس لئے کہ ساحروں کے
ساتھ مشابہت نہ ہو یا یہ معنی ہوں کہ دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے دم کرنے
کا ارادہ کرتے پھر پڑھ کر دم کرتے۔ اس صورت میں دم کرنا پڑھنے کے بعد
ہوگا۔ فقیر کہتا ہے کہ قرأت سے پہلے دم کرنے کا کوئی قائل نہیں
ہے تو معنی تم نفث کے یہ ہیں کہ دم کرنے کے ارادہ سے کذا فی الحسرت۔
خیر متین۔

(۴) صاحبِ آفت پر پڑھ کر دم کرنے یعنی رقیہ کا ثبوت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اتَّوَعَلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ
 الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤْهُمْ فَبَيْنَمَا
 كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ
 أَوْلَادِكَ فَقَالُوا هَلْ
 مَعَكُمْ دُقَاءٌ أَوْ رَاقٍ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اصحاب میں سے عرب کے قبیلوں میں
 سے ایک قبیلہ میں گئے۔ اُن قبیلہ والوں
 نے ان لوگوں کی مہمانی نہیں کی اس اثنا
 میں اُن کے سردار کو بچھو نے کاٹا وہ اُن
 کے پاس آئے اور کہا کہ تمہارے پاس
 کوئی دوا ہے یا کوئی جھاڑنے والا ہے۔

۱۔ دم کرنے کا طریقہ۔ بعض حدیث میں رقیہ کے لئے نفث کا لفظ آیا ہے
 یعنی رقیہ پڑھ کر پھونک دے اور بعض حدیث میں تفل کا لفظ آیا ہے یعنی رقیہ پڑھ کر
 تھوک جمع کر کے تھوک تھوکا دے۔ امام نووی علیہ الرحمۃ نے اس کے متعلق علماء کے مختلف
 اقوال نقل کئے ہیں جن سے نفث کے معنی پھونکنے اور تفل کے معنی تھوک تھوکانے کے۔
 اور اس کے برعکس معنی بھی معلوم ہوتے ہیں لیکن امام ممدوح نے جو عبارت اس فعل کے
 فائدہ کے متعلق لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوک تھوکا نا بہتر ہے فائِدَةُ التَّفْلِ
 التَّبَرُّكُ بِتِلْكَ الرُّطُوبَةِ وَالْهُوَاءِ وَالنَّفْسِ الْمُبَاشِرَةِ لِلرُّقِيَّةِ وَالذِّكْرِ
 الْحَسَنِ لَكِنْ قَالَ كَمَا تَبَرُّكُ بِعَسَائِهِ مَا يَكْتُبُ مِنَ الذِّكْرِ وَالْأَسْمَاءِ
 الْحَسَنِيَّةِ - تفل کا فائدہ اس رطوبت (تھوک) اور ہوا سانس سے جو رقیہ اور ذکر حسن
 کے ساتھ ملے ہیں برکت لینا ہے جیسا کہ ذکر اللہ اور اسمائے الہی کو (باقی حاشیہ ص ۶۸ پر)

ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں لیکن تم لوگوں نے ہماری دعوت نہیں کی ہم بھی جب تک کہ کچھ اجرت نہ مقرر کرو گے اس وقت تک کوئی تدبیر نہ کریں گے۔ اس پر ان لوگوں نے بکری کا ایک گلہ اجرت مقرر کی۔ ان میں سے ایک صاحب نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کیا اور تھوک کو منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک تھوکا دیا۔ وہ اچھا ہو گیا۔

فَقَالُوا نَعْمَ اِذْ كُنَّا لَكُمْ
تَقَرُّونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى
تَجْعَلُوْا لَنَا جَعْلًا
فَجَعَلُوهُمْ قَطِيعًا
مِّنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ
يَقْرَأُ اَمْرَ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ
بُرَاقَةَ وَيَتَفَتَّلُ فَبَرَأَ
الْآيَةَ - (مُحَمَّد)

(ص ۶ کا باقی حاشیہ) کسی چیز پر لکھ کر اس کے غسالہ (دھون) سے برکت لی جاتی ہے۔ رطوبت اور ہوا دونوں کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ رقیہ کو پڑھ کر تھوک تھوکا دینا چاہیے کیونکہ تھوک تھکانے میں رطوبت اور ہوا دونوں خارج ہوتے ہیں بخلاف پھونکنے کے۔ ہمارے مولانا و مرشدنا پیر و سنت نبویہ و واقف اسرار علیہ و خفیہ مولانا فضل رحمن قدس سرہ کا بھی یہی معمول تھا کہ آپ پڑھنے کے بعد تھوک تھوکا دیتے تھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۳۔ لغت میں رقیہ کے معنی منتر اور افسوں کے ہیں اور اصطلاح شرع میں رقیہ ان آیات قرآنیہ اور اسمائے الہی اور ادعیہ استعاذہ کو کہتے ہیں جنہیں پڑھ کر بیمار وغیرہ پر دم کرتے ہیں یعنی جھاڑتے ہیں جیسا کہ تصریح کی ہے عینی شارح بخاری نے ابن اثیر کے قول سے۔ اس باب میں احادیث بکثرت وارد ہیں اور گو بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رقیہ ناجائز ہے لیکن محدثین اور ائمہ متقدمین نے کثرت حدیث دربارہ جواز رقیہ کو دیکھ کر بہ دلائل و وجوہات اس امر پر اجماع کر لیا ہے کہ آیات قرآنیہ و اسمائے الہی اور ادعیہ استعاذہ (رقیہ) کو پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ ذیل میں معلوم ہوگا عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَتْ أَنْفَثُ عَلَيْهِ (باقی حاشیہ ص ۶۹)

(ص ۶۸ کا باقی حاشیہ) وَأَمْسَكَ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَكْظَمَ بَرَكَةٍ يَدِي -
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 گھر میں بیمار ہوتا تو آپ اُس پر معوذات یعنی سورۃ قل أعوذ برب الفلق قل أعوذ برب الناس
 دم کر دیا کرتے تھے۔ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو میں آپ کے دست مبارک پر ان
 سورتوں کو دم کر کے بدن مبارک پر مل دیتی تھی۔ آپ ہی کے ہاتھ پر دم کرنے کی وجہ یہ تھی
 کہ وہ میرے ہاتھ سے زیادہ تبرک تھے۔ اس حدیث کے تحت میں امام نووی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے
 ہیں فِيهِ اسْتِحْبَابٌ فِي الرُّقِيَةِ وَقَدْ اجْتَمَعُوا عَلَى جَوَازِهِ وَاسْتِحْبَابِهِ الْجَمْعُ وَرَدُّ
 مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ - اس حدیث میں رقیہ کا استحباب و جواز ہے
 اور علمائے اہل سنت نے اس کے جواز پر اجماع کیا ہے۔ اور صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے جمہور
 علمائے رقیہ کو مستحب کہا ہے۔ اور امام مدوح نے ایک اور مقام پر اس مسئلہ کو اس عبارت
 میں بیان کیا ہے وَقَدْ نَقَلُوا الْإِجْمَاعَ عَلَى جَوَازِ الرُّقِيَةِ بِالْآيَاتِ وَادِّكَارِ
 اللَّهِ تَعَالَى قَالَ الْمَازِرِيُّ جَمِيعُ الرُّقِيَةِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَتْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ
 يَذَكِّرُهَا وَمَنْهِيٌّ عَنْهَا إِذَا كَانَتْ بِاللُّغَةِ الْعَجَمِيَّةِ أَوْ بِمَا لَا يَدْرِي مَعْنَاهُ
 أَنْ يَكُونَ فِيهِ كُفْرٌ - لوگوں نے آیات اور اذکار اللہ کے ساتھ رقیہ کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے۔
 مازری نے کہا کہ جمیع رقیہ جو کتاب اللہ و ذکر اللہ کے ساتھ ہو جائز ہے اور ناجائز وہ رقیہ ہے جو
 غیر عربی زبان میں ہو یا جن کے معنی معلوم نہ ہوں (کیونکہ) ممکن ہے کہ اُس میں کفر و شرک ہو۔
 حدیث اور اقوال محدثین سے پوری طور سے ثابت ہو گیا کہ آیات قرآنی و اسمائے الہی
 اور ادعیہ استعاذہ کو پڑھ کر دم کرنا یعنی اُن سے جھاڑنا درست بلکہ مسنون ہے۔ اس بات میں اس
 قدر حدیثیں وارد ہیں کہ جن کا یہاں پر جمع کرنا طوالت سے خالی نہیں۔ اور حدیث میں جس رقیہ کی
 نسبت ممانعت آئی ہے وہ وہ ہیں جو غیر عربی زبان میں ہوں اور جن کے معنی معلوم نہ ہوں
 کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں کفر و شرک کی باتیں ہوں۔

(۵) درد کی جگہ خود مبتلا کے ہاتھ رکھ کر پڑھنے یا صرف پڑھ کر دم کر لینے کا ثبوت

عثمان بن العاص الثقفی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب
میں مسلمان ہوا ہوں اپنے جسم میں
درد پاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ
درد کی جگہ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ
اور سات مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْخَرِیْعِیِّ
پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اور اس کی قدرت
سے اُس چیز کی بُرائی سے جس کو میں معلوم
کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی
سے)۔

عَنْ عُمَانَ بْنِ الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ
أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَعَا يَجِدُ فِي جَسَدِهِ
مِنْذُ اسْتَلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ
مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ
ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ
بِاللَّهِ وَقَدْ رَتِبَهُ مِنْ شَرِّ مَا
أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔

أَوْ يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفَعُ (حصن حصين)
یادرد والا اپنے اوپر قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور قل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھنے اور خود دم کرے۔

(۶) ثبوت تعویذ

نفت میں تعویذ کے معنی پناہ دینے اور پناہ میں لانے کے ہیں اور
اور اصطلاح میں آیات قرآنی یا اسمائے الہی کو جو لکھ کر گلے یا بازو میں لٹکانے
اور بانہہ کو دیتے ہیں اُسے تعویذ کہتے ہیں جس کا ثبوت اس حدیث سے

بخوبی ظاہر ہے۔

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ڈرے یا گھبرائے یا نیند اچٹ جائے تو اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كَوَيْحَضُرُونَ تک پڑھے پس اس دُعا کی بدولت یہ بلیات ضرر نہ پہنچائیں گے۔ اور عبد اللہ ابن عمرو بن العاص کا دستور تھا کہ یہ دُعا اپنے سمجھدار بیٹوں کو سکھا دیتے تھے اور جو لڑکا عقل نہ رکھتا تھا تو اس دُعا کو ایک کاغذ پر لکھ کر اُس کے گلے میں لٹکارتے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فليقلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيُعَلِّمُهَا مَنْ يَلُغُ مِنْ وُلْدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَدِّقٍ ثُمَّ عُلِقَهَا فِي عُنُقِهِ رواه ابوداؤد والترمذی (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے تعویذ کا ثبوت ظاہر ہے مگر جو شخص کہ پڑھ سکے اُس کو پڑھنے ہی کے لئے ہدایت کرنی بہتر ہے ہاں جہاں اس قسم کی دقت ہو تو تعویذ لکھ کر دینا جائز ہے ہمارے مولانا و مرشدنا قطب الزمان مولانا فضل رحمن علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی یہی معمول تھا کہ آپ لوگوں کو زیادہ تر کچھ پڑھنے ہی کے لئے فرما دیا کرتے تھے اور شاذ و نادر تعویذ لکھ کر بھی دے دیتے تھے۔

اے ترجمہ :- میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے پورے کلموں یعنی کلمات اہل ابراہیم کے اس کے غصہ اور اُس کے عذاب اور اس کے بندوں کی بُرائی اور شیطانوں کے دوسروں اور ان کے اپنے پاس حاضر ہونے سے۔

(۷) پانی یا کسی دوسرے ماکولات و مشروبات پر دم کر کے کھلانے اور پلانے کا ثبوت

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بارش کا پانی۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سیواقی کا پانی لیا اور اس پر سورۃ الحمد، آیتہ الکرسی، قل هو اللہ احد، معوذتین۔ ہر ایک کو ستر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کیا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ جو شخص اس پانی سے سات دن تک صبح کے وقت پئے گا خداوند تعالیٰ اس کے پینے والے کے بدن سے ہر بیماری کو دور کر دے گا۔ اور اس بیماری سے اسے صحت بخشنے گا اور اس کی رگوں، گوشت، ہڈیوں تمام بدن سے اس بیماری کو دور کر دے گا۔

رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنْ مَاءِ الْمَطَرِ وَفِي رِوَايَةٍ مَطَرِ نَيْسَانَ وَقَرَأَ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ سَبْعِينَ مَرَّةً وَقَالَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْتَ جِبْرَائِيلُ جَاءَنِي وَأَخْبَرَ مِنِّي أَنْ مَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ مُتَوَالِيَاتٍ بِالْغَدَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ يُبْحَثُهُ يَدْفَعُ عَنِ الذِّي يَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ كُلَّ دَاءٍ فِي جَسَدِهِ وَيُعَافِيهِ مِنْهُ وَيُخْرِجُهُ مِنْ عُرْوَقِهِ وَكُحْمِهِ وَعَظْمِهِ وَجَمِيعِ أَعْضَائِهِ -

(کذا فی تفسیر الفاتحة خزینة الأثر ارضی)

جب پانی پر دم کر کے استعمال میں لانے کا حکم آگیا تو اس پر قیاس

کر کے ہر پاک چیز پینے کی ہو یا کھانے کی اُس پر دم کر کے مریض کو کھلانا اور پلانا درست ہے جیسا کہ متقدمین و متاخرین علمائے اسلام کا مسلک رہا ہے۔ اس کتاب میں بھی مختلف جگہ علمائے کرام کا طرز عمل اس کے مطابق ملے گا۔

(۸) تشتری وغیرہ پر لکھ کر اور اس کو دھو کر پلانے یا حلوہ وغیرہ کی قسم میں سے کسی چیز پر لکھ کر کھلانے اور پلانے کا ثبوت

جس نے سورہ یسین کو لکھ کر (اور دھو کر) پیا اُس کے دل میں ہزار نور اور ہزار برکت اور ہزار دوا داخل ہوئی اور ہزار بیماریاں اُس سے دور ہوئیں۔

نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شرح المہذب میں لکھا ہے کہ اگر قرآن تختی یا کسی برتن پر لکھا جائے اور اس کو دھو کر مریض کو پلایا جائے تو حسن بصریؒ، مجاہدؒ، ابو قلابہؒ، اوزاعیؒ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور نخعیؒ نے اس کو مکروہ جانا ہے۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب کے مقتضائے ہے کہ اس میں کچھ ہرج نہیں جیسا کہ قاضی حسین اور ہنوی وغیرہ نے کہا کہ اگر قرآن حلوہ یا کسی اور کھانے کی چیز پر لکھا جائے

مَنْ كَتَبَ يَسِينَ ثُمَّ شَرِبَهَا دَخَلَ فِي جَوْفِهِ أَلْفُ نُورٍ وَأَلْفُ بَرَكَةٍ وَأَلْفُ دَوَاءٍ وَخَرَجَ مِنْهُ أَلْفُ دَاءٍ (کنز العمال)۔

قَالَ النَّوَوِيُّ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمَهْذَبِ لَوْ كَتَبَ الْقُرْآنُ فِي لَوْحٍ أَوْ إِنَاءٍ ثُمَّ غَسَلَهُ وَسَقَاهُ لِمَرِيضٍ فَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَأَبُو قِلَابَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ التَّخَعِيُّ (قَالَ) وَمُقْتَضَى مَذْهَبِنَا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ فَقَدْ قَالَ الْقَاضِي حُسَيْنٌ وَالْبَغَوِيُّ وَغَيْرُهُمَا لَوْ كَتَبَ قُرْآنًا عَلَى حَلْوَى أَوْ طَعَامٍ

فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ (وَذَكَرَ)
 الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ
 أَنَّ يَكْتُبَ لِلْمُصَابِ وَ
 غَيْرِهِ مِنَ الْمَرْضَى شَيْءٌ
 مِّنْ كِتَابِ بِالْمَدَادِ الْمُبَاحِ
 وَيُغْسَلُ وَيُسْقَى. (خزینۃ الاسرار)

تو اُس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔
 اور امام احمد وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ
 مصیبت زدہ وغیرہ مریضوں کے لئے کتاب
 اللہ یعنی قرآن کی کوئی آیت۔ مباح و پاک
 چیزوں کی روشنائی سے لکھی جائے اور
 دھو کر پلائی جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔

قبولیتِ دُعا کے اوقات

یعنی وہ اوقات جن کی نسبت حدیث میں آیا ہے کہ ان وقتوں میں
 دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اُن آداب کے ساتھ کی جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔
 (۱) شب قدر۔ اس رات کو یہ فضیلت ہے کہ تمام رات اس میں دُعا
 قبول ہونے کی امید کامل ہے اور سوا اس کے اور راتوں میں صرف ایک ساعت
 ہے اُس میں جو دُعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے رہی یہ بات کہ شب قدر کب
 ہوتی ہے اس میں بہت اختلاف ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ عمدہ اور مختار
 یہ ہے کہ تمام سال کی راتوں میں دائر ہے لیکن رمضان شریف کے عشرہ اخیرہ میں
 خصوصاً اس کی طاق راتوں میں اُس کی زیادہ امید ہے اور ستائیسویں شب کو غالباً
 اس کا وقوع ہوتا ہے۔

(۲) ایام حج میں عرفہ کے دن یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ خصوصاً پھر
 کے بعد عرفات کے میدان میں اور یہ شخص احرام باندھے ہو۔
 (۳) رمضان شریف کا مہینہ (۴) جمعے کی رات (۵) جمعے کا دن۔

لے یعنی تمام سال میں کبھی کسی رات میں ہوتی ہے اور کبھی کسی رات میں ایک خاص رات میں کبھی کسی رات میں۔

(۶) اخیر کی آدھی رات (۷) شروع رات کی تہائی (۸) اخیر رات کی تہائی (۹) اخیر رات کی تہائی کا بیچ (۱۰) سحر کا وقت صبح صادق سے کچھ پہلے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب تہائی رات باقی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی بندوں کے حال پر نہایت متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے اس وقت دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے میں اسے بخشوں۔ غرض کہ آخر کی شب نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت جاگنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے اگر اس وقت اور کچھ نہ ہو تو استغفار کرے اور اللہ کے آگے عاجزی کرے اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر روئے اگر بے تکلف روانہ آئے تو تکلف سے روئے۔

علامہ جزیریؒ لکھتے ہیں کہ قبولیت کے جتنے اوقات اوپر بیان کئے گئے ہیں اس میں جمعے کی ساعت میں امید قبولیت کی زیادہ ہے مگر اس ساعت کی تعیین میں بہت اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تو جس وقت امام خطبے کے لئے آتا ہے اس وقت سے لے کر جب تک نماز پوری ہو۔ یا شروع نماز سے سلام پھیرنے تک۔ یا عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک یا صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک۔ یا آفتاب کے تھوڑا ڈھلنے کے بعد سے جب تک ایک ہاتھ سایہ ہو جائے یعنی سایہ اصلی کے سوا۔ یا جس وقت امام سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے آمین کہنے کے وقت تک۔ یا روز جمعہ کی آخری ساعت۔ غرض کہ باختلاف اقوال ان اوقات میں وہ ساعت ہے۔ یہاں دو امر اور سمجھ لینا چاہئے اول یہ کہ جس بزرگ نے جو وقت اس کا بیان کیا ہے اس سے غرض یہ ہے کہ ان وقتوں کے اندر وہ ساعت ہے اگرچہ بہت چھوٹی سی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ

وہ تمام وقت قبولیت کی ساعت ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت ایک ہی وقت معین میں سب جگہ نہیں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بلحاظ مختلف لوگوں کے اُسے مختلف اوقات میں رکھا ہے، چنانچہ ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں فَهَذِهِ السَّاعَةُ الرَّمَانِيَّةُ تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْحَالَاتِ الْمَكَانِيَّةِ فَالتَّحْقِيقُ أَنَّ الشَّارِعَ اعْتَبَرَ السَّاعَةَ فِي حَقِّ كُلِّ قَوْمٍ بِالنِّسْبَةِ إِلَى زَمَانِ صَلَاتِهِمْ اور وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ حاصل کلام اس باب میں یہ ہے کہ وہ ساعت ہمیشہ ایک وقت خاص میں نہیں ہوتی بلکہ جمعے کے مختلف اوقات میں دائر ہے لیکن عصر کے آخری ساعت میں اکثر ہوتی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت کا بہت خیال رکھتی تھیں، جب یہ وقت آتا تھا تو دُعا مانگا کرتی تھیں۔

قبولیتِ دُعا کی حالتیں

یعنی وہ حالتیں جن میں دُعا قبول ہوتی ہے (۱) اذان کی حالت یعنی جس وقت اذان کہے یا سُنے (۲) اذان اور تکبیر کے درمیان میں (۳) تکبیر کہنے کے وقت (۴) حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْقَلْبِ کے بعد۔ مگر یہ اُس کے لئے ہے جس پر کوئی باطنی غم یا ظاہری مصیبت آپڑی ہو۔ (۵) جس وقت امام وَاَلَا الضَّالِّينَ کہتا ہے (۶) جس وقت جہاد کے لئے رخصت کھڑی ہوں۔ (۷) جس وقت گھمسان کی لڑائی ہونے لگے یعنی جہاد میں (۸) فرض نماز کے بعد مگر جن فرضوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے وہاں زیادہ دیر نہ کرے (۹) سجدے کی حالت میں مگر حنفیہ کے نزدیک نماز کا سجدہ ہونا چاہیے کیونکہ نماز سے علیحدہ دعا کے لئے کوئی سجدہ نہیں آیا ہے البتہ نماز کے سجدے میں دُعا کرنی مستحب ہے مگر ہاں دُعا میں اس قسم کا مطلب نہ ہو

جو انسان سے مانگ سکتے ہیں مثلاً یوں کہے کہ میرا نکاح کر دے مجھے رُٹنی دے
مجھے کپڑا دے اس سے نماز لُٹ جاتی ہے۔ دُعا میں وہ مطلب مانگے جو اللہ
ہی سے مانگ سکتا ہو۔ (۱۰) قرآن مجید کی تلاوت کے بعد خصوصاً ختم کے
وقت کیونکہ وقت نزولِ رحمتِ الہی کا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ پانچ
وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ قرآن پڑھنے کے وقت اور
جہاد میں جب طرفین لڑتے ہوئے مل جاتے ہیں اور جب مینہ برستا ہے
اور جس وقت مظلوم دُعا مانگتا ہے اور جس وقت اذان ہوتی ہے (۱۱) زمر
پینے کے وقت دُعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ حدیث صحیح میں وارد ہے
کہ آپ زمر زمر جس کام کے لئے پیا جائے گا بلکہ جس ارادے سے پیے گا اللہ
اُسے پورا کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمر کے پینے کا ارادہ
کرتے تھے تو یہ دُعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
وَاسْعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔ اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور روزی
فراخ اور ہر بیماری سے شفا چاہتا ہوں ظاہری ہو یا باطنی ہو۔ (۱۲) جس وقت
اس مریض کے پاس جائے جو قریب الموت ہو (۱۳) جب مرنے کے بعد مرنے
کی آنکھیں بند کی جاتی ہیں (۱۴) جب مرغ بانگ دے ان وقتوں میں دُعا قبول
ہوتی ہے (۱۵) جہاں مسلمانوں کا مجمع ہو جیسے جمعے کے دن یا عید کے دن یا
عرفات پر۔ کنز العباد میں ہے کہ کم سے کم سو مسلمان ہوں اور جس قدر زیادہ
مجمع ہو اُس قدر زیادہ قبولیت کی امید ہے۔ (۱۶) جہاں ذکر الہی کی مجلس ہو مثلاً
علم دین پڑھتے پڑھاتے ہوں و عظ و نصیحت کی مجلس ہو تلاوت قرآن مجید
کی ہوتی ہو (۱۷) مینہ برسنے کے وقت (۱۸) کعبہ شریف کو دیکھنے کے وقت
(۱۹) سورۃ النعام میں جس جگہ لفظ اللہ کا دو مرتبہ ملا ہوا آیا ہے ان کے درمیان

میں یعنی یہ مقام رَسُلُ اللّٰهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ علامہ جزیری لکھتے ہیں کہ اکثر علمائے دین سلف نے اس کو مجرب کہا ہے (۲۰) جس وقت اپنے قلب میں رِقَّت پائے اس وقت دُعا کو غنیمت جانے (۲۱) جس وقت سونے سے آنکھ کھلے اور یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی آنکھ کھلتے ہی اس کلمے کو پڑھے پھر جو دُعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

جن لوگوں کی دُعا غالباً قبول ہوتی ہے

(۱) مضطر یعنی جو کسی تکلیف اور سختی سے بے قرار ہو (۲) مظلوم جس پر کسی نے ظلم کیا ہو یہ دونوں شخص کیسے ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہوں مگر ان کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دُعا گفتن اجابت از در حق بہر استقبال می آید

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مظلوم کی دُعا کو اللہ تعالیٰ ابر رحمت

کے اوپر اُٹھاتا ہے اور اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

اور پروردگار فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ

نَدت بعد ہو۔ اضطراب اور مظلومیت حالت ایسی ہے کہ اُس وقت انسان بھی

اُس کی بُرائی پر نظر نہیں کرتا پھر بھلا وہ ارحم الراحمین کیونکر نظر کرے گا اور قرآن

مجید میں جو یہ ارشاد ہوا ہے وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلاَّ فِي ضَلٰلٍ یعنی کافروں

کی دُعا ضالِح اور بے کار ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ آخرت کی دُعا کچھ مفید

نہ ہوگی۔

(۳) باپ کی دُعا بیٹے کے لئے ابو داؤد اور ترمذی روایت کرتے ہیں کہ تین دُعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے باپ کی دُعا اور مسافر کی اور مظلوم کی۔

مسند فردوس میں ہے باپ کی دُعا بیٹے کے لئے ایسی ہے جیسے نبی کی دُعا امت کے لئے۔ جب باپ کی دُعا کا یہ حال ہے تو ماں کی دُعا بطریق اولیٰ قبول ہوگی۔ (حزہ شہین)

(۴) بادشاہ عادل۔ بیہقی روایت کرتے ہیں کہ تین شخصوں کی دُعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے اور مظلوم کی اور بادشاہ عادل کی (۵) صالح اور نیک شخص کی دُعا۔ (۶) جو کوئی ماں باپ کے ساتھ سلوک کرے اور ان کا حق ادا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اویس قرنیؓ تمہارے پاس آئیں گے اُن کی ماں ہے جس کے وہ مطیع اور فرمانبردار ہیں اور اس کا حق ادا کرتے ہیں اگر تم اپنی مغفرت کے لئے اُن سے دُعا کرا سکو تو کراؤ۔ حضرت عمرؓ جب اُن سے ملے تو حسبِ ارشاد انہوں نے اویس قرنیؓ سے دُعا مغفرت چاہی اور اویسؓ نے دُعا کی۔

(۷) مریض۔ حدیث میں ہے کہ جب تو مریض کے پاس جائے تو اُس سے دُعا کے لئے کہہ، کیونکہ بیمار کی دُعا ایسی ہے جیسے فرشتوں کی دُعا (۸) مسافر یعنی جس کا سفر اللہ کے لئے ہو مثلاً حج کے لئے یا دین کا علم سیکھنے کے لئے یا کسی ایسے مقام پر رہتا ہے کہ وہاں برائی سے بچ نہیں سکتا اُس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائے۔ (۹) روزہ دار جس وقت وہ افطار کرے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ پر حق ہے کہ تین دُعاؤں کو رد نہ فرمائے روزہ دار کی دُعا افطار کے وقت

منظوم کی دُعا یہاں تک کہ مدد طلب کرے۔ مسافر کی دُعا جب تک کہ وہ لوٹ آئے (۱۰) مسلمان کی دُعا اپنے بھائی مسلمان کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے۔

دُعا کے قبول ہونے کی علامت

دُعا مانگنے کے وقت خوفِ خدا طاری ہو اور بے اختیار رونا آجائے اور بدن کے روئیں کھڑے ہو جائیں اور کبھی بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اپنے تن بدن کی کچھ خبر نہیں رہتی اور بعد اس کے اطمینانِ قلب اور ایک قسم کی فرحت ہوتی ہے اور بدن ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا کندھوں سے بوجھ کسی نے اتار لیا ہے جب ایسی حالت پیدا ہو تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے توجہ دلی کو نہ اٹھائے اور اُس کی حمد و ثنا کرے اور یہ پڑھے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنَا فِي وَجَلَالِهِ وَبِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّلَاةُ** اور جو کچھ ہو سکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سے۔ کذا قال العلامة الجزري في العدة - (فیوض رحمانی)

قرآن پاک سے طلبِ شفا کی تاکید

فی زماننا جہاں دین کے اور کاموں میں یوں یا فیوما تنزل و انخطاط ہے وہاں اس امر میں بھی انخطاط و کمی ہے کہ اہل اسلام کا تمسک قرآن پاک اور حدیثِ نبوی سے کم ہوتا جاتا ہے۔ اس ادعیہ اور تعویذ وغیرہ میں بھی قرآن پاک سے تمسک فی زماننا کم ہے حالانکہ متقدمین صحابہ، تابعین، تبع تابعین وغیرہم رضوان اللہ علیہم کے حالات کو دیکھئے تو قرآن پاک و حدیث شریف کے سوا اور کوئی چیز ان کے عمل درآمد میں نہ تھی وہ اپنے دینی مسائل، تمدن و طرز معاشرت، مصیبت و آفت ہر قسم کی ضرورت میں انہیں سے فائدہ اٹھاتے تھے بس کے

علاوہ خود خداوند تقدس و تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا - تم سب جبل اللہ (خدا کی رسی) کو مضبوط تھامے رہو - معالم التنزیل میں امام بغویؒ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا ہے :-

قتادہ اور سدیؒ نے فرمایا کہ جبل اللہ سے مراد قرآن پاک ہے - اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبل اللہ قرآن مجید ہے اور قرآن نور روشن ہے اور شفا کے نافع ہے جس نے اس پر عمل کیا رکھا اُس کے لئے قوت اور جس نے اُس کی پیروی کی اس کے لئے نجات ہے -

حدیث شریف میں بھی اس کے بارے میں بہت کچھ ہدایت آئی ہے -

ابن قانعؒ ایک غنوی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اُس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفا چاہو اُس چیز سے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نفس کی حمد کی قبل اس کے کہ اپنے خلق کی تعریف بیان کرے اور شفا چاہو اُس چیز سے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نفس کی مدح کی - ہم لوگوں نے

قَالَ قَتَادَةُ وَالسُّدِّيُّ هُوَ الْقُرْآنُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ النُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ وَخُصْبَةٌ مَنْ تَمَسَّكَ وَنَجَاةٌ مَنْ تَبِعَهُ - (معالم التنزیل ص ۵۵)

(۱) أَخْرَجَ ابْنُ قَانِعٍ عَنْ رِجَالِ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْفُوا بِمَا حَمِدَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَ خَلْقَهُ وَبِمَا حَمِدَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ قُلْنَا

مَا ذَاكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَقُلُّهُ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ فَمَنْ لَمْ يَشْفِهِ الْقُرْآنُ
فَلَا شِفَاءَ اللَّهُ (خزینہ)۔

(۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ
السَّلَامُ يَقُولُ خَيْرُ الدَّوَاءِ
الْقُرْآنُ (ابن ماجہ)۔

(۳) وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ وَائِلَةَ
ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ رَجُلًا شَكَرَ إِلَى
النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَجَعَّ
حَلْقَهُ فَقَالَ عَلَيْكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
وَقَالَ الْقُرْآنُ هُوَ الشِّفَاءُ (کنز العمال و خزینہ)۔

(۴) وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُودِيهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ
أَيُّ أَسْتَكِي صَدْرِي قَالَ
اقْرَأِ الْقُرْآنَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ۔

(خزینہ ص ۶)

پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا ہے۔ آپ نے
فرمایا کہ سورۃ الحمد للہ اور قل ہو اللہ احد
پس جس شخص کو قرآن نے شفا نہ دی
اس کو خدا شفا نہ دے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ فرماتے تھے دواؤں میں عمدہ دوا
قرآن پاک ہے۔

وائلہ ابن الاسقع روایت کرتے
ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے درد گلو کی شکایت
کی آپ نے فرمایا تم قرآن پڑھو اور
فرمایا کہ قرآن شفا ہے۔

ابن مردویہ ابی سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص
آئے اور شکایت کی کہ میرے سینے میں
کچھ درد ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن پڑھو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَشِفَاءٌ لِمَا فِي
الصُّدُورِ۔ قرآن سینے کی بیماریوں
کے لئے شفا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تمہارے پاس دو شفا ہیں قرآن اور شہد۔
قرآن سے تبرک حاصل کرو کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے۔

(۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ (ابن ماجہ)۔
(۶) تَبْرَكَ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ كَلَامُ اللَّهِ - (کنز العمال)

آیت پاک اور ان تمام احادیث سے اس امر کی ہدایت اچھی طرح ثابت ہو گئی کہ مسلمانوں کو اپنی ہر حاجت بیماری وغیرہ میں کلام خداوندی یعنی قرآن پاک سے شفا چاہنا اور اس پر عمل درآمد رکھنا نہایت ضروری ہے اور اتباع سنت اسی میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس باب میں علمائے متقدمین ائمہ مجتہدین کے اقوال و تالیف

امام تمیمی فرماتے ہیں کہ تین آں کی خاصیتوں سے بے پروائی کرنے اور اُس کے اعتراف سے خفلیت کرنے سے بہت بچو۔ ورنہ دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھاؤ گے۔ خدا بچائے۔ وہ خدا جو سب سے زیادہ سچا ہے فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی۔ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اس میں ہر تر و خشک موجود ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ الشَّيْمِيُّ فَإِنَّكَ وَالتَّهَارُونَ بِخَوَاصِّ كِتَابِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْتَّهَارُ فِي الْإِعْتِقَادِ تَحْسُرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْعِيَادُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ وَهُوَ صَدَقَ الْقَائِلِينَ مَا فَزَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَكَذَلِكَ يَقُولُ وَلَا تَطِبُّوْا لَّا يَأْسِرُ إِلَّا فِي كِتَابِ مُبِينٍ۔

وَقَالَ (رَسُولُ اللَّهِ) عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ نَوَّانٌ رَجُلًا مُؤَقِنًا قَرَأَ
 الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ تَزَالُ وَكَذَا
 قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُذْمِنَ
 الْقُرْآنِ مَا شِئْتُمْ لِمَنْ شِئْتُمْ - (خزینۃ اللہ)
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 فرمایا کہ جو شخص (کامل یقین رکھنے والا) قرآن
 کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ہل جائے
 اور یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے اور جس کے
 لئے چاہے قرآن سے حاصل کرو۔
 حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اشعۃ اللمعات میں ایک مقام پر
 تحریر فرماتے ہیں۔

اعظم رقیبہا قرآن عظیم است و افضل آں سورۃ فاتحہ الكتاب و قرأت
 معوذتین و آیۃ الکرسی و آیاتیکہ مشتمل اند بر معنی استعاذہ۔
 لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی ضرورتوں کے وقت کامل اعتقاد کے
 ساتھ قرآن پاک پر ضرور عمل درآمد رکھیں اور اس سے شفا چاہیں جیسا کہ آیت
 مقدسہ اور احادیث صحیحہ اور اقوال و اعمال سلف صالحین سے بال تاکید ثابت
 ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

آدم بر سر مطلب

مقدمات و متعلقات کتاب کے بعد اب میں قرآن پاک کے سور
 اور آیات کے خواص کو لکھنا شروع کرتا ہوں مگر قبل اس کے مجموعہ کلام مجید و
 فرقان حمید کی جو فضیلتیں احادیث صحیحہ میں وارد ہیں ان کا بیان کر دینا ضروری
 ہے اس لئے اول وہ۔ بعدہ سور و آیات کے فضائل و خواص لکھے جاتے ہیں۔

فضائل قرآن عظیم

فَضْلُ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ الرَّحْمَنِ عَلَى سَائِرِ

خَلَقَهُ (کنز العمال) قرآن یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اس کی سب مخلوق پر۔

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الْحَرْفَ أَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيمٌ حَرْفٌ (ترمذی) جو کوئی ایک حرف کلام مجید کا پڑھے تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے یعنی ثواب میں میں نہیں کہتا کہ سارا الحمد ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک، میم ایک حرف ہے۔
(یعنی المرکتے میں تیس نیکیاں ہوتیں۔)

مَنْ قَرَأَ آيَةً مِّنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمِصْبَاحٌ مِّنْ نُورٍ (کنز العمال) جس نے قرآن کی ایک آیت بھی پڑھی اُس کو جنت میں ایک درجہ ملے گا اور نور کا ایک چراغ۔

اقْرءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ (مسلم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔

يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنِ ذِكْرِي وَمَسْنُونِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ (ترمذی) خدائے پاک فرماتا ہے کہ جس کسی کو قرآن میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھتا ہے تو میں اُس کو اُس چیز سے بہتر دیتا ہوں جو دوسرے مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔

أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ (کنز العمال) سب عبادتوں سے افضل عبادت قرآن پڑھنا ہے۔

إِنَّ لِقَارِيءِ الْقُرْآنِ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً فَإِنْ شَاءَ صَاحِبُهَا

عَجَّلَهَا فِي الدُّنْيَا وَإِنْ شَاءَ آخَرَهَا إِلَى الْآخِرَةِ (کنز) قرآن پڑھنے والے کی

مقبول ہے چاہے پڑھنے والا اس کو دنیا ہی میں لے چاہے آخرت میں۔

الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُّشْفَعٌ وَمَا حَلَّ مُصَدِّقٌ مَنْ جَعَلَهُ أَمَّا

قَادَةً إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ (کنز) قرآن (اپنے

کی) شفاعت کرنے والا ہے اور مقبول الشفاعت ہے اور جس کی تصدیق قر

آنے کی یعنی اس کے اعمال قرآن کے مطابق پائے گئے وہ سچا ہے۔ اور جس

اُس کو اپنا پیشوا بنایا یعنی اس کے مطابق چلا اُس کو وہ جنت کی طرف بھیج

جائے گا۔ اور جس نے اُس کو پیچھے ڈال دیا یعنی اس پر عمل نہ کیا اُس کو وہ دوزخ کی طرف

الْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهَا

(ایضاً) آسمان اور زمین اور جو چیز کہ ان میں ہیں ان سب میں سے قرآن ال

تعالیٰ کو زیادہ محبوب و پیارا ہے۔ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبَشِّرْ (سنن دار

جو قرآن کو دوست رکھتا ہے اُس کے لئے خوشخبری ہے۔

اور کنز العمال میں ایک جامع حدیث اس باب میں اور بھی ہے جس کا مط

یہ ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں سے افضل ہے اور قرآن کو سارے کلام

ایسی فضیلت ہے جیسے خداوند تعالیٰ کو ساری مخلوق پر ہے پس جس نے قرآن کی تلو

وعظیم کی اُس نے خدا کی تعظیم و توقیر کی اور جس نے قرآن کی توقیر نہیں کی اُس نے بیشک

اللہ کے حق کو نحیف جانا اور قرآن کی عظمت ایسی ہے جیسے باپ کی عظمت بیٹے پر

قرآن شافع اور مقبول الشفاعت ہے اور جس کی تصدیق قرآن نے کی یعنی اُس کے

اعمال قرآن کے مطابق پائے گئے وہ سچا ہے پس قرآن نے جس کے لئے شفاعت کی

کی شفاعت قبول ہوئی اور جس کی اُس نے تصدیق کی وہ سچا مانا گیا۔ اور جس نے قرآن

اپنا پیشوا بنایا اُس کو وہ جنت میں لے جائے گا اور جس نے اُس کو پس پشت ڈال دیا

یعنی اس کے مطابق عمل نہ کیا اُس کو وہ دوزخ میں لے جائے گا۔ قرآن کے سیکھنے والے خدا کی رحمت میں گھرے ہوئے اور اُس کے نور سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ جس نے اُن سے دشمنی کی اُس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے اُن کو دوست رکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دوست رکھا۔ خدائے بزرگ دہر تر فرماتا ہے اے قرآن کے جانتے والو اور اُس پر عمل کرنے والو کتاب الہی کی توقیر کو قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کو بڑھائے گا اور اپنی مخلوق میں تم کو محبوب کر دے گا قرآن سننے والے سے دنیا کی بُرائیاں دُور رہتی ہیں اور قرآن پڑھنے والے کو آخرت کے مصائب سے نجات ہے اور قرآن پاک کی ایک آیت کے سننے کا ثواب بھی سونے کی ڈھیری سے بہتر ہے اور کتاب اللہ پڑھنے والے کے لئے ایک آیت کا ثواب بھی دنیا کی تمام چیزوں سے عمدہ ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْرُوا الْقُرْآنَ
 فَإِنَّهُ نِعْمَ الشَّفِيعُ لِصَاحِبِهِ -
 وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي الْقُرْآنِ
 ثَمَانِينَ آيَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ كُلِّ
 شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا حَسَنَاتٍ - (درر النظیم)

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھو۔
 کیونکہ قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے اچھا
 شفیع ہے۔ اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جس نے قرآن کی اسی آیتیں پڑھیں اس
 کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے عدد کی نیکی لکھی۔

خیر متین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی یہ بات دوست رکھے کہ اپنے رب سے کلام کرے تو اُس کو چاہیے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور قرآن کی تلاوت سب عبادتوں سے افضل اور جہی اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ہوتی ہے دوسری چیز سے نہیں ہوتی۔ اور بھی فرمایا کہ جس کے دل میں کچھ بھی قرآن نہ ہو اُس کا دل اُجاڑ گھر کی طرح ہے۔ انتہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جامع صنیر کی شرح کبیر میں مناوی نے لکھا ہے کہ مروی ہے جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی تو اس کی ہیبت نازل سے پہاڑ لغزش و لرزش میں آئے۔ اور جماعت اہل اللہ سے منقول ہے کہ جو کوئی بسم اللہ پڑھا کرتا ہے وہ بفضلہ جہنم میں نہ جائے گا۔ اور بعض صاحبین سے مروی ہے کہ جو کوئی بسم اللہ کو چھ سو پچیس مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ اس کو جامہ ہیبت و عظمت پہنائے یعنی وہ عظیم القدر ہوگا اور کوئی اس بات پر قادر نہ ہوگا کہ اس کو بدی اور بُرائی پہنچا سکے۔ مجرب و صحیح ہے۔ اور حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بندہ مؤمن جس شے پر بسم اللہ پڑھے گا اس میں برکت ہوگی۔ اور جو کوئی جس مطلب اور مقصود کے واسطے بسم اللہ پڑھے گا وہ کیسا ہی دشوار ہو برائے گا۔ اور خواص بسم اللہ سے یہ بھی ہے کہ جو کوئی اس کو سات سو چھیالیس بار پانی پر پڑھ کر جس کو چاہے پلائے اُس کو محبت شدید ہوگی۔ اور بعض خواص بسم اللہ سے یہ ہے کہ جس عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو وہ اس کو اکسٹھ بار لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ کے رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی اولاد زندہ و صحیح رہے۔ اور جو کوئی بسم اللہ کو سو مرتبہ لکھ کر اپنے کھیت میں دفن کر دے تو تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا اور موجب سربزنی زراعت

وافزونی غلہ اور باعث حصول برکت ہوگا۔ اور جو کوئی بسم اللہ کو اکیس بار لکھ کر دردِ سر والے کی گردن یا سر میں لٹکائے تو اسے نفع ہو۔ (مغرباتِ دیرینی) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دُعا کے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہو وہ قبول ہوتی ہے۔

مروی ہے کہ بادشاہِ روم نے جو نصرانی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے دردِ سر ایسا رہتا ہے کہ کبھی افاقہ نہیں ہوتا۔ کوئی دوا مجھے بھیج دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹوپی اس کے پاس بھیج دی۔ جب وہ اس ٹوپی کو سر پر رکھتا دردِ سر ختم جاتا، اور جب اتار دیتا تو پھر ہونے لگتا۔ اس پر اس کو تعجب ہوا ٹوپی کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا پایا۔ بولا کہ اچھا دین ہے جس کی ایک آیت سے اللہ نے مجھے شفا دی۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر زہرِ قاتل پی لیا اور کچھ اثر نہ ہوا۔ کفار جو زہر لائے تھے اُن کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔

اور منقول ہے کہ فقیہ احمد مازانی کو بخار شدید لاحق ہوا۔ انھوں نے اپنے استاد حضرت عمرو بن سعید سے کہ وہ اُن کے گھر تشریف لائے تھے حال بیان کیا۔ انھوں نے ایک تعویذ لکھ دیا اور کہا کہ اُسے کھول کر نہ دیکھنا۔ کہتے ہیں کہ وہ تعویذ میں نے باندھ لیا فوراً بخار جاتا رہا۔ اس کے بعد میں نے تعویذ کھول کر دیکھا تو اس میں بسم اللہ کے سوا کچھ نہ لکھا تھا۔ میں سمجھا تھا کوئی عجیب و غریب نئی دُعا ہوگی بسم اللہ کو کثرتِ استعمال کے سبب ایسا عجیب الاثر نہ سمجھا۔ مجھے پھر بخار آ گیا اور اس تعویذ نے اثر نہ کیا۔ حضرت استاد کے پاس پھر گیا اور حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے تعویذ کھول کر دیکھا ہو گا۔ میں نے کہا ہاں۔

انہوں نے اور تعویذ لکھ کر اپنے ہاتھ سے باندھ دیا اور کہا کہ اس تعویذ کو نہ دیکھنا۔ میرا بخار اسی وقت جاتا رہا۔ چند روز بعد میں نے اس تعویذ کو بھی کھول کر دیکھا۔ اس میں بھی بسم اللہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ مجھے پھر بخار آیا اور اس تعویذ نے کچھ نفع نہ کیا میں نے حضرت استاد کے حضور میں عرض کی کہ میں نے توبہ کی پھر ایسا کام نہ کروں گا مجھے اور تعویذ دیجئے حضرت نے اور تعویذ لکھ کر باندھ دیا بخار فوراً جاتا رہا۔ پھر میں نے اس تعویذ کو ایک برس کے بعد کھول کر دیکھا اس میں بھی بسم اللہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت میرے دل میں آئی اور میں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی بزرگی کا اقرار کیا۔

حرف اسم اللہ اور اسم الرَّحْمٰن کو ایک پاک برتن میں لکھ کر آب زمزم یا گلاب یا مینہ کے پانی سے دھو کے پنی لے انشاء اللہ تعالیٰ ایمان پر ثابت قدم رہے اور اس کا دل ایسا منور ہو جائے کہ غائب چیزوں کو دیکھنے لگے۔ اور جو کوئی چالیس صبح مداومت کرے اسے شانِ عظیم اور سعادتِ عظمیٰ حاصل ہو، اور صاحبِ کشف ہو جائے۔ جب دُعا کے لئے لبِ ملائے دُعا مقبول ہو۔ اور اگر انھیں دونوں اسم مبارک کے حروف الگ الگ ایک پاک برتن میں لکھ کے گلاب سے جس میں تھوڑا مشک ملا ہو دھو کر حیض سے پاک ہونے کے وقت عورت کو پلائے تو انشاء اللہ بیٹا بابرکت پیدا ہو۔ (وظیفہ کریمہ)۔

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

حاکم نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُورَةُ الْحَمْدِ مَجْدُ عَرْشِ كَعْبِئِیْطِیْ عَطَا هُوَیْ۔ اور مسلم و نسائی میں ہے کہ جب تریل

علیہ السلام ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے ایک آواز اوپر سے سنی۔ سر اٹھایا اور کہا کہ یہ آواز والا ایک فرشتہ ہے کہ جو آج کے سوا کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اُس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا کہ دو نوروں کا مژدہ لیجئے جو آپ کو دیئے گئے یعنی دو سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کو نور ہوں گی اور راہ کی آفتوں سے بچائیں گی۔ اور آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہیں دیا گیا۔ ایک ان میں سے سورۃ فاتحہ ہے اور دوسرا فاتمہ سورۃ بقرہ۔ ان میں کوئی حرف ایسا نہیں کہ آپ پڑھیں اور اس کا ثواب آپ کو نہ ملے (حسن حصین)۔

ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کفایت کرتی ہے ہر اُس چیز سے جو قرآن بھر میں ہے۔ اور اگر سورۃ فاتحہ کو ترازو کے ایک پلہ پر رکھیں اور تمام قرآن دوسرے پلہ پر تو بے شک سورۃ فاتحہ سات قرآن کی برابری کرے گی (تفسیر عزیزی)۔

ترمذی شریف میں ہے کہ اس سورۃ کو بچھو کاٹے ہوئے شخص پر سات بار پڑھ کر جھاڑے انشاء اللہ شفا ہوگی (حسن حصین)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ جو علیل ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مغموم ہوئے اس وقت حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ اس سورہ کو پڑھ جس میں حرف فائیں (یعنی سورۃ فاتحہ) اس کو ایک کوزہ پر آب پر چالیں؟ بار پڑھ اور اس پانی سے حسین رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور سر، منہ، سارا بدن ظاہر و باطن یعنی آگے پیچھے سے دھو۔ خداوند تعالیٰ اُس کو بہ بیماری سے شفائے کلی عطا کرے گا۔

اور جس کسی کو سورۃ فاتحہ ایک پاک برتن میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر
پلاوے اس کا نسیان زائل ہو۔

اور جو کوئی سورۃ فاتحہ درمیان سنت و فرض صبح کے اکتالیس بار
پڑھ کر دردِ چشم والے پر دم کرے تو بہت جلد شفا ہو، اور اگر پڑھنے کے بعد
منہ کا تھوک بھی لگا دے تو آنکھ کی بیماری کو بہت نفع پہنچائے۔ بار بار آزمو
اور مجرب ہے واللہ اعلم۔ (مغربات دیربی)۔

یہ سورہ مرگی کے لئے بھی مفید ہے جیسا کہ ایک صحابی سے منقول ہے
کہ وہ ایک مرگی والے پر گزرے اور اس سورہ کو پڑھ کر اُس پر دم کیا، اُس
نے شفا پائی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سب آسمانی کتابوں
کی جڑ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کی جڑ سورۃ فاتحہ ہے۔ پس جس وقت تو بیمار
ہو تو چاہیے کہ قرآن کی جڑ یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ التجا کر اور شفا حاصل کر۔

اور بھی صحاح ستہ میں وارد ہے کہ اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
رضی اللہ عنہم سانپ، پچھو کاٹے ہوئے اور مرگی و جنون والے شخص کو اس سورہ
کے ساتھ جھاڑتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو جائز رکھا۔
اور دارقطنی اور ابن عساکر مناسب بن زید سے روایت کرتے ہیں
کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ سے جھاڑا اور پڑھنے کے
بعد لعاب دہن بھی درد کی جگہ مل دیا۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے اپنی منن میں
ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے۔
اور بزاز نے اپنی مسند میں انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سونے کے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھو اللہ

پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے وہ موت کے سوا ہر بلا سے محفوظ رہے۔
 اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں بیان کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت
 درپیش ہو تو اس سورہ کو پڑھ کر اپنی حاجت کے لئے دعا کرے انشاء اللہ اس
 کی حاجت برآئے گی۔ اور ثعلبی مشعلی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
 ان کے پاس آیا اور دردِ گردہ کی شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ تو اس القرآن
 (سورہ فاتحہ) کو پڑھ کر درد کی جگہ پر دم کرنے۔ اور جادو کئے ہوئے شخص کو
 پانی پر دم کر کے پلائے مجرب ہے۔ اور چینی کی تشری میں گلاب و مشک و
 زعفران سے لکھ کر اور دھو کر پانی بیماریوں کے لئے چالیس دن تک پلائیں۔
 اور دانت کے درد کے لئے اور دردِ کمر دردِ شکم کے لئے اور ان کے سوا ہر قسم کے
 درد کے واسطے سات مرتبہ پڑھ کر دم کرنا بھی مجرب ہے۔ (تفسیر عزیز)

قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے
 ہیں کہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن بخاری حشمتی قدس سرہ العزیز نے فرمایا
 کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد کے ساتھ سفر میں تھا چلتے چلتے ایک ندی کے
 کنارے پہنچے وہاں کشتی نہ تھی جو اس پار جائیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ آنکھیں
 بند کر، میں نے بند کر لیں، اور آپ کو و نیز حضرت شیخ کو اس پار پایا۔ میں نے
 عرض کیا ہم کیونکر یہاں پہنچے۔ ارشاد کیا کہ پانچ بار سورہ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم

لے ممکن ہے کہ بعض حضرات کے ذہن میں یہ امور مستبعد معلوم ہوں مگر حق یہ ہے کہ خلوص
 و عقیدت سامنے بیڑے پار لگاتی ہے اور چوں وہاں کونوں جو کاتی ہے
 بقیاسات عقل یونانی نزدکس بذوق ایمانی : گر بنطق کے ولی برونے پور سینا ابو علی بونے
 ایماندار عقیدت مندوں کے کام آس احکم الحاکمین کے کلام پاک کی بدولت انہام ہی پایائے
 ہیں اور قیاسات والے اپنے ہن گھورک دھندے میں رہے اور رہیں گے۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۹۴ پر)

رکھا تھا۔ اے مُعین الدین جو کوئی سورۃ فاتحہ کو کسی مہم اور حاجت کے واسطے صدق دل سے پڑھے اگر وہ حاجت نہ برائے تو میرا دامنگیر ہو۔ اور فرمایا کہ آثارِ مشائخ طبقات میں اس درویش نے لکھا دیکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ حصول مرادات کے واسطے بکثرت پڑھنا چاہیے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو کوئی مہم پیش آئے اس سورہ کو ————— اس طرح عمل میں لائے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے میم آخر کو الحمد کے لام سے کسرہ کے ساتھ ملائے اور جب وَلَا الضَّالِّیْنَ پر پہنچے تین بار آمین کہے، اللہ تعالیٰ مشکل آسان کر دے گا۔ پھر اسی موقع پر فرمایا کہ ایک دفعہ سلطان برون الرشید نور اللہ مرقدہ (۹۳ کا باقی حاشیہ)

اس کے متعلق ایک واقعہ دلیل العارفين ملفوظات ولی ہند قطب الاولیاء خواجہ معین الدین حسن اجیری قدس سرہ مؤلف حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ میں منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ وہ مٹا اچھا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کوئی اور شخص اس کی عیادت کو آیا۔ اور پوچھا تمہیں کیونکر صحت ہوئی۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تھے اور یہی سورۃ فاتحہ (ادنی چیز سمجھنے کے لیے) پڑھ کر مجھ پر دم کیا میں اچھا ہو گیا۔ یہ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ بیماری پھر عود کر آئی اور وہ اسی بیماری میں مر گیا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ سورۃ فاتحہ پر اس کا اعتقاد صحیح نہیں تھا اور یہ سخن اُس نے بد اعتقادی کی راہ سے کہا۔ ہر کام کا قائل ہے کہ اگر وہ بد اعتقادی کے ساتھ ہو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اتنی نہ۔ ہمارے بھائیوں کو چاہیے کہ ایسے فاسد عقیدے سے باز رہیں اور اپنے عقیدے کو درست رکھیں۔

لے اس کو شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے بھی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور پڑھنے کا وقت درمیان سنت و فرض صبح لکھا ہے ۱۲ منہ

دو برس کسی مرض میں مبتلا رہا۔ اطباء علاج سے دست بردار ہوئے۔ سلطان نے وزیر کو خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی طرف روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آپ یہاں قدم رنجہ فرمائیں۔ وزیر نے خدمت میں حاضر ہو کر پیغام عرض کیا۔ خواجہ اٹھے اور بارون کے پاس پہنچے اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اکیس بار سورۃ فاتحہ پڑھا اور دم کر دیا۔ اسی دم صحت پائی۔ (مشاہدات معینہ)

ہر قسم کے بیمار کو اس سورۃ کے حروف کو جدا جدا لکھ کے اور پاک پانی سے دھو کر پلائے بحکم خدا صحت پائے۔

اور جو شخص سفر کا ارادہ رکھے وہ چلتے وقت اس سورۃ کو اکتالیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو محفوظ رکھے اور سلامت پھیر لائے۔ (وظیفہ کریمہ)

مولانا سید محمد علی صاحب عم فیضہم نے ایک مرتبہ حضرت آفراس مخدومنا و مرشدنا مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ العزیز سے عرض کیا کہ آپ اسقاطِ اہل کے لئے کیا پڑھ دیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ سورۃ الحمد (فاتحہ) اور تینوں قل۔ پھر فرمایا کہ ہر مرض کے لئے الحمد پڑھ دیا کرو کسی کو گڑبگڑ پر کسی کو شکر پر۔ (ارشادِ رحمانی)

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سورۃ بقرہ لوح محفوظ سے عنایت ہوئی۔ اور مسلم، نسائی، ترمذی میں آیا ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

اور بھی وارد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اس کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت کا سبب ہوگا اور ساحر اس کی طاقت نہیں رکھتے یعنی سحر کرنے والے اور

سست کام والے اس کے پڑھنے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

مردی ہے کہ جو کوئی سورۃ بقرہ رات کو پڑھے تو شیطان اس کے گھر میں تین رات تک نہیں داخل ہوتا ہے۔ اور جو کوئی اس کو دن میں پڑھے تو شیطان اس کے گھر میں تین دن داخل نہیں ہوتا (حسن حصین)۔

ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک روز صبح کے وقت محلہ انصار کے لوگ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ رات محلہ میں ایک عجیب واقعہ ظاہر ہوا وہ یہ کہ رات ثابت بن قیس بن شماس کا گھر چراغاں یعنی بہت روشن تھا جس کا سبب نہیں معلوم۔ آپ نے فرمایا کہ شاید اس کے گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی گئی ہو۔ اس سے دریافت کرو۔ لوگ اس کے پاس گئے اور پوچھا کہ تو نے رات تہجد میں کیا پڑھا۔ اس نے کہا سورۃ بقرہ۔

اس کے مجرب خواص سے یہ ہے کہ چیچک نکلنے کے زمانے میں نہار منہ اس سورہ کو صحیح صحیح لڑکے کے سامنے پڑھ کر اس پر دم کریں اور لڑکا بھی نہار منہ ہو۔ بفضلہ تعالیٰ اس سال لڑکے کو چیچک نہ نکلے گی اور اگر نکلے بھی تو سہل اور آسان ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ پڑھنے کے وقت پاؤں بھر چانول شکر و دہی کے ساتھ کسی محتاج کو اپنے روبرو کھلائے (تفسیر عزیز)۔

آیات

(۱) الْمَاصَّ ظَهْ طَسَمَ كَهَيْعَصَ يَسَ وَالْقُرَّانِ الْحَكِيمِ
حَمَّ عَسَقَ قَنَ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ خَاصِمِيتِ اِمَامِ غَزَالِي عَلَيْهِ
الرَّحْمَةُ نِي لَكَا هِي كِي جَارِيَه (لُونڈِي) نِي مَات كُو اُٹھ كَر اِي سِي جُكِي بِشَاب كِيَا

مانو اور ہم نے تم پر سایہ کیا ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلوے (اور کہہ دیا) کھا
 ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دیں۔ خاصیت جو شخص اس آیت کو چاند
 کی انگوٹھی پر کندہ کرے اور پہنے رہے اُسے ایسی جگہ سے رزق ملے کہ وہ ہم
 گمان میں بھی نہ ہو اور خوشحال رہے۔ (وظیفہ کریمہ)

(۴) وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْآبَاءَ

فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ نَضْرًا. ترجمہ اور جب موسیٰ نے پانی مانگا اور
 قوم کے لئے تو ہم نے کہا مار اپنی لاٹھی پتھر پر سو بہنکے اس سے بارہ چشمے
 خاصیت جس کسی کا پیشاب بند ہو گیا ہو اُس کے لئے اس آیت کو لکھا
 پانی سے دھو کر پائے بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ (ایضاً)

(۵) فَذَابَحُوهُنَّ وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. ترجمہ سو انہوں نے ذبح کر

اور نکتے نہ تھے کہ کریں گے۔ خاصیت اگر اس آیت کو پڑھ کر خبر بوزہ کو ترا
 تو انشاء اللہ تعالیٰ تیریں اور لذیذ ہوگا۔ (مولانا اشرف علی صاحب)

(۶) (۱) وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادْرَأْتُمْ فِيهَا ط وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنَّ

تَكْتُمُونَ ○ (۲) يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيْفُهُ ○ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِّنْ كُنَّ

مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط وَمِن قُرْآنِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ○ (۳) إِلَّا يَسْجُدُ

لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ ○

تَعْلِنُونَ ○ ترجمہ (۱) اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک
 دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو اُس کا فاش کرنا تھا جو تم چھپاتے تھے۔ (۲)
 کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہ اتار سکے گا اور چلی آتی ہے اُس پر
 ہر جگہ سے اور وہ نہیں مارتا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہے۔ (۳) کیوں

سجدہ کریں اللہ کو جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ خاصیت جس شخص کی کوئی چیز چوری گئی ہو اُس کو چلبے کہ ان آیات کو روٹی پر لکھ کر چن پر شبہ ہو انہیں کھلائے تو اصل چرانے والا اس روٹی کے کھانے پر قادر نہ ہوگا۔ (مغربات دیرلی)۔

اور مولانا سید محمد علی صاحب کانپوری عم فیضہم کے معمولات سے ہے کہ درِ درگدہ اور جادو۔ زہر کے لئے صرف اول آیت کو چوالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلاتے ہیں۔ اور بانی گولہ اور طحال کے لئے قند سیاہ پر دم کر کے چالیس روز تک کھلاتے ہیں۔

اور وظیفہ کریمہ میں ہے کہ اگر اول آیت وَاذْ قَتَلْتُمْ اَخًا كَوْمَعِ آيَةٍ مَّا بَعْدَ فُقُلْنَا اَضْرِبُوْكَ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ کو اپنی ہتھیلی پر لکھ کر سوتے آدمی کے سینے پر رکھے تو وہ اپنے دل کی بات بیان کر دے۔

(۷) ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فِهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدَّ قَسْوَةً ۗ وَاِنَّ مِنْ الْحِجَارَةِ لِمَا يُتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ ۗ وَاِنَّ مِنْهَا لِمَا يَشَقُّوْنَ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۗ وَاِنَّ مِنْهَا لِمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشِيَةِ اللّٰهِ ط ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ پھر سخت ہو گئے تمہارے دل اس کے بعد سو وہ پتھر کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت اور بعض پتھر تو ایسے بھی ہیں کہ ان سے پھوٹ بہتی ہیں نہریں اور بعض ایسے بھی ہیں کہ پھٹ

۱۔ ترجمہ ۱۔ تو ہم نے کہا اُس مردے کو مارو گانے کے ٹکڑے سے اسی طرح اللہ نے جلاتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے شاید تم سمجھ جاؤ ۱۲

جاتے ہیں اور نکل آتا ہے اُن سے پانی اور بعض ایسے بھی ہیں جو گرہ پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ خاصیت اگر کنوئیں اور نہر کا پانی کم ہو گیا ہو تو اس آیت کو ایک مٹی کی تختی پر لکھ کر کنوئیں یا نہر میں ڈال دے خدا کے فضل و کرم سے اس کا پانی زیادہ ہو جائے اور اگر گائے یا بکری کا دودھ کم ہو گیا ہو یا دودھ دوہنے نہ دیتی ہو تو تانبے کے طشت میں اس آیت کو لکھ کر پانی سے دھو کر گائے کو پلائے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ زیادہ ہو اور دوہنے میں دقت نہ ہو۔ (وظیفہ کریمہ)

ع ۱۶ ✓ (۸) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ترجمہ سو کافی ہے تمہاری طرف سے اُن کو اللہ اور وہ سُننے والا واقف کار ہے خاصیت جس شخص سے حاکم خفا ہو وہ اس آیت کو پڑھا کرے یا لکھ کر بازو پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مہربان ہو جائے گا۔ (مولانا اشرف علی عم فیض)

پاراہ ۱۸ ع ۱۷ (۹) اَيْنَمَا تَكُونُوا آيَاتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ترجمہ تم جہاں کہیں ہو گے کر لائے گا تم کو اللہ اکٹھا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خاصیت جس شخص کا غلام بھاگ گیا ہو تو اُس کو چائے کہ اس آیت کو لکھ کر جس گھر سے بھاگا ہو اس میں لٹکائے انشاء اللہ وہ سرگرداں پھر آئے گا۔ (مغربات دیربی)

ع ۱۹ (۱۰) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ ترجمہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ خاصیت اگر گئی ہوئی چیز اس آیت کو پڑھ کر تلاش کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مل جائے گی، ورنہ غیب سے اُس کا عمدہ عوض ملے گا۔ (مغرب ہے (مولانا اشرف علی صاحب)

ع ۱۹ (۱۱) (۱) وَاللَّهُ كَمَا رَأَيْتُمْ لِآلِهِمُ إِلَّا هُوَ السَّمِيعُ الرَّحِيمُ

(۲) الْحَدُّ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ترجمہ (۱) اور تمہارا معبود خدائے
 واحد ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا بڑا رحم والا مہربان ہے۔ (۲) اللہ (وہ
 ذات ہے) کہ کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ سب کا تھامنے والا
 ہے۔ خاصیت حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اللہ بڑا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے (شرح اسمائے حسنی
 امام غزالی علیہ الرحمہ)۔ اور دہلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکش و شریر جنوں پر ان دونوں آیتوں سے
 بڑھ کر کوئی آیت سخت و دشوار نہیں۔ (تفسیر عزیز ی)۔

(۱۲) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِذًا إِيجِبُونَ خ
 كَحِبِّ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ط وَلَيُؤَيِّرِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذًا
 يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ط وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ط
 ترجمہ اور بعض لوگ ہیں کہ بناتے ہیں خدا کے سوائے شریک کہ محبت رکھتے
 ہیں ان سے جیسے اللہ کی محبت ہے اور جو لوگ ایمان والے ہیں ان کو اس
 سے زیادہ خدا کی محبت ہے اور اگر کوئی دیکھے ان لوگوں کو جو ظالم ہیں جب کہ
 دیکھیں گے عذاب (تو بڑے خوف کا وقت دیکھیں گے) اس لئے کہ ہر طرح کی
 قوت اللہ ہی کو ہے اور بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ خاصیت جس
 عورت کا شوہر ناراض و خفا ہو گیا ہو وہ اس آیت کو شیرینی پر پڑھ کر کھلائے
 بفضلہ وہ مہربان ہو جائے گا۔ مگر واضح رہے کہ ناجائز محل میں ہرگز کچھ اثر نہ ہوگا۔
 (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

لے سورہ آل عمران رکوع ۱۔ پارہ ۳۔ ۲ اسم اعظم وہ ہے کہ جب اس کے ذریعے کچھ مانگا جائے تو
 (خدا) غایت کرے اور جب اس کے وسیلہ (خدا سے) کچھ دعا کی جائے تو قبول کرے (حسن حصین) ۱۲

۲۳
ع

(۱۳) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝
ترجمہ اور جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے میری بابت تو (کہہ دے کہ) میں
پاس ہی ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا جب مجھ سے دعا کرتا ہے
تو چاہیے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں۔
خاصیت یہاں پر جناب باری سے جو دعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہو۔
(قرآن مجید محشی)۔

۲۵
ع

(۱۴) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝ ترجمہ اسے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور
آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو بچالے دوزخ کے عذاب سے۔ خاصیت صحیحین
میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی دعا کرب و دقت
کے وقت اکثر یہی تھی (اذکار امام نووی) اور حضرت سید السادات غوث الثقلین
ابو محمد نجی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے معمولات سے تھا کہ وعظ
میں جب آپ اپنی تقریر کو تمام فرماتے تو اس آیت پاک کو ضرور پڑھ لیتے۔
(ملفوظات حضرت غوث پاک) اور راحة القلوب ملفوظات حضرت خواجہ باوا فرید
گنجشکر قدس سرہ میں ہے کہ تنگی دنیا و آخرت اور دوزخ سے چھٹکارے کے لئے
اس آیت کو پڑھا کرے۔

۲۵
ع

(۱۵) وَإِذَا تَوَلَّى سَعَىٰ فِي الْأَمْرِ خُضًّا لِيُضِلَّ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ۝ ترجمہ اور جب لوٹ کر جائے تو
دوڑتا پھرے ملک میں تاکہ فساد پھیلانے اُس میں اور تباہ کرے کھیتی اور نسل اور
اللہ پسند نہیں کرتا فساد کو۔ خاصیت ٹڈیوں کے دفع کرنے کے لئے اس

آیت کو چار پرچوں پر لکھ کر جہاں کثرت ہو وہاں چاروں گوشوں پر لٹکائیں تو انشاء اللہ دور ہو جائیں (مغربات دیربی)۔

✓ (۱۴) كَذَّبْتَنَّهُمْ مِّنْ آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ ط وَ مَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ عِ
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ترجمہ کتنی کچھ دیں
ہم نے ان کو کھلی نشانیاں اور جو بدل ڈالے اللہ کی نعمت اس کے بعد کہ
پہنچ چکی ہو اس کو تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے خاصیت جس شخص
سے عالم سخت خفا ہو وہ تین بار ان آیتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے حاکم
کے سامنے جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مہربان ہو جائے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب فیض)

(۱۵) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ
الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَتَوَاتَفَوْا بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ لِيَنظُرَ
حَالِ پر جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر کے مارے
پھر کہا ان کو اللہ نے کہ مر جاؤ خاصیت دانت کے درد کے لئے اس آیت
کو روٹی کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر چسائے اور پھر اس کو نکال کر کتے کو کھلائے
بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ (کتاب الرحمة)

(۱۸) رَبَّنَا أَخْرِجْ عَلَيْنَا عَسْبَرًا وَ ثَبَّتْ أَقْدَامَنَا وَ انصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ ترجمہ اسے پروردگار ہمارے اندیل دے ہم پر صبر
اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور رد فرما ہماری کافر قوم کے مقابلے میں۔

خاصیت جو چاہے کہ ہر حال میں صابر رہے اور ہر امر میں اس کا قدم ثابت
رہے اور دشمنوں پر فتیاب ہو تو اس آیت کو پڑھا کرے۔ (راحت القلوب)

(۱۹) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ
وَأَلَّا نُوَهُدْ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ

إِلَّا بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ٥

ترجمہ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ سب کا تھامنے والا ہے اُس کو نہیں آتی اونگھ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ایسا کون ہے جو کوئی سفارش کرے اُس کی جناب میں بغیر اُس کی اجازت کے وہ جانتا ہے جو مخلوق کے روبرو ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ نہیں احاطہ کر سکتے اُس کی معلومات میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے گھیرے ہوئے ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو اور نہیں گراں گزرتی اُس کو اُن کی حفاظت اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔ خاصیت جب یہ آیت جو آیت الکرسی کے نام سے موسوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے اور یہ اہتمام اس آیت مقدس کی عظمت و جلال کے سبب سے تھا (مجربات دیربی)۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو یہ آیت عرش کے خزانے سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی (کنز العمال)۔

اور بھی وارد ہے کہ آیت الکرسی سب آیات قرآن مجید سے بڑھ کر ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے۔ اور یہ بھی ہے کہ یہ آیت قرآن کی آیتوں میں اشرف ہے اس کو تو کسی مال اور اولاد پر نہ رکھے گا یعنی اُس پر دم نہ کرے گا کہ شیطان تیرے نزدیک ہو یعنی اس کے دم کرنے سے شیطان مال اور اولاد کے پاس نہیں آتا (حصن حصین)۔ اور مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جس نے سونے کے وقت آیت الکرسی پڑھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اُس کا محافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُس کے پاس نہیں آتا اور جو کوئی بستر پر لیٹ کر

اس کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے گھر کو اور اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور اُس کے گرد کے چند گھروں کو محفوظ رکھتا ہے (بیر متین)۔

اور ابام غزالی نے ابن قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا بنی کعب میں سے ایک شخص نے مجھ سے حکایت بیان کی کہ میں بصرہ میں فروختِ تمر کے لئے گیا وہاں میں نے کوئی مکان ٹھہرنے کا نہ پایا لیکن ایک ایسا گھر دیکھا جس میں مکڑیوں نے جالے لگا رکھے تھے۔ میں نے لوگوں سے اس مکان کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کہ یہ بند پڑا رہتا ہے۔ تب میں نے مالک مکان سے کہا کہ تو یہ مکان مجھے کرایہ پر دے۔ اس نے کہا کہ تو کیوں اپنی جان کا دشمن ہوا ہے اس کے اندر ایک جن رہتا ہے جو کوئی اس میں ٹھہرتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ میں نے اُس سے کہا جو کچھ ہو مکان مجھے کرایہ پر دیے خدا بھلا ہی کرے گا۔ اُس نے کہا مجھے اختیار ہے۔ آخر میں اس میں ٹھہرا جب رات ہوئی تو ناگاہ ایک شخص نہایت سیاہ میرے پاس آیا، جس کی دونوں آنکھیں شعلے کی طرح نظر آتی تھیں۔ میری طرف بڑھا میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کی۔ ساتھ ساتھ وہ بھی پڑھتا گیا۔ جب میں **وَلَا يُؤَدُّهَا حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ** پر پہنچا تو وہ چپ ہو رہا۔ میں اُسے مکرر پڑھتا گیا کہ یکایک وہ میرے سامنے سے دور ہو گیا۔ پھر میں اس مکان کے ایک گوشہ میں جا کر سو رہا۔ جب صبح ہوئی تو جس جگہ میں نے اس شخص کو دیکھا وہاں راکھ کا ڈھیر پایا پھر غیب سے کسی نے آواز دی کہ میں نے اس بڑے جن کو جلا ڈالا۔ میں نے کہا کہ کس چیز سے وہ جل گیا۔ اس پر اُس غیبی شخص نے کہا کہ کلمہ **وَلَا يُؤَدُّهَا حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ** سے۔

اور جو کوئی دفعِ بلغم کے لئے اس آیت مقدس کو نمک کی سات کنکریوں

پر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور مریض کو کھلائے تو بفضلہ تعالیٰ جو کچھ
مرض بلغم کا ہو گا جاتا رہے گا۔ اور بعض خواص آیت الکرسی سے یہ ہے کہ جس
وقت یہ آیت کسی مرگی والے کے سر پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کی جائے تو اسے
فوراً افاقہ شروع ہو۔ اور بعض خواص سے یہ ہے کہ انسان سے جن کو دور
کرنا چاہے تو اس شخص کے داہنے کان کی طرف سات مرتبہ اذان دے اور
سات مرتبہ آیت الکرسی۔ سورۃ فاتحہ۔ معوذتین۔ سورۃ صافات اور آخر سورۃ حشر
نُوا نَزَّلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ سَعْدًا لِّمَنْ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تک اور سورۃ الطلاق
تلاوت کر کے دم کر دے۔ مجرب و آزمودہ ہے۔ اور بعض خواص سے یہ ہے
کہ جو شخص وقت سفر آیت الکرسی تلاوت کرے تو اسے سفر میں کچھ دقت پیش
نہ آئے گی اور بخیر و خوبی گھر واپس آئے گا۔ (مغربات دیرینی)

اور علامہ محمد حقی النازلی علیہ الرحمۃ خزینۃ الاسرار میں تحریر فرماتے ہیں کہ
جب میں ۱۲۶۱ھ میں بمقام مہینہ منورہ روضہ اطہر میں مقیم تھا۔ ایک مجاور
کی عورت کو نصف لڑکا پیدا ہوا اور بقیہ نصف دو دن تک اندر ہی رہا بہت
کچھ دوا کی گئی مگر کارگر نہ ہوئی۔ اس کا شوہر چاشت کے وقت میرے پاس
آیا میں نے آیت الکرسی۔ سورۃ فاتحہ۔ سورۃ اخلاص۔ آیت دُنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ لِّكَ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اور آیت سورۃ حشر نُوا نَزَّلْنَا هَذَا
الْقُرْآنَ سَعْدًا لِّمَنْ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تک اور لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ
لَمَحَظَةٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ لکھ کر اس کے حوالہ کیا۔ اس نے

۱۔ نہیں کوئی عبود مگر وہی اللہ (اور) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ الہی تو درود و سلام
بیجج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر ہر ساعت و لحظہ اپنی مسلمات کے شمارے برابر ۱۲

جا کر اپنی عورت کو پلایا فوراً بقیہ لڑکا پیدا ہو گیا اس کے بعد میں اپنی زندگی میں
۱۲۸۱ء تک برابر اس عمل کو آزماتا رہا۔ جس کو دیا خدا کے فضل سے صحیح اُترا۔
(خزینۃ الاسرار ص ۳۷)۔

سنن نسائی میں ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آیۃ الکرسی
کو بعد ہر نماز فرض کے پڑھے مرنے کے بعد بہشت میں داخل ہو اور امام نووی رحمہ
نے اپنی کتاب فضائل آیۃ الکرسی میں لکھا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن بعد عصر
تنبہائی میں بیٹھ کر تین سو تیرہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے ایسی خیر و برکت ہو کہ خیال میں
نہ آئے۔ (وظیفہ کریم)۔

۳۵ (۲۰) اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا -
ترجمہ کیا نظر نہ کی تو نے اُس کے حال پر جو گزرا ایک قصبہ پر اور وہ ڈھیا ہوا پڑا
تھا اپنی چھتوں پر۔ خاصیت اگر اس کو ایک پاک برتن میں لکھ کر مدینہ کے
پانی اور زعفران سے تین بار دھو کر ان درختوں میں جن کا پھل کم ہو پھر کس
دے تو بہت خیر و برکت دیکھے۔ (وظیفہ کریم)

(۲۱) اَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ
كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قُلْ لَا تَفْرَقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ
رُّسُلِهِ قُلْ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَإِنَّا مِنكُم مَّبْتُوْنَ
لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا أَوْسَعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَيْنَاهَا مَا كَسَبَتْ ط
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لِطَائِفَةٍ لَّنَا
وَإِنَّا لَنَعُوْذُ بِكَ مِنَّا وَرَبِّنَا رَبَّنَا قُلْ إِنِّي خَشِيتُ الْمَوْتَ فَاصْبِرْ إِنَّهُ
النَّوْمُ الْكَبِيرُ ۝ ترجمہ مان لیا پیغمبر نے جو کچھ اُس پر اُترا اس کے رب کی

طرف سے اور مسلمان بھی سب کے سب ایمان لے آئے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر کہ ہم جدا نہیں سمجھتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں اور بول اُٹھے کہ ہم نے سنا اور مان لیا، تیری بخشش (چاہتے ہیں) اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اُسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو اُس نے کیا۔ اے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا جوک جائیں، اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا تو نے رکھا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے تھے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم سے نہ اٹھوا اتنا بوجھ جس کی ہم میں سکت نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا حامی ہے تو ہماری مدد کر اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں۔ خاصیت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا جو مجھ کو اُس خزانہ سے ملیں جو عرش کے نیچے ہے یعنی ان دونوں آیتوں کو خاص اپنے خزانہ رحمت سے عطا فرمایا ہے تم اُس کو خود سیکھو اور اپنی عورتوں اپنی اولاد کو سکھاؤ کیونکہ یہ آیتیں رحمت ہیں اور قرآن و دعائیں اور بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے آخر سورہ بقرہ کی یہ دو آیتیں رات میں پڑھیں اُسے کفایت کریں گی یعنی تہجد سے کافی ہوں گی یا ہر بُری چیز سے (مشکوٰۃ شریف)۔

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ یہ آیتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی ان کو تین بار پڑھ لے اُس کے گھر شیطان پاس نہ بھٹکے۔ (حصن حصین) اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے فرمایا کہ جو شخص ان دونوں آیات آخر سورہ بقرہ کو شب میں پڑھ کر سوتے وہ چوری۔ شر فساد سے محفوظ رہے۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص سونے کے وقت ان دس آیتوں یعنی پانچ آیت اللہ ذلک الکتب لا ریب فیہ سے ہم المفلحون تک اور ایک آیت آیۃ الكرسی اللہ لا الہ الا هو سے العظیم تک اور دو آیتیں اس کے بعد کی لا الہ الا هو سے فیہا خلدون تک اور دو آیتیں یہ امن الرسول سے علی القوم الکفرین تک (جملہ دس ہوئیں) کو پڑھا کرے وہ قرآن مجید نہ بھولے (تفسیر عزیز)۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

حدیث شریف میں ہے کہ دو چمکتی ہوئی سورتوں کو پڑھو۔ وہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہیں کیونکہ یہ دونوں قیامت میں ایسی آئیں گی گویا دو ابر کے ٹکڑے ہیں۔ یا گویا دو سائبان ہیں یا پرند جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں صف باندھے ہوئے۔ یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی۔ نقل کیا اس کو مسلم نے (حصن حصین)۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس بیمار پر یہ سورہ مقدس پڑھی جاوے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو۔ (قرآن مجید محشی)۔

(۱) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ عِلْمًا رَحِيمًا إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ترجمہ اے رب ہمارے نہ کجی پیدا کر ہمارے دلوں میں اس کے بعد کہ تو ہدایت دے چکا ہو ہم کو اور عطا فرما ہم کو اپنی سرکار سے مہربانی بیشک تو بڑا دینے والا ہے خاصیت جو چاہے کہ اس کا دل ایمان کی امان میں رہے اور رحمت باری اس کے شامل حال رہے وہ اس

آیت کو پڑھا کرے۔ (راحة القلوب)۔

(۲) رَبَّنَا أَنْتَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ

يُخْلِِفُ الْمَيْعَادَ ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار بیشک تو اکٹھا کرے

تمام لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شک نہیں ہے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں

کرتا خاصیت جو شخص چاہے کہ اولیائے خدا کے زمرہ میں شامل ہو اور اللہ

تعالیٰ اُس کو بروز حشر اپنے محبوبوں کے زمرہ میں اٹھائے وہ اس آیت کو پڑھے

پڑھا کرے۔ (راحة القلوب)

(۳) الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ

بِالْأَسْكَارِ ۝ ترجمہ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور اللہ کے حکم بردار اور

خرچ کرنے والے اور پھلی رات میں گناہ بخشوانے والے ہیں خاصیت

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب الرحمة فی الطب والحکمة میں تحریر

فرماتے ہیں کہ ان آیات کو مع لآحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ کے دفع

بدخوابی کے لئے لکھ کر اپنے اوپر لٹکائے۔

(۴) شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَابِضًا

بِالْقِسْطِ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۝

ترجمہ اللہ گواہ ہے کہ کوئی عبادت کے قابل نہیں اُس کے سوا اور فرشتے اور

علم والے (گواہ ہیں) کہ وہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے انصاف سے، کوئی معبود

نہیں سوائے اُس کے زبردست ہے حکمت والا۔ بیشک دین تو اللہ کے نزدیک

اسلام ہی ہے۔ خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ

اور آیتہ الکرسی اور آل عمران کی یہ دو آیتیں یعنی شَهِدَ اللَّهُ سَے الْإِسْلَامُ تک

اور آیت قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک ایسی ہیں کہ ان میں

اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہیں اور وہ جناب باری میں عرض کرتی ہیں کہ خداوند اہم کو دنیا کے اُس شخص پر اتار جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے جو کوئی تم کو ہر نماز کے بعد پٹھے گا اُس کی خواہ بگاہ جنت کی جائے گی چاہے وہ کسی عمل پر ہو اور اُس کو حظیرۃ القدس میں جگہ دوں گا اور اس کی طرف اپنی خفیہ رحمت سے ہر روز ہتہر بار نظر کروں گا اور ہر روز اس کی شتر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سے ادنیٰ مغفرت ہے اور اُس کو ہر دشمن اور حاسد سے محفوظ رکھوں گا اور اُس کی مدد کروں گا۔ کذا فی معالم التنزیل (خیر متین)۔

(۵) (۱) اَللّٰهُمَّ مَلِكَ الْمَلِكِ تَوَلَّى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (۲) تُوَلِّجُ الْبَلَّ فِي النَّهَارِ وَتُوَلِّجُ النَّهَارَ فِي الْبَلِّ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ترجمہ آے اللہ ملک کے مالک و بے سلطنت تو جسے چاہے اور چھین لے سلطنت جس سے چاہے اور تو ہی عزت دے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جسے چاہے تیرے ہاتھ ہے ہر بھلائی، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی شامل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو ہی نکالے جاندار کو بے جان سے اور تو ہی نکالے بے جان کو جاندار سے اور روزی دے جس کو چاہے بے شمار۔ خاصیت اول آیت کو مع اس دعا کے جو آگے لکھی جاتی ہے صبح و شام کے وقت بعد و طاق پڑھنا ادائے قرض کے لئے نہایت مفید ہے۔ دُعَايِهِ رَحْمَتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ۝ اَرْحَمَنِي رَحْمَةً تُغْنِيَنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ (اللہ)

ترجمہ :- اے دنیا اور آخرت کے رحمن تو دیتا ہے دنیا اور آخرت جس کو چاہتا ہے اور جس سے چاہے ان دونوں کو روک لیتا ہے تو مجھ پر ایسا رحم کر کہ مجھ کو تیرے سوا دوسروں کی رحمت سے غنی اور بے پروا کر دے۔
 اور وظیفہ کریمہ میں دونوں آیتوں کو ادائے قرض کے لئے اس ترکیب سے لکھا ہے کہ قبل وتر کے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد ان دونوں آیتوں کو پانچ بار پڑھے کتنا ہی قرض ہو بفضلہ تعالیٰ ادا ہو جائے گا۔

(۶) اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۗ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وُضِعَتْ الذَّكْرُ قَالَ رَبِّ اِنِّي وُضِعْتُهَا اُنْثٰى ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وُضِعَتْ ۗ وَكَلِمَةً ذُرِّيَّتِهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ ۗ وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۗ وَكَلَّمَهَا زَكَرِيَّا ۗ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَ هَارِيزِ قَاعٍ ۗ قَالَ يَمْرِؤُكُمْ اِنِّي لَكَ هَذَا ط قَالَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ترجمہ جب کہا عمران کی بی بی نے اے میرے پروردگار میں نے تیری نذر کر دیا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد بنا کر تو میری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا خبردار ہے۔ پھر جب اس نے لڑکی جنی بولی اے میرے پروردگار میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ اس نے جنا، اور نہیں ہوتا لڑکا لڑکی کی طرح اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔ تو قبول فرمایا مریم کو اُس کے رب نے

اچھی طرح کا قبول کرنا اور اُس کو اٹھایا خوب اچھا اور اُس کو سپرد کر دیا زکریا کے جب کبھی آتا اس کے پاس زکریا حجرے میں موجود پاتا اُس کے پاس کچھ کھانا، کہا اے مریم یہ تیرے لئے کہاں سے آیا۔ بولی یہ اللہ کے یہاں سے بیشک اللہ رُزقی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار۔ خاصیت حفاظت حمل کے لئے بہن کی جھلی پر ان آیات کو لکھ کر حاملہ کی چھنگلیا میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ حاملہ اور بچہ دونوں آفتوں سے محفوظ رہیں (وظیفہ کریمہ)۔

اور اگر لڑکا بہت روتا ہو تو اس کے لئے بھی انہیں آیات کو لکھ کر اس کے گلے میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ڈرنے اور زیادہ رونے سے محفوظ رہے اور نشوونما عمدہ پائے (درر النظیم)۔ اس عاجز مؤلف کتاب ہذا کا بھی آزمودہ ہے۔

(۷) رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعٌ عَزِيزٌ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ اے میرے پروردگار عطا فرما مجھ کو اپنی جناب سے اولاد نیک بیشک تو ہی سنتا ہے دعا۔ خاصیت جو چاہے کہ اُس کو فرزند شایستہ اور نیک بخت عطا ہو وہ اس آیت کو ہمیشہ پڑھا کرے۔ نہایت مجرب ہے حضرت زکریا علیہ السلام نے یہی آیت پڑھی تھی خدا نے اُن کو بچی علیہ السلام جیسا فرزند عطا کیا۔ (راحة القلوب)

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے بھی فرمایا کہ جس کو اولاد سے مایوسی ہوگئی ہو وہ اُس آیت کو پڑھا کرے خداوند کریم اس کی برکت سے فرزند صالح عطا کرے گا۔

(۸) قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ (اے محمد) کہہ دے بیشک بڑائی تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار۔ خاص کر لیتا ہے اپنی مہربانی کے لئے جس کو چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ خاصیت اگر کسی کو نوکری مطلوب ہو یا وقت رزق و پریشانی روزگار ہو تو اس آیت کو لکھ کر اور تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لے انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا۔ (وظیفہ کریمہ)

(۹) أَفَغَيَّرِ دِينَ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ○ ترجمہ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا اور دین ڈھونڈتے ہیں حالانکہ اسی کے تابعدار ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں بخوشی یا بجبر اور اسی کی جانب سب لوٹیں گے۔ خاصیت جانور کی شرارت دو ہونے کے لئے اس آیت کو پڑھ کر اُس کے کان میں پھونک دے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (اتقان)

(۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ هُوَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ○ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلالًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلاَّ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَةُ طُفْلٌ فَاتُّوا بِالتَّوْرَةِ فَآتَوْهَا أِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ ترجمہ تم ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کے درجوں تک جب تک نہ خرچ کرو وہ چیزیں جو تم کو عزیز ہیں اور تم کوئی سی چیز بھی خرچ کرو بیشک اللہ اس کو جانتا ہے۔ سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں بنی اسرائیل کو مگر جو حرام کر چکے تھے یعقوب اپنے اوپر اُس سے پہلے کہ نازل ہو تو ریت کہہ دے کہ تم لے آؤ تورات اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔ خاصیت اگر بخیل کے کسی کپڑے کے ٹکڑے پر اس آیت کو گلاب اور مشک و زعفران سے لکھ کر اور پاک پانی سے دھو کر اُسے پہنائیں تو بفضلہ تعالیٰ اس کا بخل جاتا ہے (وظیفہ کریمہ)

فِي صُدُورِكُمْ وَلِيَمَحِصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
 تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا نَسِيئًا لَهُمْ
 وَجُوهِهِمْ مِنَ اثْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمِثْلَهُمْ
 إِلَّا نَجِيلٌ كَذَرَجَ أَخْرَجَ شَطَاةً فَازَرَأَتْ فَاسْتَعْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُرٍّ
 يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ ترجمہ پھر اللہ نے اتاری تم پر اس غم
 بعد حالتِ اطمینان یعنی اونگھ کہ گھیر رہی تھی تمہارے ایک گروہ کو اور ایک گروہ
 کہ جن کو اپنی جانوں کی پڑی تھی بدگمانیاں کرتے تھے اللہ سے ناحق جاہلیت
 سی بدگمانیاں کہتے تھے ہمارے بس کی کیا بات ہے کہہ دے کہ سب کام اللہ
 ہی کے اختیار میں ہے یہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو ظاہر نہیں کرتے تھے
 کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے
 کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی آنکلتے وہ لوگ کہ جن پر مارا
 جانا لکھا جا چکا تھا اپنے اپنے پھرنے کی جگہ اور تاکہ آزمائے اللہ جو کچھ تمہارے
 دلوں میں ہے اور تاکہ نکھار دے ان خیالات کو جو تمہارے دلوں میں ہیں اور
 اللہ جانتا ہے دلوں کی بات۔ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ
 ہیں سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو ان کو دیکھتا ہے رکوع
 کرنے والے سجدہ کرنے والے طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور خوشنودی، ان
 کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے۔ یہی ان کی صفت ہے تو ریت
 میں اور ان کی صفت ہے انجیل میں، جیسے کھیتی کہ اُس نے نکالی اپنی سوئی پھر
 سوئی کو قوی کیا۔ تو وہ موئی ہو گئی پھر سیدھی کھڑی ہو گئی اپنی نال پر خوش کرنے

سورہ فتح رکوع ۲۲

لگی کسانوں کو تاکہ جی جلائے مسلمانوں کے سبب کافروں کا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے مغفرت کا اور اجر عظیم کا۔ خاصیت جو شخص اوّل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر درود شریف اور اس کے بعد ان آیتوں کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ اُس کے جمیع احوال میں برکت دے اور دشمنوں پر نصرت بخشنے اور ہر غم و الم سے نجات دے اور یہی آیتیں امراض باطنیہ اور ہر درد و آزار میں انشاء اللہ تعالیٰ نفع بخشیں گی (مغربات دیربی)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ پہلی آیت ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكَ سے بِذَاتِ الصُّدُورِ تک کو کشائش رزق کے لئے ابتدا ماہ کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد مغرب گیارہ مرتبہ پڑھا کرے اور آیت لَقَدْ مَنَّكَ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ کو ہر جمعہ کے بعد کاغذ میں لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا جائے امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے اُس کی تکلیفیں دور ہوں اور محتاج نہ رہے۔

(۱۳) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ ترجمہ ہم کو اللہ بس ہے

اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ خاصیت جو کسی مصیبت اور غم میں مبتلا ہو وہ اس مقدس آیت کو بکثرت پڑھے (حصن حصین)۔

(۱۴) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالاختلافِ الیْلِ وَالنَّهَارِ

سے لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۝ تک خاصیت صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو جب اُٹھتے تو گھر سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے اور

لے اعراف۔ رکوع ۱۔ ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں اور پیدا کر دئے تمہارے لئے اُس میں زندگی کے سامان تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ۱۴

ان آیتوں کو پڑھتے (اذکار امام نووی)۔

(۱۵) رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا نُنْخِزُ نَائِمُونَ
 إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دے جو تو
 ہم سے وعدہ فرمایا اپنے رسولوں کی معرفت اور ہم کو ذلیل نہ کیجیو قیامت
 روز بے شک تو وعدہ خلافی کیا ہی نہیں کرتا۔ خاصیت تفسیر کشاف میں
 کہ جو کوئی چاہے کہ نیک ہو اور بروزِ حشر عذاب سے امن میں رہے وہ یہ آیت
 کرے۔ بخارا میں ایک شخص فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مر گیا کسی نے اُسے خواب
 دیکھا کہ زمرہ اولیاء میں ہے پوچھا یہ درجہ تجھے کیونکر ملا۔ کہا کہ میں نے تفسیر کشاف
 میں اس آیت کی یہ فضیلت دیکھ کر تازندگی اس کا عمل رہا اُس کے عوض
 یہ درجہ عنایت ہوا۔ (راحة القلوب)

سُورَةُ النِّسَاءِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں پانچ
 آیتیں ایسی ہیں جو مجھ کو دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سورہ میں آٹھ آیتیں ایسی نازل
 ہوئی ہیں کہ اس امت میں دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔ (ابن کثیر)
 (۱) فَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ ۝ ترجمہ تو ان کو کھاؤ رچتا پچتا۔
 خاصیت اس آیت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک عجیب دوا
 استنباط فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کو دین مہر میں سے کچھ نقد دے
 اور عورت اُس زر نقد کو لے کر پھر اپنے شوہر کو بخش دے۔ اُس نقد سے شہد
 خالص خرید کیا جائے اور اس میں بارش کا پانی ملا کر جس مرینس کو پلائے انشاء اللہ

تعالیٰ وہ ضرور شفا پائے گا۔ مجرب و آزمودہ ہے۔ (مولانا اشرف علی صاحبہم فیضہ)۔
 (۲) (۱) یُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وُخْلِقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا
 (۲) اَللّٰهُ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا (۳) ذَلِكَ
 تَخْفِيفٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِّنْ رَبَّنَا كَيْفَ عَذَابَ الْعَذَابِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ
 (۵) وَإِنْ يَمَسُّكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ
 بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ (۶) وَإِنْ يَمَسُّكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ ۝ ترجمہ (۱) اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان پیدا ہی
 کیا گیا ہے کمزور۔ (۲) اب اللہ نے بوجھ ہلکا کر دیا تم پر سے اور جانا کہ تم میں کمزوری
 ہے۔ (۳) یہ آسانی ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور مہربانی۔ (۴) اے
 ہمارے پروردگار دور فرما ہم سے یہ عذاب ہم مسلمان ہوتے ہیں۔ (۵) اور
 اگر تجھ کو پہنچائے اللہ کوئی تکلیف تو کوئی اُس کا کھولنے والا نہیں اس کے سوا۔
 اور اگر چاہے تیرے حق میں بھلائی (کرنی) تو کوئی اس کے فضل کا پھیرنے والا
 نہیں۔ (۶) اور اگر وہ تجھ کو کوئی فائدہ پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے خاصیت
 امام حجۃ الاسلام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ بخار کے لئے ایک
 تعویذ لکھا کرتے تھے اور اُس کو بخار والے کی گردن میں لٹکا دیتے تھے۔ بخار
 جاتا رہتا تھا۔ جب وہ وفات پاگئے تو اس تعویذ میں دیکھا گیا تو یہ آیتیں مع
 اَوَّلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے پائی گئیں۔ (درر النظیم)

(۳) (۱) اِنْ تَجْتَنِبُوا كِبَا يَرَمَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفُرْ عَنْكُمْ
 سَيَاتِكُمْ وَتَدْخِلْكُمْ مَدْخَلًا كَرِيمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ

۱۔ سورۃ انفال رکوع ۹۔ ۲۔ سورۃ بقرہ رکوع ۲۲۔ ۳۔ سورۃ دخان رکوع ۱۰۔ ۴۔ سورۃ یونس
 رکوع ۱۱۔ ۵۔ سورۃ انعام رکوع ۲۔

بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ ط لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبُوا ط وَاللِّسَاءِ نَصِيبٌ
 مِّمَّا كَتَبْنَ ط وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا
 ۶۴ (۲) إِنَّ اللَّهَ لَا يُظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ إِنْ تَكْ حَسَنَةً يُمْضِعْهَا وَيُؤْتِ
 ۶۵ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۰ (۳) إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ
 ۶۶ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۰ وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَى إِثْمًا
 ۶۷ عَظِيمًا ۰ (۴) وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا
 ۶۸ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۰ (۵) مَا
 ۶۹ يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۰

ترجمہ (۱) اگر تم بچے رہو گے ان بڑے گناہوں سے جن کی تم کو ممانعت کی جاتی
 ہے تو ہم تم سے دور کر دیں گے تمہارے چھوٹے گناہ اور ہم تم کو داخل کریں گے
 عزت کے مقام میں اور تم ہوس نہ کرو جنہیں بڑائی دی اللہ نے تم میں ایک کو
 دوسرے پر مردوں کا حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ
 انہوں نے کمایا اور مانگتے رہو اللہ سے اُس کا فضل بیشک اللہ ہر چیز سے
 خبردار ہے۔ (۲) اللہ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اگر ذرہ بھرنیکی ہو
 تو اُس کو دوچند کرتا ہے اور مرحمت فرماتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔ (۳)
 بیشک اللہ اس جرم کو معاف کرتا نہیں کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا
 جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے خدا کا شریک
 گردانا تو اُس نے بڑا طوفان باندھا جو بڑا گناہ ہے۔ (۴) اور (۱) سے پہنچے جب
 اُن لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کر کے) اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اگر (اس وقت
 یہ لوگ) تمہارے پاس آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (یعنی تم بھی) ان
 کی معافی چاہتے تو (یہ لوگ) دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۵) اگر تم لوگ خدا کی شکر گزاری کرو اور (اس پر) ایمان رکھو تو خدا کو تمہارے عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے بلکہ خدا (تو شکر گزاروں کا) قدر دان (اور ان کے حال سے) واقف ہے۔ **خاصیت** یہ آیتیں حاجت روائی کے لئے بہت مجرب ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک کفایت جہات دینی اور دنیوی کے لئے ان آیتوں سے بہتر کوئی نہیں۔ اور حضرت شیخ نظام الدین اولیا اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمہما اللہ بھی ان آیات کے خواص میں متفق ہیں ہر روز ستر بار پڑھے۔ (مرقعہ شریف)۔

(۴) رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال اس بستی سے جس کے رہنے والے ظلم کر رہے ہیں اور بنا ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا۔ **خاصیت** حضرت مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ العزیز ایک بزرگ کو تحریر فرماتے ہیں کہ جہاں فسق و فجور کی کثرت ہو وہاں اس آیت کو اکثر پڑھا کرے۔ (مکتوبات بست و دو صدی)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے فرمایا کہ اگر کسی ظالم اور بدکار کے شہر میں گرفتار ہو اور وہاں سے نجات مشکل ہو تو اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے اور خداوند کریم سے اپنی رہائی کی دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رہائی ہو جائے گی۔

(۵) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيدًا ۝ ترجمہ کیا عجیب ہے کہ اللہ روک دے لڑائی کافروں کی اور اللہ کی لڑائی زیادہ سخت اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔ **خاصیت** مقدمہ وغیرہ کی پریشانی و مصیبت میں اس آیت کو مع اول و آخر ۲۵-۲۵ بار

درود شریف کسی خاص وقت میں ۵۰۰ مرتبہ پڑھے یا تا رفع مصیبت اکثر اوقات پڑھا کرے (از ارشادات مولانا شاہ احمد میاں صاحب دام فیضہ سجاد نشین مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ)۔

(۶) لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوِّءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلِمَ وَلَا كَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ○ ترجمہ اللہ بڑی بات کے پکار پکار کر کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر ہاں جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ خاصیت جو کوئی اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور کسی ظالم و جفا کار کے پاس جائے اور جانے کے وقت بھی اس آیت کو بار بار تلاوت کرے تو اُس کے ظلم سے محفوظ رہے (مغربات دیرنی)۔

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

اس سورہ کا نام سورۃ الغفور اور سورۃ المنقذہ بھی ہے کیونکہ یہ اپنے قاری کو عذاب کے فرشتوں سے بچالیتی ہے (آفاق)۔

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُشْتَلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمَةٌ إِنْ لَمْ يُحْكَمْ مَا يُرِيدُ ○ ترجمہ ایمان والو پورے کرو قرار حلال کر دیتے گئے تمہارے لئے چوپائے مویشی، اس کے سوا جو تم کو آگے سنائے جائیں گے، مگر شکار حلال نہ سمجھنا اس حال میں کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو۔ بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ خاصیت اگر عورت زانیہ ہو تو اس کے ملبوسہ کپڑے کے ٹکڑے پر اور اگر مرد زانی ہو تو اُس کے ملبوسہ کپڑے کے ٹکڑے پر اس آیت کو لکھے اور شتر مرتب پڑھ کر اُس پر دم کرے پھر یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الْآيَةِ الْعَظِيمَةِ

أَمْحِ الزَّيْنَةَ وَالزَّيْغَ وَالزَّلَالَ مِّنْ قَلْبِ فُلَانَةٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ (اگر عورت ہو تو اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے) اَوْ مِّنْ قَلْبِ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةٍ (اگر مرد ہو تو اُس کا اور اس کی ماں کا نام لے) وَ زَيْنٍ ظَاهِرَةً وَ بَاطِنَةً بِأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ وَ بَحْرُمَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ذِي الْخَلْقِ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَحْرُمَةِ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِكَ وَ أَصْفِيَاءِكَ أَجْمَعِينَ فَعَالَ لِمَا يُرِيدُ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ہ پھر کپڑے کے ٹکڑے کو کسی نامعلوم کی قبر میں دفن کرے اور دفن کرتے وقت یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ اِمْتِ فِعْلَ الزَّيْنَةِ وَ حُبَّهَا وَ الْاِخْلَاقِ الذَّمِيَّةِ مِّنْ قَلْبِ فُلَانَةٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ اَوْ مِّنْ قَلْبِ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةٍ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے دونوں اس گناہ و فعلِ بد سے مجتنب ہو جائیں گے (خزینۃ الاسرار ص ۱۲)

(۲) وَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ ۖ اذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاطَعْنَا وَ اتَّقُوا اللَّهَ ۗ اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نُ قَوْمٍ عَلَىٰ اَنْ لَا تَعْدِلُوا ۗ اَطَاعِدْ لِكُلِّ قَوْمٍ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ۗ اِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ترجمہ اور یاد رکھو اللہ کا احسان جو تم پر ہوا۔ اور اُس کا وہ عہد و پیمان جو تم سے ٹھہرایا ہے، جب تم نے کہا کہ ہم

لہ الہی بخرمت اس آیت مقدسہ کے فلاں عورت بنت فلاں عورت یا فلاں مرد ابن فلاں عورت کے دل سے ننا اور بُرائی کی خواہش اور بجزوی کو دور کر۔ اور اُس کے ظاہر و باطن کو اخلاق نیک سے زینت بخش بخرمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صاحبِ خلقِ عظیم ہیں۔ اور بخرمت اپنے سب دوستوں اور پرہیزگاروں کے تو جو چاہتے کر گزرنے والا اور ارحم الراحمین ہے ۱۲


۱۳ الہی تو فلاں بن فلاں۔ یا فلاں بنت فلاں کے دل سے فعلِ زنا اور اُس کی خواہش کو دور فرما ۱۲

نے سنا اور قبول کر لیا، اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ دلوں کی باتیں جانتا ہے۔ اسے ایمان والو کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کو اور لوگوں کی عداوت تم کو اس جرم کے باعث نہ ہو کہ تم انصاف نہ کرو، ضرور انصاف کرو، انصاف ہی پر ہیزگاری کے قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ خاصیت جو شخص شب جمعہ کو بعد نماز عشاء ایک کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر، تعویذ بنا کر باندھ لے تو شیطان اور دشمن اور نظر بد سے امن میں رہے۔ اور اگر سنیچر کو سنگ مرمر کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر تین دن برابر نہار منہ پیے تو نماز یا وضو میں وسوسا ہوتا ہو یا برے خواب دیکھتا ہو تو بھرت اس عمل کے دور ہو جائے (وظیفہ کریم)۔

(۳۳) يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى

الْكُفْرِيِّينَ ۝ ترجمہ جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اُسے دوست رکھتے ہوں گے نرم دل ہوں گے مسلمانوں کے ساتھ سخت دل ہوں گے کافروں کے ساتھ۔ خاصیت اس آیت کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے اُس سے انشاء اللہ محبت ہو جائے گی مگر ناجائز محل میں استعمال نہ کرے۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم)۔

(۳۴) وَالتَّيْنَابِينَتَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝

ترجمہ اور ہم نے ڈال دی اُن کے آپس میں دشمنی اور بیردن قیامت تک خاصیت اگر دو آدمیوں میں افتراق و عداوت ڈالنا چاہے تو اس آیت کو بھونچ پتر پر لکھ کر اس کے نیچے یہ نقش لکھے  اور اس کے نیچے یہ

۱۲ لہ یہ کسی چیز کی چھال ہے جو نیچے بند نیچوں میں کپڑے کے نیچے پھیلتے ہیں ۱۲

عبارت لکھی کہ درمیان فلاں وفلاں تفریق واقع ہو۔ اور تعویذ بنا کر دو پرانی قبروں میں دفن کر دے۔ مگر ناحق کے لئے نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگا۔ (ایضاً)

(۵) لِحَنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ ۚ
وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا
يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ترجمہ لعنت
ہو چکی ان پر جو بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے لگے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان
پر یہ اس واسطے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے۔ ایک دوسرے
کو نہیں منع کرتے تھے اُس بُرے کام سے جو وہ کر بیٹھتے تھے۔ کیا بُرے کام تھے
جو کرتے تھے۔ خاصیت دفع موش و کرم وغیرہ کے لئے ان دونوں آیتوں
کو لکھ کر اپنے مال و اسباب یا انبار خانہ غلہ میں رکھ دے انشاء اللہ تعالیٰ دور
ہو جائیں گے۔ (مغربات دیربی)

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ
وَالْأَزْجَارُ مَرْجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ وَيُصَدِّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ
مُنْتَهُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝ ترجمہ اے ایمان والو شراب
اور جوا اور بت اور پانے تو بس گندے شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہو
تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ پس شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں دشمنی
اور بیر ڈلوادے شراب اور جوائے کی وجہ سے اور تم کو روک دے اللہ کی یاد

لے فلاں فلاں کی جگہ دونوں آدمیوں کا نام لکھنا چاہیے ۱۲

اور نماز سے تو کیا (اب بھی) تم باز آؤ گے ماور حکم مانواللہ کا اور حکم مانورسول کا اور نہتے رہو پھر اگر تم بیٹھو گے تو جان لو کہ بس ہمارے رسول کا ذمہ تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔ خاصیت جو شخص تاڑی شراب (نشہ کی چیزوں) کے پینے جو ا کھیلنے، سو رکھانے، زنا کرنے، جھوٹ بولنے، چغلی کھانے میں مبتلا رہتا ہو اُس کے لئے اس آیت مقدسہ کو بعد نماز جمعہ کسی برتن یا تختے یا کاغذ پر لکھے اور اُس کو آبِ باراں یا صاف و پاک پانی سے دھو کر اسی آیت کو شتر مرتبہ اُس پر دم کرے پھر سینچر کے دن با وضو اُس پانی سے گیہوں کا آٹا گوندھ کر روٹی پکائے اور اُس شخص کو ناشتہ کے وقت اُس روٹی سے تین دن یا پانچ دن یا اس سے زیادہ دن تک کھلائے۔ تین جمعہ تک برابر اس عمل کو کرے بفضل خدائے قادرِ مطلق اُس شخص سے معاصی اور وہ خصائلِ ذمیمہ دور ہو جائیں گے۔
(خزینۃ الاسرار ص ۱۲۶)

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

حاکم نے نقل کیا ہے کہ جب سورۃ انعام اُتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوشی کی وجہ سے) سُبحان اللہ کہا۔ پھر فرمایا کہ اس سورۃ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ آسمان کے کنارے کو ڈھانک لیا (حصن حصین)۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ انعام قرآن کی عمدہ چیزوں میں سے ہے (کنز العمال)۔ بیماروں پر اس سورۃ کے پڑھنے سے صحت ہوتی ہے۔
(التفتان)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے فرمایا کہ جس مہم اور جس مرض کے لئے چاہے اس کو پڑھ کر دُعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مقبول ہوگی۔

(۱) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ
الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ○ ترجمہ
ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین اور بنائے
اندھیرے اور چاندنا پھر بھی یہ کافر اپنے پروردگار کے ساتھ (دوسروں کو) برابر
کرتے ہیں۔ **خاصیت** جو شخص ان آیتوں کو صبح و شام سات مرتبہ پڑھ کر
ہاتھوں پر دم کرے اور تمام بدن اور سر پر ملے تو وہ ساری آفتوں اور بیماریوں
سے محفوظ رہے۔ (درر النظیم)۔

(۲) (۱) وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
(۲) إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ○ ترجمہ (۱) اور
اللہ ہی کا ہے جو بستا ہے رات اور دن میں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے
(۲) بیشک اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل
نہ جائیں۔ **خاصیت** جس شخص کے مزاج میں غیظ و غصہ درشتی زیادہ ہو
اُس کو چاہیے کہ اُٹھتے بیٹھتے پہلی آیت کو پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ یہ سب عیوب
دور ہو جائیں گے (درر النظیم)۔ اور مرقعہ شریف میں ہے کہ جس رخسارہ یعنی گال
میں درد ہو اُس پر اس پہلی آیت کو لکھ دے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔ اور
وظیفہ کریمہ میں ہے کہ جب آدمی کو ایسی مصیبت کا خوف ہو جس میں جان کا
اندیشہ ہو تو ان دونوں آیتوں کو پڑھے انشاء اللہ وہ مصیبت دفع ہو
جائے گی۔

(۳) (۱) وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ يُعَلِّمُ
مَنْ يَشَاءُ الْبُرُوحَ وَالْبَحْرَ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي
ظُلُمَاتٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ (۲) وَمَا

مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا
 كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ ترجمہ (۱) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اُس
 کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہی جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور نہیں
 گرتا پتا تک مگر وہ اُس کو معلوم رہتا ہے اور نہ کوئی دانہ ہے زمین کے اندھیرے
 میں اور نہ ہرا اور نہ سوکھا مگر سب کا سب روشن کتاب میں ہے۔ (۲) اور کوئی
 نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ کے ذمے ہے اس کی روزی اور وہ جانتا ہے اس
 کے ٹھہرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو سب کچھ (لکھا ہوا) موجود ہے کتاب
 روشن (لوح محفوظ) میں۔ **خاصیت فراخی رزق کے لئے دو رکعت نماز اس**
طور سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد پہلی آیت اور دوسری رکعت میں بعد
الحمد دوسری آیت پڑھے۔ پھر اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الْغُفُورَ الرَّحِيمَ بکثرت پڑھے
انشاء اللہ تعالیٰ فراخی رزق ہو۔ (وظیفہ کریمہ)

(۴) ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّۙ اِلٰلٰهُ الْحَكْمِ وَهُوَ
 اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ ترجمہ پھر وہ پہنچائے جائیں گے اللہ کی جانب جو ان کا
 واقعی مالک ہے، سُن رکھو۔ بس اُسی کا حکم ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد
 حساب لینے والا ہے۔ **خاصیت اس آیت کے بعد آیت وَافْوْضْ اَمْرِيْ
 اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصِيْرَتِ الْعِبَادِ ۝ اور آیت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
 فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر جو دُعائے انشاء اللہ
 مقبول ہوگی۔ (قرآن محشی)**

۱۔ سورۃ مؤمن رکوع ۵۔ اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بیشک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔
 ۲۔ آل عمران رکوع ۱۸۔ ہم کو اللہ بس ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے ۱۲
 ۳۔ الحج رکوع ۱۰۔ تو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے ۱۲

(۵) لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے اور جو کچھ دنوں بعد تم جانو گے۔ خاصیت داڑھ کے درد کے لئے اس آیت کو لکھ کر دانت پر رکھ دے بفضلہ فوراً درد جاتا رہے (وظیفہ کریمہ)۔ الداء والد عام میں بھی اس عمل کو مجرب و آزمودہ لکھا ہے۔

(۶) وَمِنْ آيَاتِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَأَخْوَانِهِمْ ۝ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ ترجمہ بعض کو ان کے باپ دادوں اور ان کی اولاد اور بھائیوں میں سے اور ہم نے ان کو انتخاب کیا اور سیدھی راہ چلائی خاصیت اس آیت کے بعد بے تباہی دنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہم انی اسئلك بعزة الانبياء علیہم السلام و بعزة محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اقض حاجتی یا قاضی الحاجات ایک مرتبہ پڑھے۔ حاجت کی جگہ اپنی مراد کا نام لے۔ (قرآن مجید محشی)

(۷) اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ط يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ط ذٰلِكُمْ اللّٰهُ فَاَنۢى تُوْفِكُوۡنَ ۝ ترجمہ بیشک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے، نکالتا ہے زندہ مردے سے اور وہی ہے زندہ سے مردہ نکالنے والا، یہی تو خدا ہے پھر تم کہاں بھکے جا رہے ہو۔ خاصیت اگر ان آیتوں کو زعفران اور کافور سے پاک برتن میں لکھ کر کنوئیں کے پانی سے دھوئے اور جن جن غلوں کو بونا منظور ہو ان کو اس پانی لے اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

لے الہی میں تجھ سے بجز تیس نبیاء علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی مراد مانگتا ہوں اے سب کی حاجتیں پوری کرنے والے میری حاجت پوری کر ۱۲

میں بھگو کر بوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ کھیتی اچھی ہو۔ درخت جلد اگیں۔ پھل اچھے آئیں اور خوشگوار ہوں اور سارے حیوانات سے محفوظ رہیں (درر النظیم) اور وظیفہ کریمہ میں ہے کہ اگر عورت چاندی کی تختی پر ان آیتوں کو لکھوا کر اپنے سر میں رکھے تو بحکم خدا حاملہ ہو اگرچہ بایوس ہو گئی ہو۔

(۸) هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالزُّمَانُ مِثْلَهَا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط أَنْظِرُوا إِلَى شَمْرَةٍ إِذَا آسَمَرَ وَيَنْعِهِ ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ترجمہ اور اسی خدا نے آمارا آسمان سے پانی پھر ہم ہی نے اُس سے ہر چیز کی بوٹیاں نکالیں پھر ہم ہی نے اُس سے سبزہ نکالا جس سے ہم نکالتے ہیں دانے گتھے ہوئے اور کھجور کے گلجھے میں سے کچھے جو جھکے پڑتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار باہم ملتے جلتے اور جدا جدا دیکھو درخت کا پھل جب وہ پھلے اور اُس کا پکنا بیشک ان میں بہت سیری نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لئے خاصیت اگر اس آیت کو جمعہ کے روز کسی وقت لکھ کر اور دھو کر کنوئیں میں ڈال دیں اور اُس سے درختوں میں پانی دیں تو انشاء اللہ پھلوں میں برکت ہو اور نظر بد بلکہ سب آفتوں سے محفوظ رہے (وظیفہ کریمہ)۔

(۹) وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِحَتَّى نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ط اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ط ترجمہ اور جب ان کے پاس آتی ہے کوئی آیت کہتے ہیں ہم تو ہرگز نہ مانیں گے جب تک کہ ہم کو نہ دیا جائے اس جیسا جو دیا گیا اللہ کے رسولوں کو۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ

ع ۱۲

ع ۱۵

کہاں رکھے اپنی پیغمبری۔ خاصیت ان آیتوں میں لفظ اللہ دو جگہ متصل واقع ہوا ہے۔ ان دونوں لفظ کے درمیان جو کوئی دُعا مانگے تو انشاء اللہ تمہارے اس کی دعا قبول ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو مغرب کی نماز فرض کی دو رکعتوں میں پڑھتے تھے (فتح البیان)۔

(۱) وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا عِ
مَا تَشْكُرُونَ ○ ترجمہ اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں۔ اور پیدا کر دیئے تمہارے لئے اس میں زندگی کے سامان، تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ خاصیت جو کوئی اس آیت کو ہر جمعہ کے بعد کاغذ پر لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا جائے تو بفضلہ تعالیٰ اُس سے افلاس و غربت دور ہو جائے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۲) رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا سَكَّةً فَلَنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور ہو جائیں گے برباد۔ خاصیت جو شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ کر مغفرت کی دُعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے کیونکہ یہ دُعا حضرت آدم علیہ السلام کی ہے اور مقبول بھی ہو چکی ہے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۳) وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ يُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا

اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تَبْلُغُوا الْجَنَّةَ أَوْرَثْتُمْهُمُ
 بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ ترجمہ اور نکال دی ہم نے جو کچھ ان کے دلوں میں ریکڑ
 تھی۔ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اور کہتے ہیں کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو
 اس کا راستہ دکھایا، اور ہم نہ تھے کسی طرح راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتے
 ہم کو اللہ، بیشک آئے تھے رسول ہمارے رب کے حق لے کر اور پیکار دیئے
 جاویں گے کہ یہ جنت ہے تم وارث ہوئے اس کے ان عملوں کی بدولت جو تم
 کرتے تھے۔ **خاصیت** اگر ان آیتوں کو نئے قلم سے علو پر لکھ کر ان اشخاص
 کو کھلائیں جن میں باہم بغض و عداوت ہو تو بفضلہ تعالیٰ ان میں صلح و اتفاق
 ہو جائے (درر النظیم)۔

(۴) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ ترجمہ اے ہمارے
 پروردگار ہم کو نہ کر گنہگار لوگوں کے ہمراہ۔ **خاصیت** جو شخص چاہے کہ ظالموں
 کے مجمع سے الگ ہو اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے وہ اس
 آیت کو بکثرت پڑھے (راتہ القلوب)۔

(۵) (۱) إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي
 سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ
 حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسْتَغْرَبَاتٌ بِأَمْرِ رَبِّهِ اللَّهُ خَالِقُ
 وَالْأَرْضِ مَبْرُكٌ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً
 إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
 وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○
 ترجمہ بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ
 دن میں پھر بیٹھا تخت پر، چپا لیتا ہے رات کو دن سے (گویا) رات دن کے

تیچھے لگی آرہی ہے لپکتی ہوئی اور اسی نے پیدا کیا سورج اور چاند اور
تارے تا بعد اپنے حکم کے، سن لو اسی کی خلق ہے اور (اسی کا) حکم، بڑی
بابرکت ہے اللہ کی ذات جو دنیا جہان کا پالنے والا ہے۔ پکارو اپنے پروردگار
کو گڑگڑا کر اور چپکے۔ اُس کو مد سے بڑھنے والے خوش نہیں آتے اور نہ فساد
کو روزین میں اُس کے سنوارے تیچھے اور اُس کو پکارتے رہو ڈرا اور توقع
سے کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں سے۔ خاصیت
جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دروزہ شروع ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ اُن کے پاس جا کر
آیۃ الکرسی اور یہ آیت اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب
الناس پڑھیں۔ (اتقان) اور صاحب درر النظیم تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی
پہلی آیت کو رَبِّ الْعَالَمِينَ تک سونے کے وقت پڑھ لیا کرے تو خداوند
تعالیٰ اُس کو شیطان اور اس کی ڈریتات سے محفوظ رکھے گا اور لقوہ، ریح،
فالج کے لئے بھی مفید ہو۔ اور اگر دونوں آیتوں کو مِنَ الْمُحْسِنِينَ تک پڑھ
کر خدا سے نیند نہ آنے کی دعا کرے تو بفضلہ تعالیٰ نیند نہ آئے۔

(۶) (۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَخَلَبُوا
هُنَالِكَ ۝ وَانْقَلَبُوا صَبِرِينَ ۝ وَأَلْقَى السَّحْرَةَ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا أَمَنَّا
بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ۝ (۲) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى
مَا جِئْتُكُمْ بِهِيَ السَّحَرُطِ ۝ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِمْ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝
(۳) إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا سَاحِرًا ۝ وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ اتَىٰ ۝ ترجمہ پس
ثابت ہو گیا حق اور غلط ہوا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ پس ہار گئے اس جگہ اور پھر

ذلیل ہو کر۔ اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں۔ بولے ہم ایمان لائے پُروردگار
عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔ تو جب انہوں نے (اپنی رسیوں
اور لاکھٹیوں کو سانپ بنا بنا کر میدان میں) ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ جو تم
(بنا کر) لائے ہو جادو ہے (سو) بیشک اللہ اُس کو دم کے دم میں ملیا میٹ
کر دے گا کیونکہ اللہ مفسد لوگوں کے کام بننے نہیں دیا کرتا اپنے حکم سے اللہ
حق بات کو حق کر دکھائے گا اور نافرمان پڑے بُرا مانا کریں۔ کیونکہ جو ڈھوڑا (انہوں
نے) بنا کھڑا کیا ہے (یہ سب) جادو گروں کے کرتب ہیں اور جادو گر کہیں بھی
جائے اس کو فلاح ہونی نہیں۔ **خاصیت اتقان** میں ابو اللیث رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ ان سب آیتوں کو پانی پر پڑھ کر جس پر کسی نے جادو کیا ہو اُس
کے سر پر چھڑکے انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ (اتقان)

(۷) فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّكَ لِلجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَبْحًا

ترجمہ پھر جب تجلی فرمائی اُس کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو ریزہ ریزہ اور
گر پڑا موسیٰ بے ہوش۔ **خاصیت ملہات احمدیہ** میں سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے
اعمال سے منقول ہے کہ تپ دلرزہ کے لئے۔ آنے کے وقت سے پہلے گہوں

کی ایک چھوٹی ٹکیہ پر اس آیت کو مع بسم اللہ لکھ کر
مریض کو دے وہ اس کو اپنے ہاتھ میں رکھے اور خوب
غور سے دیکھتا رہے مگر پڑھے نہیں دیر کے بعد اُس
کو چاٹ لے۔ دو تین نوبت میں انشاء اللہ بالکل
صحیح ہو جائے گا۔ لکھنے کی نسبت ہدایت ہے کہ ٹکیہ
پر اس طرح گول لکھے (ملہات)۔

(۸) وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ

بِهِمْ جُ خُذُوا مَا آتَيْنَكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
 ترجمہ اور یاد کرو) جب ہم نے اٹھایا پہاڑ اُن کے اوپر کہ گویا وہ سابقان تھا
 اور سمجھے کہ وہ اب گرا اُن پر (اور ہم نے حکم دیا) پکڑو جو ہم نے تم کو دیا ہے مضبوطی
 سے اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم بیچ جاؤ۔ **خاصیت** اگر اس آیت کو
 لکھ کر سبق کی جگہ قرآن اور کتاب میں رکھ لے تو بفضلہ حفظ و فہم کامل ہوا (مفید کلمہ)
 (۹) اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ
 تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ ۝ ترجمہ جو لوگ پرہیزگار ہیں جہاں چھو اُن کو
 وسوسہ شیطانی نے چونک گئے پھر فوراً اُن کو سوجھ آگئی۔ **خاصیت** جس شخص
 کو گرمی سے بخارا آتا ہو اُس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دے یا اشتری پر لکھ کر پلا
 انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو نماز
 مغرب میں پڑھتے تھے۔ کما اخرجہ الطبرانی بسند صحیح عن ابی ایوب (فتح البیان)۔
 (۱) وَمَا جَعَلَهُ اللهُ اِلَّا بُشْرٰی وَّلِتَطْمَیْنَنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ
 وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ ترجمہ اور یہ تو صرف
 اللہ نے خوشخبری دی اور تاکہ مطمئن ہو جائیں اُس کی وجہ سے تمہارے دل اور فتح
 اللہ کی طرف سے ہے۔ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا۔ **خاصیت** یہ
 آیت تائیسویں رمضان المبارک کو ایک باریک کاغذ میں لکھ کر انگوٹھی کے
 نیچے رکھ لے تو بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ خوش رہے۔ (وظیفہ کریمہ)
 (۲) لِيُرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهٖ الْاَقْدَامَ ۝ ترجمہ محکم گرہ

لگاؤ تمہارے دلوں پر اور جائے رکھے تمہارے قدم۔ خاصیت یہ آیت
اختلاجِ قلب یعنی ہولِ دل کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو لکھ کر تعویذ بنائے
اور گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ عین دل پر پڑے بلکہ اُس کو کپڑے سے
باندھوے تاکہ ہٹنے نہ پائے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۳) (۱) وَمَا رَمَيْتْ اِذْ رَمَيْتْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَفَعَهَا (۲) اِذَا زُلْزِلَتْ

الْاَرْضُ زُلْزَالَهَا ۚ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَنْثَالَهَا ۚ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا
لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۚ بَانَ رَبُّكَ اَوْحٰى لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ
يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّرُحْمِهِمْ (۱) اور خاک تو نے نہیں پھینکی تھی جس وقت

کہ پھینکی ولیکن اللہ نے پھینکی تھی۔ (۲) جس وقت زمین ہلا دی جائے اپنے
بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے بوجھ اور بول اٹھے انسان کہ اس
زمین کو کیا ہو گیا۔ اس دن یہ بیان کر دے گی اپنی تمام خبریں اس لئے کہ تیرے
پروردگار نے اُس کو حکم دیا۔ اُس دن آدمی لوٹیں گے مختلف حالتوں پر۔

خاصیت جو کوئی ان آیتوں کو ایک مٹھی خاک پر دم کر کے دشمنوں کی فوج پر
پھینکے بحکم خداوند تعالیٰ وہ سب بھاگ جائیں اور شکست پائیں (وظیفہ کریمہ)۔

(۴) هُوَ الَّذِي اٰتٰكَ بِنَصْرِهِ ۙ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَالْفَ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ ۙ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَفَ بَيْنَهُمْ ۙ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (۱) پیغمبر وہی
(ذات پاک) ہے جس نے اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے تم کو قوت دی اور
مسلمانوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی اگر تم روئے زمین کے سارے
خزانے بھی صرف کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے مگر اللہ
نے اُن لوگوں میں الفت پیدا کر دی بیشک وہ زبردست صاحب تدبیر ہے۔

خاصیت محبت کے لئے شیرینی پر دم کر کے کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ
آپس میں الفت ہو جائے گی (ایضاً)۔

سُورَةُ التَّوْبَةِ

اس سورہ کا نام مقشقشہ بھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ اس سورہ کا نام مقشقشہ اس سبب سے ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو
تفاق سے بچاتی ہے (خازن)۔

اور قرآن مجید محشوشی میں ہے کہ اس سورہ متبرک کو لکھ کر اپنے اسباب میں
رکھ دے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسباب پھوری سے محفوظ رہے۔

(۱) (۱) وَيُشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝ (۲) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي
الصُّدُورِ ۝ (۳) يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ
لِّلنَّاسِ ۝ (۴) وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝
(۵) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ (۶) قُلْ هُوَ الَّذِي أَمَّنَا هُدًى
وَ شِفَاءً ۝ ترجمہ (۱) اور مسلمانوں کی قوم کے سینہ کو شفا دے۔ (۲) اور امراض
قلبی کی دوا ہے۔ (۳) نکلتی ہے اُن کے پیٹ میں سے پینے کی چیز (شہد) جس
کے کئی رنگ ہوتے ہیں اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ (۴) اور ہم قرآن
میں سے وہ آیتیں نازل کرتے ہیں جو شفا اور رحمت ہیں ایمان والوں کے لئے۔
(۵) اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ (۶) کہہ دے قرآن
ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔ خاصیت حضرت ابوالقاسم قشیریؒ

۱۔ سورہ یونس رکوع ۶ - ۲۔ سورہ نحل رکوع ۹ - ۳۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹ - ۴۔ سورہ
شعراء رکوع ۵ - ۵۔ سورہ حم سجدہ رکوع ۵ -

سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ میرا بڑا لڑکا بیمار تھا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور بیٹے کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آیاتِ شفا (اوپر کی آیتیں) کیوں نہیں استعمال کرتا۔ میں نے آیاتِ شفا لکھ کر اور پانی سے دھو کر لڑکے کو پلایا وہ فوراً اچھا ہو گیا۔ (وظیفہ کریم) اس عاجز مؤلف کتابِ ہذا کا بھی بارہا آزمودہ ہے۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعَدَا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ط وَمَنْ اَوْقَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرْ وَاَبْيَعِكُمْ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ترجمہ اللہ نے خرید لئے مسلمانوں سے ان کے جان و مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے، یہ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اللہ کے ذمے سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں، اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ، تو خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے اُس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ خاصیت ان آیتوں کو لکھ کر مال تجارت میں رکھے تو موجب بہتری و ترقی کا ہو گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)

(۳) التَّائِبُوْنَ الْعَبْدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ ترجمہ توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں تعریف کرنے والے ہیں خاصیت حدیث شریف میں آیا ہے کہ سفر سے لوٹتے وقت جب اپنے شہر کے نزدیک پہنچے تو یہ دُعا پڑھے اَبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اور اسی کو پڑھتا ہوا اپنے شہر میں داخل ہو (حصن حصین)۔

لہ ہم پھرنے والے توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد یعنی تعریف کرنے والے ہیں ۱۲

(۴) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
 حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۴﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۵﴾ ترجمہ
 (لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر
 شاق گزرتی ہے (اور) ان کو تمہارے بہبود کا ہوکا ہے (اور) مسلمانوں پر نہایت
 درجے شفیق (اور) مہربان ہیں اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو (اے پیغمبر
 ان سے صاف) کہہ دو کہ مجھ کو خدا بس کرتا ہے اُس کی ذات کے سوا کوئی مہبُو
 نہیں اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور عرش جو بڑا ہے اُس کا بھی وہی مالک
 ہے۔ **خاصیت** صاحبِ خزینۃ الاسرار نے ان دونوں آیتوں کی بہت کچھ
 فضیلتیں اور خواص لکھے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ایک روز ابا بکر بن مجاہد علیہ الرحمہ
 کے پاس حضرت ابوبکر شبلی قدس سرہ مسجد میں تشریف لائے۔ یہ اُن کی تعظیم
 کو اُٹھے۔ اس پر ابا بکرؓ کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ علی بن
 عیسیٰ وزیر کی تعظیم کے لئے تو نہیں اٹھے اور ان کی تعظیم کو اُٹھے انہوں نے
 اس کے جواب میں کہا کہ کیا میں اس شخص کی تعظیم نہ کروں جس کی عظمت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
 میں دیکھا کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابا بکر کل تیرے پاس ایک جنتی آئے گا
 تو اس کی تعظیم کرنا۔ ابا بکرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دو شب پھر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابا بکر
 خدا تجھ کو عزت دے جیسا کہ تو نے اس جنتی شخص کی تعظیم کی۔ اس پر میں
 نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبلیؓ کیوں کر اس درجہ کو پہنچے۔ آپ نے
 ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اسی برس سے ہر نماز کے بعد ان دونوں آیتوں کو پڑھتا ہے۔

پس کیونکر اس کو مکرم نہ رکھوں۔ جو شخص ان دونوں آیتوں کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھا کرے اُس کا ہر کام خدا بنائے۔ اگر ضعیف ہو تو قوی ہو جائے ذلیل ہو تو عزت دار ہو جائے۔ قرضدار ہو تو اُس سے نجات پائے۔ غم و الم ہو تو دور ہو جائے۔ عسرت و تنگی میں ہو تو خداوند کریم رزق و فلاح کے دروازے اس پر کھول دے۔ قید میں ہو تو اکتالیس بار روزانہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ نجات پائے۔ (خزینۃ الاسرار)۔

اور بھی حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی فَإِنْ تَوَلَّوْا مِنْهُ حَتَّىٰ تَخْرُجُوا مِنْهَا فَرِحْتُمْ وَكَرِهْتُمْ مُؤْتَمِرِينَ تَوَلَّوْا مِنْهُ حَتَّىٰ تَخْرُجُوا مِنْهَا فَرِحْتُمْ وَكَرِهْتُمْ مُؤْتَمِرِينَ العرش العظیم تک صبح و شام سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دُنیا و آخرت کے غم کو کفایت کرتا ہے یعنی دونوں جہان کے غم کو دور فرماتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ خود جناب باری عز اسمہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے کے لئے ہدایت فرمائی فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ۔ الآیۃ۔ یعنی اس پر بھی لوگ سرتابی کریں تو اسے پیغمبر ان سے کہو کہ مجھ کو خدا بس کرتا ہے (حسن حصین)۔

تفسیر دُرّ منثور میں ہے کہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو مشرکوں نے قید کر لیا اور باندھ کر بھوکا رکھا۔ اس نے اپنے باپ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر میری تنگی اور سختی کا حال عرض کرو۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے کا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کو لکھ بھیجو کہ اللہ سے ڈرے اور اُسی پر بھروسہ کرے اور صبح و شام یہ آیت پڑھا کرے۔ جب یہ خط اُن کو گیا اور انہوں نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ نے قید سے رہائی دی بلکہ کچھ فائدے کے ساتھ وہاں سے واپس آئے (خیر متین)۔

اور مولانا شاہ عبدالحق دہلویؒ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ

مشائخ شاذلیہ اپنے مریدوں کو وصیت فرماتے تھے کہ وظیفہ میں اسی آیت کو پڑھا کریں۔ پڑھنے کا بہتر وقت بعد نماز فجر و مغرب ہے۔ دن دن بار بار یا سات سات بار۔ آخر تعداد کو ترجیح ہے۔

صاحب وظیفہ کریمہ پہلی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ کشائش رزق اور ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے ہر نماز کے بعد پڑھا کرے نہایت مفید ہے۔ اور دوسری آیت **فَإِنْ تَوَلَّوْاْ مِنْ عَرْشِ الْعَظِيمِ** کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ جب و تسخیر کے لئے شب جمعہ میں آدھی رات کو تین مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ أَنْتَ الرَّبُّ حَسْبِي مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ أَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةٍ أَعْطِفْ قَلْبَهُ، أَوْ قَلْبَهَا عَلَيَّ وَذَلِّلْهُ أَوْ ذَلِّلْهَا عَلَيَّ**۔ بجائے فلان بن فلانہ اس شخص کا نام اور اس کی ماں کا نام لے جس کی محبت اور تابعداری منظور ہو۔ اور اگر مطلوب عورت ہو تو اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص اس پر مہربان ہو جائے اور اگر مطلوب کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ابن حوایا بنت حوالکھ وے۔ انتہی

مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ جو کوئی ان دونوں آیتوں کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو بروز حشر انشاء اللہ تعالیٰ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ اور بھی جس مصیبت و مہم کے لئے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مشکل آسان ہوگی۔

سُورَةُ يُونُسَ

ابن مردویہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

لے الہی تو بعد دعا ہے اور کافی ہے فلان بن فلان۔ یا فلان بنت فلان ہے۔ اس کے قلب کو میری طرف پھیر دے اور اُسے میرا مطیع فرما دے ۱۲

ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سورتیں جن کے شروع میں الرَّسْ کے مجھ کو انجیل کی جگہ پر ملی ہیں (فتح البیان) (۱) قُلْ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ۝ ترجمہ

ع

پوچھ کیا اللہ نے تم کو اجازت دے دی ہے یا اللہ پر بہتان باندھتے ہو خاصیت فقیہ کبیر الولی احمد بن موسیٰ بن عجل سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو آسیب زدہ پر پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے نفع بخشہ تھا۔ اور اسی آیت کے متعلق شیخ فقیہ السبیلی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ اس کو صرع اور ام الصبیان والے پر پٹکائیں اور پلائیں (کتاب الرحمة فی الطب والحکمة)

(۲) لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلُ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ترجمہ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتوں میں ذرہ بھی فرق نہیں آتا یہی بڑی کامیابی ہے۔ خاصیت جس کسی کو بد خوابی ہوتی ہو اور پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اس کو لکھ کر گلے میں ڈال لے یا سونے کے وقت پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ خواب بد سے محفوظ رہے گا (مولانا اشرف علی صاحبی عم فیضاً۔)

ع

(۳) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ ترجمہ اے رب ہمارے ہم پر زور نہ آ رہا اس ظالم قوم کا اور ہم کو چھڑا اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں (کے بچے) سے۔ خاصیت جو شخص ظالموں کے بچے میں گرفتار ہو جائے وہ اس آیت کو اکثر پڑھا کرے (راحۃ القلوب)

ع

سورة هود

حدیث شریف میں ہے کہ اس سورہ کو جمعہ کے دن پڑھا کرو (خیر متین)

اور جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اس پر کوئی ہتھیار اثر نہ کرے اور اُس کو نصرت و ہدیت اور فتح مندی حاصل ہو (وظیفہ کریمہ)۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ جَحْرُهَا وَمُرْسَهَا طِ اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ؕ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
السَّمٰوٰتُ مَطْوِيٰتٌ بِيَمِيْنِهِ ۚ سُبْحٰنَكَ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ترجمہ

”اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے“ (کشتی میں سوار ہو جاؤ) بیشک میرا پروردگار البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے تو خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی اس کی قدر نہ کی حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اُس کی ایک مٹھی (میں) ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے اُس کے دہنے ہاتھ میں یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا اُس سے پاک ہے اور برترِ خاصیت حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ان دونوں آیتوں کو کشتی پر سوار ہونے کے وقت پڑھے گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ (اذکار امام نووی) ۲

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیض نے فرمایا کہ پہلی آیت (بِسْمِ اللّٰهِ جَحْرُهَا وَمُرْسَهَا الْاٰیۃ) بخار اور جوڑی کے لئے اس ترکیب سے مفید ہے کہ بیر کی لکڑی پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔

(۲) وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِي مَآءَكَ وَيَسْمَآءُ اَقْلِعِي ۗ وَرَجْمِہٖ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا۔ خاصیت اگر چاہے کہ بارش موقوف ہو اور اس کا ضرر نہ پہنچے تو سات کنکریاں پاک اپنی ہتھیلی میں لے اور اول اُس پر سورہ فاتحہ پھر اس آیت کو بھی سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے پھر ان کنکریوں کو ایسی جگہ میں ڈال دے جہاں مینہ نہ پھے

لے سورہ زمر رکوع ۷۔ لے یہ جَحْرُهَا وَمُرْسَهَا کالفظی ترجمہ ہے ۱۲

تو انشاء اللہ تعالیٰ بارش موقوف ہو جائے گی۔ اور اگر بت ترکیب مذکور ان کنکریوں کو پتے پانی میں ڈال دے تو بفضلہ یانی بر سنا شروع ہو (مغربات دیربی)۔

(۳) اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ رَبِّیْ وَكَوْنْتُ مِمَّنْ دَاٰبِتٍ اِلَّا هُوَ

اِخْذْ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خاصیت اگر کوئی لونڈ

غلام سرکش ہو تو اُس کی پیشانی کے بال کو پکڑ کر تین مرتبہ پڑھے اور اس پر دم کر

دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ تابعدار اور مسخر ہو جائے گا (مولانا اشرف علی صاحب

(۴) فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَ مِنْ تَابٍ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا

ترجمہ تو سیدھا چلا چل جیسا تجھے حکم ہوا ہے اور (نیروہ) جنہوں نے توبہ کر

ہے تیرے ساتھ اور تم حد سے نہ بڑھو۔ خاصیت استقامت قلب کے

لئے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا کرے (ایضاً)۔

سُورَةُ يُوسُفَ

بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ اگر اس کو صحیح صحیح لکھ کر حاملہ عورت

کے گلے میں ڈال دیں تو اُسے فرزند جمیل و سعید اور پرہیزگار پیدا ہو (مغربات

دیربی)۔ اور بھی ایک تابعی سے مروی ہے کہ ہر غم و الم کے لئے اس سورہ کا

پڑھنا تاثیر تمام رکھتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں حضرت یوسف علی نبینا

وعلیہ السلام کا نام آئے وہاں ایک سو چھپن مرتبہ یا عزیز پڑھے اور مقصود

کو دل میں خیال رکھے (قرآن مجید محشی)۔

(۱) یُوْسُفُ اَعْرَضَ عَنْ هٰذَا سَاكِنًا وَاسْتَغْفِرُ لِدُنْيٰكَ

اِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الْخٰطِیِّیْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ اَمْرًا تَعْرِیْبًا

تَرَاوِدُ فَتْنَهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۝ اِنَّا لَنَرٰهَا فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

ترجمہ یوسف جانے دے اس بات کو اور اسے عورت تو معافی مانگ اپنے گناہ کی بیشک تو ہی خطا وار تھی۔ اور کہنے لگی عورتیں شہر میں کہ عزیز کی عورت پھسلاتی ہے اپنے غلام کو اُس کے نفس سے، بیشک اُس کے دل میں جگہ بکڑ گیا اس کا عشق ہم تو اُس کو دیکھتے ہیں صریح گمراہی میں۔ خاصیت ان آیتوں کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے محبت ہو جائے گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۲) قَالَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّنْ حَفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ ترجمہ خدایع

سب سے بہتر حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے خاصیت جس کو دشمن سے خوف ہو اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ (ایضاً)

✓ (۳) وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةٌ فِي نَفْسٍ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ ترجمہ اور جب یہ لوگ داخل ہوئے جس طرح ان سے کہہ دیا تھا ان کے باپ نے یہ نہیں بچا سکتا تھا ان کو اللہ کے حکم سے کچھ مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی میں جس کو اُس نے پورا کیا۔ خاصیت جس شخص کو کوئی حاجت کسی شخص سے درپیش ہو تو اس کے پاس جانے کے وقت اس آیت کو سات مرتبہ تلاوت کر لے حق تعالیٰ باسانی اُس کا مقصد پورا کرے گا (عجباتِ یربی)۔

(۴) فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبُو يَهُدَىٰ وَقَالَ ادْخُلُوا

مِصْرًا إِن شَاءَ اللَّهُ أَمِينًا ۝ وَرَفَعَ أَبُوهُ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجْدًا ۖ وَقَالَ يَا بَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ

الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ تَنْزِعَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ط إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ
 لِّمَا يَشَاءُ ط إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ ترجمہ پھر جب داخل ہوئے
 یوسف پر تو یوسف نے جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا داخل ہو
 مصر میں اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر
 اور سب گر گئے اُس کے آگے سجدے میں، اور یوسف نے کہا ابا جان یہ تعبیر
 ہے میرے پہلے خواب کی اُس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا اُس نے احسان
 فرمایا میرے ساتھ جب مجھ کو نکالا قید سے اور لے آیا تم کو گاؤں سے اس کے
 بعد کہ جھگڑا ڈال دیا تھا شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں میرا رب
 تدبیر سے کرتا ہے جو چاہے، بیشک وہی خبردار حکمت والا ہے۔ **خاصیت**
 جس شخص کو قید خانے میں مدت قید طویل ہوگئی ہو اور وہ مظلوم ہو اور اس
 کے دشمن بہت ہوں تو چاہئے کہ وہ ان آیات کو لکھ کر اپنے دہنے بازو پر
 باندھ لے اور انھیں کو بکثرت پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ ضرور نجات پائے گا۔
 (مغربات دیرنی)۔

ع ۱۱
 (۵) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَفَّ اَنْتَ وَاَلِيَّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
 تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّ اَلْحَقُّنِي بِالصَّٰلِحِيْنَ ۝ ترجمہ اے پیدا کرنے والے
 آسمان و زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو موت دے
 اسلام پر اور ملائچہ کو نیک بختوں میں۔ **خاصیت** جو چاہے کہ خداوند تعالیٰ
 اُس کو با ایمان اٹھائے اور زندگی میں سلف صالحین کے مراتب پر پہنچائے وہ
 اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے۔ (راحتہ القلوب)

سُورَةُ الرَّعْدِ

جو بچہ بہت روتا ہو اُس کے گلے میں اس سورہ کو لکھ کر ڈال دے یا

پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی گریہ وزاری جاتی رہے گی (قرآن مجید شریف)۔

(۱) (۱) اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الرَّحَامُ مَعَهُ

وَمَا تَزِدُ إِدْرَاطًا وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِإِقْدَارٍ (۲) يَزَكِّرِيَا إِنَّا نَبَشِّرُكَ

بِعِلْمِ اسْمِهِ يَخْبِي لَهُ نَجْعًا لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ تَرْجُمَهُ اللَّهُ هِيَ

جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے ہر مادہ اور جو کچھ گھٹاتے ہیں پیٹ

اور جو بڑھاتے ہیں اور ہر چیز اُس کے نزدیک اندازے سے ہے۔ (۲) ہم

نے کہا، اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے

ہم نے نہیں کیا اُس سے پہلے اس نام کا کوئی۔ خاصیت جو عورت سوا

لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل میں تین مہینے گزرنے کے پہلے ان آیتوں کو

ہر کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے لکھے اور آخر میں عِجْقِ مَرْيَمَ وَعِيسَى ابْنَا

صَالِحًا طَوِيلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ لکھے پھر یہ تعویذ حاملہ کو باندھنے

کے لئے دے انشاء اللہ تعالیٰ برکت اس عمل کے لڑکا پیدا ہوگا۔ (قول الجمیل)

(۲) وَيَسْبِحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَكُوتُ مِنْ نَجِيْفَتِهِ تَرْجُمَهُ

اور گرج اُس کی پاکی بیان کرتی ہے اُس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے بھی اُس

کے ڈر کے مارے (حمد و ثنا میں لگے رہتے ہیں) خاصیت بادل گرجنے کے

وقت اس آیت کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ برق و رعد کی آفتوں سے محفوظ

رہے گا (اذکار امام نووی)۔

(۳) قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ

أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۝

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ

عجق مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کے جو ولد صالح اور طویل العمر تھے اور بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۱

أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهُهُ خَلْقٌ عَلَيْهِمْ مَا قَلَّ لِلَّهِ
 خَالِقٌ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ترجمہ (اے محمد) پوچھ کون سے
 پروردگار آسمان و زمین کا (خود ہی) جو اب دے دے کہ اللہ ہے۔ کہہ دے پھر
 کیا تم نے بنا رکھے ہیں اس کے سوا حمایتی جو مالک نہیں اپنے (بھی) نفع اور
 نقصان کے۔ کہہ کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور آنکھوں والا، اور کہیں برابر ہیں
 اندھیرے اور اجالے یا انہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے ایسے شریک جنہوں نے
 بنائی اللہ کی سی خلق پھر مشتبہ ہو گئی پیدائش ان کی نظروں میں کہہ دے اللہ
 ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہے اکیلا زبردست۔ خاصیت
 جس شخص کو درد شقیقہ یعنی آدھے سر میں درد رہتا ہو اس پر اس آیت کو پڑھ کر
 دم کرے بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگی (الدار والذہاب)۔

(۴) الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ
 تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور آرام پاتے ہیں ان کے
 دل اللہ کی یاد سے، سن رکھو اللہ کی یاد سے چین پایا کرتے ہیں دل خاصیت
 یہ آیت احتلاجِ قلب یعنی ہولِ دل کے لئے بہت مفید ہے اس کو لکھ کر تعویذ
 بنائے اور گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ عین قلب پر پڑے بلکہ اس کو
 کپڑے سے باندھ دے تاکہ قلب سے ہٹنے نہ پائے، بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگی۔
 (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۵) لَوْ أَن قُرْآنًا سِيرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
 أَوْ كَلِمَةٌ بِهِ الْمَوْتَى مَبْلُوكٌ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۝ ترجمہ اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا
 کہ چلا دیئے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اس سے زمین یا بات چیت
 کرا دی جاتی اس کے باعث مردوں سے (تب بھی تو ایمان نہ لاتے) بلکہ اللہ کے

ہاتھ ہے تمام کام۔ خاصیت بانجھ عورت کے واسطے اس آیت کو بہن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر گلے میں باندھ دیں (قول الجلیل)۔ اور صاحب وظیفہ کریمہ لکھتے ہیں کہ کرمل پر یعنی کان کے پاس جو ورم ہوتا ہے اُس پر اس آیت کو انگلی سے لکھے انشاء اللہ وہ ورم جاتا رہے گا (وظیفہ کریمہ)۔

سورہ ابراہیم

جو کوئی با وضو اس سورہ کو تحریر کے ٹکڑے پر لکھ کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو بفضلہ تعالیٰ اُسے نظر بد اثر نہ کرے اور رونا چلانا دست کی بیماری دور ہو اور دودھ چھڑانے کی پریشانی نہ ہو یعنی بچہ آسانی سے دودھ چھوڑ دے (درر النظیم) اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز دو رکعت نماز پڑھے۔ اول رکعت میں سورہ ابراہیم اور دوسری رکعت میں سورہ حجر پڑھے وہ فقر جنون مصیبت سے محفوظ رہے۔ (قرآن مجید محشی)

(۱) وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سَبِيْلَنَا وَاَلَنْصِبِيْنَ عَلَىٰ مَا اٰذِيْتُمُوْنَ اَوْ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ترجمہ اور ہم کو کیا ہوا کہ نہ بھروسہ کریں اللہ پر حالانکہ وہ سمجھا چکا ہم کو ہماری راہیں، اور ہم نہ سبک کریں گے تمہاری ایذا پر اور اللہ پر بھروسہ چاہئے بھروسہ کرنے والوں کو خاصیت جس کے ہاتھ پیر میں درد رہتا ہو یا کسی کی نظر لگ گئی ہو اُس کے گلے میں اس آیت کو لکھ کر ڈال دیں بفضلہ تعالیٰ دور ہو جائے گا (درر النظیم)۔

اور صاحب وظیفہ کریمہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت کو پسوؤں کے دفع کے لئے سات بار پڑھ کر اس دعا کو پڑھیں۔ اِنَّ كُنْتُمْ اٰمِنْتُمْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اٰيْتَهَا الْبَرٰغِيْثُ فَكَفُّوْا عَنَّا شَرَّكُمْ وَاذْكُرْ (ترجمہ) اے پسوؤ اگر تم اللہ اور

اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہو تو اپنی نثر اور ایذاؤں کو مجھ سے رکھو یعنی مجھے نہ
پھر پانی پر دم کر کے اُس پانی کو چار پائی کے چاروں پاؤں کے گرد چھڑک دو
اُس رات کو چین سے سوئیں پستو ہرگز نہ ستائیں گے۔ (کھٹلوں کے لئے بھی مفید ہے۔)

(۲) لَنْ نُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَاَوْحَىٰ
اَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنْ نُهْزِلَنَّكَ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَسُكِنَنَّكُمْ الْاَرْضَ مِنْ
بَعْدِهِمْ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعَبَدَ ۝ وَاسْتَفْتَحُ

خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِنْ وَّرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَاُكْسِفُنِي مِنْ قَدْرِ صِدْقِي
يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ
بِسَمِيئٍ ۚ وَمِنْ وَّرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۝ ترجمہ ہم تم کو ضرور نکال دیں۔

اپنی زمین سے یا لوٹ آؤ ہمارے دین میں، تب ان کی طرف بھیجی وحی ان کے
پروردگار نے کہ ہم ضرور غارت کریں گے ان ظالموں کو اور ضرور تم کو بسائیں گے۔
اس زمین میں ان کے بعد یہ صلہ اس شخص کا جو ڈرامیرے حضور میں کھڑا ہو۔

سے اور ڈرامیرے عذاب کے وعدے سے۔ اور پیغمبروں نے فتح مانگی اور نامہ
ہوا ہر سرکش ضدی۔ اس کے پیچھے دوزخ ہے، اور اس کو پلایا جائے گا پیسے
کا پانی۔ اُس کو گھونٹ گھونٹ پیے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور جلی آتی

ہے اُس پر موت ہر جگہ سے اور وہ نہیں مرتا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہے۔

خاصیت دفع موش (چوہا) وپشہ (نچھر) اور دوسرے موذی کیڑوں کے لئے
زیتون کی چار تختیوں پر ان آیات کو بروز چہار شنبہ قبل طلوع آفتاب لکھیں اور
مکان کے چاروں گوشوں میں دفن کریں اور دفن کرنے کے وقت بھی ان آیات
کو تین مرتبہ پڑھیں (عجرات دیربی)۔

(۳) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ

فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ ترجمہ اور گندی بات کی مثال گندے درخت کی سی ہے کہ اکھاڑ پھینکا گیا زمین کے اوپر سے اُس کو کچھ ٹھہراؤ نہیں۔
خاصیت اگر اس آیت کو داد پر لکھے تو انشاء اللہ داد جاتا رہے۔ اور اسی کی دوسری ترکیب یوں بھی منقول ہے کہ ایک ڈورا لے اور اس پر یہی آیت ہر گره پر ایک بار پڑھ کر تین گره لگائے اور یہ ڈورا داد والے کو باندھ دے بفضلہ تعالیٰ داد جاتا رہے (وظیفہ کریمہ)۔

(۴) رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ أَمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ

الْأَصْنَامَ ۝ ترجمہ اے میرے پروردگار کر دے اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو کہ پوجنے لگیں بتوں کو۔ **خاصیت** اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ کبار حاضر تھے اور آپ پند و نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے اگر عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو ایسی دُعا بتائیے جو شیطان اور اجنہ کے لئے حرزِ العوینہ ہو اور اُس کی برکت سے میری اولاد بت پرست نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غور فرمانے لگے کہ ایسی کون سی دُعا بتاؤں کہ ان امور کے لئے مؤثر ہو۔ اسی وقت جبریل علیہ السلام اس آیت کو لے کر اُترے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمان باری ہے کہ یہ آیت اُس اعرابی کو سکھائیے کہ یاد کر کے پڑھا کرے۔ پس جو شخص اس آیت کو اس نیت و مطالب سے پڑھے گا فائدہ اٹھائے گا۔ (راحت القلوب)۔

سُورَةُ الْحَجَرِ

جس عورت کو دودھ کم ہوتا ہو اس کے لئے اس سورہ کو زعفران سے

لکھ کر اور دھوکہ پلائے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ زیادہ ہوگا (درر المنظیم)۔

ع (۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَّا لَآءُ كٰحِفِظُوْنَ ۝ ترجمہ بیشک ہم ہی نے قرآن اتارا ہے اور بیشک ہم ہی اُس کے نگہبان بھی ہیں۔ خاصیت چاندی کے پتھر پر لکھ کر چالیس مرتبہ اس آیت کو اُس پر پڑھے اور انگوٹھی کے نیچے رکھ کر اس کو پہنے جان و مال و اولاد سب محفوظ رہیں (وظیفہ کریمہ)۔

سُورَةُ النَّحْلِ

بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ اگر اس کو ہتمامہ لکھ کر کسی ظالم کے گھر میں لٹکادیں تو وہ فوراً سر بھرا ہو جائے اور اس سال اُس کے قرابت مند پر لگندہ و پریشان رہیں گے اور ایسے امور پیش آئیں گے کہ وہ سب درہم و برہم ہو جائیں گے مگر چاہئے کہ اس عمل کا کرنے والا خوف خدا رکھے اور ظالم و ستمگار کے سوا کسی اور کے ادنیٰ ادنیٰ باتوں کے لئے ہرگز یہ عمل نہ کرے ورنہ سخت نقصان اٹھائے گا۔ (مغربات دیرنی)

ع (۱) وَاصْبِرْ لِمَا صَبَرَكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَلْتَحٰزِنْ عَلَيْهِمْ ق وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ ترجمہ اور (اے محمد) تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کر اور نہ تنگ ہو ان کے نکر و فریب سے بیشک اللہ ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکو کار ہیں۔ خاصیت جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک دھاگا سم کا رنگا ہوا اُس کے قد کے برابر لے اور اس میں نو گرہیں اس طرح لگائے کہ ہر گرہ پر یہ آیت اور سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ کر دم کرتا جائے اور اس ڈورے کو عورت کے گلے میں ڈال دے۔ (مغربات عبیدی)۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اس سورہ کو اور سورہ زمر کو نہ پڑھ لیتے تھے آرام نہیں فرماتے تھے یعنی ان دونوں کو پڑھ کر سوتے تھے (حصین)

(۱) رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ
وَاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ ترجمہ اے میرے پروردگار مجھ کو داخل کر اچھا داخل کرنا اور مجھے نکال اچھا نکالنا اور میرے واسطے بنا اپنے پاس سے غلبہ مددگار۔ خاصیت اگر آدمی ایسے شخص کے پاس جائے جس سے کچھ خوف ہو تو جانے کے وقت اس آیت کو پڑھ لے انشاء اللہ کچھ ضرر نہ پہنچے گا (وظیفہ کریمہ)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیئذ نے اس آیت کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی سفر کرنے یا سفر سے آنے کے وقت اس آیت کو پڑھ لے تو بفضلہ تعالیٰ اُس کی ہر جگہ عزت و قدر سے بسر ہوگی۔

(۲) (۱) وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبٰطِلُ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (۲) وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۳) وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبٰطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۴) وَيَسْخُ اللّٰهُ الْبٰطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ ۝ ترجمہ (۱) اور کہہ دے حق آیا اور دین باطل نیست و نابود ہوا۔ بیشک باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا۔ (۲) اور اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اپنے حکم سے اگرچہ برامانیس گنہگار۔ (۳) اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلمات سے اور کاٹ ڈالے کافروں کی جڑ بنیاد تاکہ حق کو حق کرے اور باطل کو باطل اگرچہ ناخوش ہوں گنہگار۔ (۴) اور

اللہ مٹا دیتا ہے جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنے کلام سے بیشک اُس کو معلوم ہے جو دلوں میں ہے۔ **خاصیت** جس لڑکے کو نظر بد لگ گئی ہو اُس کے لئے یہ عمل کریں کہ ایک چھری سے گول لکیر کھینچیں اور اول آیتہ الکرسی پڑھ کر ان آیتوں کو پڑھیں۔ پھر یہ دُعا پڑھیں **اعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَعَيْنٍ لَّامِيَةٍ يَا حَفِيظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** پھر چھری کو کندل کے اندر گاڑ دیں اور کہیں کہ میں نے چھری گاڑ دی نظر لگانے والے کے دل میں پھر اس کو رکابی یا طباق کے نیچے ڈھانک دیں (قول الجلیل)۔

(۳) **وَ بِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلَ ط وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا** ترجمہ اور سچائی کے ساتھ ہم نے قرآن اتارا اور سچائی کے ساتھ اترا، اور ہم نے تجھ کو بس خوشی اور ڈر سنانے والا بھیجا ہے۔ **خاصیت** ہر مرض و درد کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت حاصل ہو۔

نقل ہے کہ حضرت واسع رضی اللہ عنہ سخت علیل ہوئے اپنے غلام کو ایک نصرانی طبیب کے پاس دوا کے لئے بھیجا۔ راستے میں خضر علیہ السلام ملے۔ غلام سے پوچھا کہاں جاتا ہے۔ اس نے سب حال کہہ سنایا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا افسوس ہے کہ مسلمان ہو کر نصرانی طبیب کے پاس جاتے ہو کیا قرآن شریف میں اس کی دوا نہیں۔ غلام نے پوچھا وہ کیا ہے۔ آپ نے انہیں آیتوں کو پڑھا

لہ میں پناہ مانگتا ہوں بواسطہ کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں ہر شیطان اور کانٹے والے کیرٹے اور نظر لگانے والے کی آنکھ سے اے نگاہ رکھنے والے۔ اے نگہبان۔ اے کارمازا۔ اے کفالت کرنے والے سو کافی ہے تمہاری طرف سے ان کو اللہ اور وہ سننے والا واقف کار ہے ۱۲

اور کہا کہ جس جگہ درد ہو ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھ کر دم کر دو۔ غلام نے واپس آ کر ایسا ہی کیا بفضلہ تعالیٰ حضرت واسع رضی اللہ عنہ کو صحت حاصل ہو گئی۔
(مولانا اشرف علی صاحب)۔

(۴) قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا
ترجمہ کہہ دے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمن کو جو (کہہ کر) پکارو گے تو اس کے سائے نام اچھے ہیں۔ اور نہ اپنی نماز کو چلا کر پڑھ اور نہ اس کو چپکے پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ میں راہ۔ **خاصیت** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے تو چوری سے محفوظ رہے (اتقان)۔

(۵) قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكًا فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَّلِيًّا مِّنَ الدُّنْيَا وَ كِبْرًا ۝ ترجمہ اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (مزاوار) ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائیاں بیان کرتے رہا کرو۔ **خاصیت** بنی المطلب کے خاندان کا جو لڑکا بولنے لگتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سے تکبیراً تک سکھاتے (تفسیر حسینی)۔ اور جو کوئی سوتے وقت اس آیت کو پڑھے تو اس رات کو چوری اور آگ لگنے سے محفوظ رہے اور اس کے مال و اولاد حفظ الہی میں رہیں (وظیفہ کریمہ)۔ اور قرآن مجید محشی مطبوعہ بریلی میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل مجھ کو پیش آتی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آ کر کہتے کہ یوں کہو تو کلت علی العی الذی لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا ۝ آخر آیت کِبْرًا تک۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی تو اُس کے ساتھ
 ستر ہزار فرشتے تھے (کنز العمال)۔ حاکم نے نقل کیا ہے کہ جو کوئی سورہ کہف
 کو جمعہ کے دن پڑھتا ہے اُس کا دل دوسرے جمعہ تک نور سے روشن رہتا ہے
 اور دارمی نے بھی موقوفاً نقل کیا ہے کہ جو کوئی سورہ کہف کو جمعہ کی رات میں پڑھے
 اس کے لئے اس کی جگہ سے خانہ کعبہ تک نور روشن رہتا ہے (حسن حسین)۔
 اور قرآن مجید مطبوعہ بریلی میں ہے کہ درد سر، درد دل، جذام اور جمع
 بلیات سے محفوظ رہنے کے لئے اس کا پڑھنا مفید ہے۔

ع
 (۱) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ
 عِوَجًا ۝ قِيمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا لِّمَنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ
 الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۝ مَا كَثُرِينَ فِيهِ آيَاتٌ
 وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ
 كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ط إِنَّ يَقُولُونَ إِكْذَابًا ۝ فَأَعْلَكَ بَاخِعٌ
 نَفْسِكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنَّ لِمَنْ يُؤْمِنُوا بِهِذَا الْحَدِيثِ أَسْفًا ۝ إِنَّا جَعَلْنَا مَا
 عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لِّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ
 مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا
 مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ
 رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ ثُمَّ جَاءَهُمْ عَرِيفُ الشَّدِّ (زیبا) ہے جس
 نے اتاری اپنے بندے (محمد پر کتاب اور نہ رکھی اس میں کجی۔ اس کو مستقیم بنایا
 تاکہ وہ ڈراوے ایک سخت عذاب سے (جو آنے والا ہے) الشد کی طرف سے اور

خوشخبری مسلمانوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کے لئے نیک اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو ڈرائے جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ نہ ان کو اس کا کچھ علم ہے، اور نہ ان کے باپ دادوں کو، بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے نرا جھوٹ بکتے ہیں۔ تو (محمد) شاید تو اپنی جان ہلاک کر ڈالے گا ان کے پیچھے اگر وہ اس بات کو نہ مانیں گے، غم کے مارے۔ ہم نے بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور ہم کر دیں گے جو کچھ زمین پر ہے چٹیل میدان۔ کیا تو نیا کرتا ہے کہ غار اور کتبہ والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے جب جا بیٹھے چند جوان اس غار میں پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دے اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے کام میں راہ یابی۔ خاصیت جو کوئی ان دس آیتوں کو یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے بچایا جائے گا۔ نقل کیا اس کو مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی نے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی تین آیتیں سورہ کہف کی پڑھے وہ دجال کے فتنے سے بچایا جائے (ترمذی)۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ جو کوئی دجال کو پائے تو چاہیے کہ اس پر سورہ کہف کی شروع آیتیں یعنی تین یا دس آیتیں پڑھے۔ آخر حدیث تک اس کو مسلم اور چاروں نے نقل کیا ہے اور ابو داؤد میں اس کے بعد یہ بھی ہے کیونکہ یہ آیتیں تمہاری نگہبان ہیں دجال کے فتنے سے۔ اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جو سورہ کہف کی آخر دس آیت (یعنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ سِوَا سِوَا لَإِشْرِكِي بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا تَاك) کو پڑھے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (حسن حسین)۔

(۲) (۱) إِذْ أَدَّى الْفِتْيَةَ إِلَى الْكَهْفِ، فَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَلْمَنَّا بِكَ ع

رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ
سِنِينَ عَدَدًا ۝ (۲) وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا
ترجمہ جب جا بیٹھے چند جوان اس غار میں پھر کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو
دے اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے کام میں راہ یابی۔ پھر ہم نے
ان کے کان تھپک دیئے غار میں کئی برس گنتی کے۔ (۲) اور وہ جاگتے
آوازیں رحمن کے خوف سے، تو تو سوائے کھس پھس کے کچھ نہ سنے گا خاصیت
اگر لڑکا بہت روتا ہو اور خواب میں چونکتا ہو تو ان آیتوں کو مع سورہ قیل اعوذ
برب الفلق و قیل اعوذ برب الناس لکھ کر اُس کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ
تعالیٰ اُس کی یہ حالت جاتی رہے گی (مغربات دیربی)۔

(۳) وَكَلَبَهُمْ بِاسِطٍ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۝ ترجمہ اور ان کا کتا
پھیلانے ہوئے ہے اپنے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر۔ خاصیت اگر راستے میں کوئی
شریر کتا حملہ کرے یا شور مچائے تو فوراً اس آیت کو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ
وہ چپ ہو جائے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۴) وَ لَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۝
قِيلَ اللَّهُ أَعْلَمُ ۝ ترجمہ اور (اصحاب کہف) رہے اپنے غار میں تین سو برس
اور اس سے اوپر نو برس۔ (اور) کہہ دے اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ خاصیت
حمل نہ ساقط ہونے کے لئے اس آیت کو لکھ کے اور تعویذ بنا کے عورت کے
گلے میں باندھ دے بفضلہ تعالیٰ حمل ساقط نہ ہوگا (وظیفہ کریمہ)۔

(۵) مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۝ ترجمہ جو اللہ نے چاہا (وہ ہوتا ہے)
اور کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی دی ہوئی۔ خاصیت حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ جس شخص کو خدائے تعالیٰ کوئی نعمت مال یا اولاد گھر کے

لوگوں میں دیتا ہے اور وہ ان کلمات طیبہ کو کہتا ہے تو وہ نعمت سوائے موت کے اور سب آفتوں سے محفوظ رہتی ہے۔ (اذکار امام نووی)۔

(۶) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۚ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۗ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا تَكَلَّمْتِ رَبِّي لَنَفَعَدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۗ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ ۗ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے فردوس کے باغ ہیں جہانی کو۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ چاہیں گے وہاں سے جگہ بندی کہہ دے اگر دریا سیاہی ہو میرے پروردگار کی باتیں (لکھنے) کو تو ضرور دریا نہر جائے اس سے قبل کہ نہریں میرے پروردگار کی باتیں اگرچہ ویسا ہی (اور دریا) ہم مدد کو لائیں۔ کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود معبود یکتا ہے۔ تو جس کو امید ہو پروردگار سے ملنے کی تو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو۔

خاصیت جو کوئی اپنے سونے کے وقت ان آیتوں کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرے کہ اس کو جگادے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو اسی وقت پر جگادے گا۔ یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزۃ۔ اور اتقان میں ہے کہ عبیدہ نے کہا کہ میں نے اس کو آزمایا تو ایسا ہی پایا۔ اور وظیفہ کریمہ میں ہے کہ ان آیتوں کے بعد اس آیت کو بھی پڑھے وہ یہ ہے قُلْ مَنْ يَكْلُوْكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ طَبَلُكُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ ۝ سوہ انبیاء رکوع ۴۔ ترجمہ کہہ دے کہ تمہاری

کون حفاظت کر سکتا ہے رات کو اور دن کو رحمن (کے عذاب) سے بلکہ یہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے روگردان ہیں۔

سُورَةُ مَرْيَمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو اور سورہ طہ کو پڑھے گا وہ مہاجرین اور انصار کے برابر اجر پائے گا (درر النظیم)۔
(۱) کَهِيعَصَّ ۝ حَمْدٌ عَسَقٌ ۝ ترجمہ حروف مقطعات میں سے

پہلی خاصیت جب کسی حاکم وغیرہ سے خوف ہو تو کَهِيعَصَّ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور دہنے ہاتھ کی ہر انگلیوں کو بند کرتا جائے اور پھر حَمْدٌ عَسَقٌ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلیوں کو بند کرتا جائے اُس کے بعد حاکم کے پاس جائے اور اُس کے روبرو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول دے تو بفضلہ تعالیٰ اس حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی خرابی نہ پائے گا (مغربات دیربی)۔

(۲) کَهِيعَصَّ ۝ حَمْدٌ عَسَقٌ ۝ (۲) لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ (۳) وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الْبَيْتِ وَالنَّهَارِ ط وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ترجمہ (۱) حروف مقطعات میں سے ہیں (۲) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) وہی عرش بریں کا مالک ہے (۳) اور اللہ ہی کل ہے جو بستا ہے رات اور دن میں، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ خاصیت امام غزالی علیہ الرحمہ نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے کہ شہر بصرہ میں ایک شخص تھا وہ دانت کا منتر جانتا تھا لیکن نخل سے کسی کو نہیں سکھاتا تھا۔ جب مرنے لگا تو کہا کہ اب

لکھ لو لوگوں کو نفع ہوگا اور میں بھی کتمانِ علم سے خلاص ہو جاؤں گا۔ اور وہ یہی حروفِ مقطعات اور آیتیں تھیں (الدار والدعارة)۔

(۳۷) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝ ترجمہ بیشک جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو عطا فرمائے گارحمٰنِ عِجبت۔ خاصیت اس آیت کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ محبت ہو جائے گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ ظه

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ آدم کے ہزار برس پہلے سورہ ظہ اور یسین کو پڑھا تو فرشتوں نے قرآن کو سن کر کہا کہ اس امت کو خوشخبری ہے جن پر یہ نازل ہوگی اور خوشخبری ہے ان کو جو اس کو اٹھائے گا اور خوشخبری ان کے لئے جن کی زبان پر یہ جاری ہو (کنز العمال)۔

حاکم نے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو سورہ ظہ اور جن سورتوں کے شروع میں طیس ہے اور جن سورتوں کے شروع میں حم ہے (یہ سب) موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے عنایت ہوئی ہیں۔ (حسن حصین)۔ اور درر النظیم میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ یسین اور ظہ کا پڑھنے والا جنتی ہوگا۔

(۱) ظہ ۰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ۝ إِلَّا تَذَكُّرًا مِّنْ عِ
يَخْشَى ۝ تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى ۝ الرَّحْمَنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمَا تَحْتُ الثُّرَى ۝ وَإِنْ تَجْهَرُ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ۝

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ○ ترجمہ ظہ - ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت اٹھائے مگر ہاں اس کو نصیحت کرنے کے لیے جو ڈرنا چاہے وہ اس کا اتارا ہوا ہے جس نے پیدا کیا زمین اور اونچے آسمانوں کو وہ بڑا مہربان ہے عرش پر قائم ہوا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے۔ اور جو کچھ سیلی زمین کے نیچے ہے اور اگر تو پکار کے بات کرے تو وہ جانتا ہے چھپے بھید اور اس سے بھی زیادہ مخفی کو۔ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے ہیں سب نام اچھے خاصیت ان آیتوں کو چاندی کے تختے پر کسی جہینے کی جو دھوئیں تاریخ میں جو شخص نقش کر کے اپنے پاس رکھے اُسے بہت عزت اور مقبولیتِ خلاق اور نور حاصل ہو (وظیفہ کریمہ)۔

(۲) رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ وَاخْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ○ يَفْقَهُوا قَوْلِي ○ ترجمہ لے پروردگار کھول دے میرا سینہ اور آسان کر میرا کام۔ اور کھول دے گره میری زبان سے۔ خاصیت ترقی علم و کشادگی ذہن کے لئے ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ پڑھا کرے۔ مجرب و آزمودہ ہے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ) اور قرآن مجید معنی میں ہے کہ جس کی زبان میں لکنت ہو اُس کو اس آیت کا ورد مفید ہے۔

(۳) مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى ○ ترجمہ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے۔ خاصیت مشائخین سے منقول ہے کہ اگر میت کے دفن کے وقت تین بار اس آیت کو پڑھ کر مٹی دے تو اس کا ہمزاد شیطان بھی اسی گے ساتھ دفن ہو جائے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)

مشہور ہے کہ فلاں مردہ بھوت بن کر ستاتا ہے یہ محض غلط ہے بلکہ عمل یوں ہے کہ اُس کا ہمزا شیطان پریشان کرتا ہے اور نام اُس شخص کا بتایا کرتا ہے لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ فی الواقع وہی بھوت بن کر ستاتا ہے کیونکہ مردوں کی رُوح اگر پاک ہے تو علیین میں جاتی ہے اور نجس ہے تو سجین میں، وہ بھوت کیونکر بن سکتا ہے۔ انشاء اللہ اس عمل سے یہ خرابی ہرگز واقع نہ ہوگی (من مولائے نوح)۔

(۴) وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ تَرْتَجِبُ ۝

سے دریافت کرتے ہیں پہاڑوں کی نسبت کہہ دے کہ ان کو بکھیر دے گا میرا پروردگار اڑا کر۔ پھر کر چھوڑے گا زمین کو ہموار میدان کہ تو نہ اُس میں کہیں موڑ دیکھے گا اور نہ ٹیلہ۔ خاصیت ہر قسم کے زخم جلدی یعنی دُمل کھاؤ وغیرہ کے لئے کسی پاک برتن پر اس آیت کو لکھ روغن بنفشہ سے دھو کر زخم و بدن پر مالش کریں انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ (مغربات دیربی)

(۵) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ تَرْجِمُهُ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے خاصیت ترقی علم کے لئے ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھے۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اس پر خداوند تعالیٰ قیامت کے دن حساب آسان فرمائے گا (درر النظیم)۔

(۱) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ اٰبْرٰهِيْمَ ۝ تَرْجِمُهُ ہم نے کہا کہ

اے آگ تو ٹھنڈک اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ خاصیت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہ اور مولانا شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ رفع تپ کے لئے اس آیت کو لکھ کر دیا کرتے تھے (مغربات عزیز)۔

(۲) فَفَقَهَّمْنَهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّمْنَا دَاوُدَ الْجَبَالَ يُسَبِّحُنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ۝ تَرْجُمَهُ اور ہم نے سمجھایا سلیمان کو اور ہر ایک کو ہم نے عطا کیا تھا حکم (پیغمبری) اور علم۔ اور ہم نے تابع بنا دیا تھا داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو (بھی) اور ہم کرنے والے ہیں۔ خاصیت شیخ شہاب الدین احمد بن موسیٰ بن محمد علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ترقی قوت حافظہ کے لئے اس آیت کو مع اس دُعا کے ہر روز دس مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ دعایہ ہے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ وَدَاوُدَ اِبْرَاهِيْمَ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعِينَ وَارْتُقِنِي الْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ وَالْعَقْلَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (کتاب الرحمة فی الطب والحكمة)۔

(۳) اِنِّي مَسْنِي الضُّرُّوْاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ تَرْجُمَهُ مجھ ایدلپہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے خاصیت ہربلا و مصیبت کے وقت اس آیت کو بکثرت پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے نجات ہو جائے گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیض)۔

(۴) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ قَارِئِيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تَرْجُمَهُ کوئی

لے اے زندہ قائم رہنے والے (خدا)، اے موسیٰ ہارون ابراہیم محمد علیہم وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سب کے پروردگار تو مجھ کو سمجھ علم حکمت عقل عطا کرنا اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اپنی رحمت کی برکت سے ۱۲

معبود نہیں تیرے سوا تو بے عیب ہے میں ست گاروں میں سے تھا خاصیت حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی مرد مسلمان نے کسی بارہ میں اس آیت کو پڑھ کر دعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو قبول کیا ہے (حسن حصین)۔

اور بھی سعد بن مالک رضی سے مروی ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اللہ برتر کے اسم اعظم ہونے کو بیان فرما کر کہا کہ یہ دعا ہمارے بھائی یونس علیہ السلام کی ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اسم اعظم خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہے یا عام مؤمنین کے لئے۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ سب مؤمنین کے لئے اگلی آیت کو نہیں دیکھتے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ○ ترجمہ ۱۸۔ تو ہم نے اُس کی سنی اور نجات دی غم سے اور یوں ہی ہم بچالیا کرتے ہیں ایمان والوں کو (درر المنظیم)۔ مشائخ کبار اندوہ و غم کے لئے اس کے پڑھنے کو تریاق مجرب فرماتے ہیں۔ اور اس آیت کے پڑھنے کے دو طریقے بیان فرمائے ہیں۔ اول ایک ہی مجلس میں چند آدمی مل کر سو الاکھ مرتبہ پڑھیں دوہم حاجتمند خود تنہا اس آیت کو بعد نماز عشاء تا ایک مکان میں بیٹھ کر با طہارت قبلہ رو ہو کر تین سو بار پڑھے اور پانی کا پیالا بھر کر اپنے پاس رکھے اور پڑھنے کے درمیان لمحہ لمحہ اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر ملتا رہے۔ تین دن یا سات یا چالیس دن تک پڑھے۔ (تفسیر عزیزی)۔

اور جو شخص اپنی بیماری میں اس آیت کو چالیس بار پڑھے پھر اگر وہ اس بیماری سے مر جائے تو شہید کا ثواب پائے اور جو اچھا ہو جائے تو اس کے سارے گناہ بخشے جائیں (وظیفہ کریم)۔

قاضی شہار اللہ پانی پتی کو حضرت غوث الثقلین کے طریقہ سے پہنچا ہے کہ جس وقت کسی بادشاہ سے گزند پہنچنے کا خوف ہو یا پہنچا ہو تو بعد نماز تہجد اس آیت کریمہ کو ایک ہزار ایک سو مرتبہ مع اول و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھ کر دعا مانگے (بیاض محمدی)۔

(۵) رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ ترجمہ اے میرے رب نچھوڑ مجھے اکیلا اور تو سب سے بہتر وارث ہے نہ خاصیت جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ بعد ہر نماز کے تین مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہوگا۔ یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے اُن کو جب اولاد سے مایوسی ہو گئی تھی تو اس دعا کی بدولت انہیں فرزند عطا ہوا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْحَجِّ

حدیث شریف میں ہے کہ سورۃ حج کو قرآن پر دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت ہے (کنز العمال)۔

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ جِرَانَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ ترجمہ لوگو ڈرو اپنے پروردگار سے، قیامت کا بھونچال ایک بڑی ہولناک چیز ہے۔ خاصیت حفظ حمل کے لئے اس آیت کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)

(۲) أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ ۝ ان ذلک علی اللہ یسیر ۝ ترجمہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ بیشک یہ سب کچھ کتاب میں (لکھا ہوا) ہے

کچھ شک نہیں یہ سب کچھ اللہ پر آسان ہے۔ خاصیت جس کسی کا غلام (یا بچہ وغیرہ) بھاگ گیا ہو یا کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو بعد نماز عشاء اسی آیت کو ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ وہ غلام واپس آئے گا یا گم ہوئی چیز اس کو مل جائے گی باذن اللہ تعالیٰ (مغربات دیربی)۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اُس کو خداوند تعالیٰ جنت میں ایک مکان عطا فرمائے گا (کنز العمال)۔
اور جو شخص اس سورت کو رات کے وقت لکھ کر شرابی کی گردن میں لٹکائے تو بفضلہ تعالیٰ وہ پھر کبھی شراب نہ پیے گا (درر النظیم)۔

(۱) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۚ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ترجمہ اور ہم نے بنایا آدمی کو سنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے اُس کو رکھا نطفہ بنا کر مضبوط جگہ (عورت کے رحم) میں پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کو لوتھڑا پھر ہم نے اس کو تھڑے کی بنائی بوٹی - پھر بنائی بوٹی کی ہڈیاں، پھر پہنا دیا ہڈیوں کو گوشت - پھر اُس کو بنا کھڑا کیا ایک نئی صورت میں - تو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے خاصیت یہ آیتیں حفظ حمل و جنین کے لئے مفید ہیں (درر النظیم)۔

(۲) رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبْرَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ ترجمہ اے خ
میرے پروردگار مجھ کو اتار برکت کا اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

خاصیت جب کسی شہر میں داخل ہونے لگے تو اس آیت کو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں خیر خوبی سے بسر ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۳۷) رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ط وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُونِ ۝ ترجمہ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ میرے پاس آویں۔ خاصیت جس کے دل میں وسوسہ شیطانی کثرت سے پیدا ہو وہ اس کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۴۷) اَفْحَسِبْتُمْ اَنْمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنْتُمْ اَلَيْسَ اَلَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهِ لَا فَاِنَّمَّا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۝ اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ ترجمہ تو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہماری جانب لوٹائے نہ جاؤ گے۔ تو بڑے اللہ بادشاہ برحق، کوئی معبود نہیں اس کے سوا مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے پاس (ہونا) ہے، کافر فلاح نہ پائیں گے۔ اور کہہ اے میرے پروردگار معاف کر اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ خاصیت حضرت ابن مسعود نے ایک آسیب زدہ پر اس کو پڑھا وہ اچھا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا تھا۔ آپ نے ان آیتوں کو بتایا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اس کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جاوے (اذکار الام نوری)

اور مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ قول الجلیل میں اس کے پڑھنے کی صورت یہ تحریر فرماتے ہیں کہ آسیب زدہ کے بائیں کان میں پڑھ کر دم کرے۔ (قول الجلیل)

سورة النور

جو کوئی اس سورہ کو لکھ کر اپنے بچاؤن میں رکھے وہ احتلام سے محفوظ رہے اور اگر آب زمزم سے دھو کر پیئے تو شہوت جماع دور ہو۔ اور اگر کرے بھی تولدت نہ پائے (در النظم)۔

(۱) اَوْ كَظَلَمْتِ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ۗ ظَلَمْتِ اَبْعَضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۗ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهَا لَمْ يَكُنْ يَرِيهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ ۝ ترجمہ آیا اندھیروں کے مانند ہیں گہرے دریا میں کہ اُس کو اہر ڈھانکے لیتی ہے لہر پر دوسری لہر اُس کے اوپر بادل (غرض) اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک جب اپنا ہاتھ نکلے۔ تو لگتا نہیں کہ اس کو دیکھ سکے اور جس کو اللہ ہی نے نور نہ دیا اس کے لئے نہیں نور نہیں۔ خاصیت بانجھ عورت کے لئے چالینس لونگوں پر اس آیت کو سات سات بار پڑھ کر دے کہ وہ غسل حیض کے بعد سے ہر روز ایک لونگ کھایا کرے اس درمیان میں صحبت بھی کرے۔ بہتر ہے کہ لونگ کو رات میں کھائے اور اس پر پانی نہ پیے (قول الجلیل)۔

سورة الفرقان

جو شخص اس سورہ کو تین مرتبہ لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا کر ایسے مکان میں جائے جس میں سانپ اور دوسرے حشرات الارض رہتے ہوں اُن کے ضرر سے محفوظ رہے اور اگر اسی ترکیب (عمل) کے ساتھ جماع کرے تو حمل قرار نہ پڑے (در النظم)۔

(۱) اَلَمْ تَرَ اِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا
 ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝ ترجمہ
 کیا تو نے دیکھا نہیں اپنے رب کی جانب کہ کیونکر اُس نے سایہ پھیلا دیا۔ اور اگر
 چاہتا تو اس کو بنا دیتا ٹھہرا ہوا۔ پھر ہم نے ٹھہرا دیا اس پر آفتاب کو راہ نما۔ پھر
 ہم نے اس کو کھینچ لیا اپنی طرف سبج سبج سمیٹ کر۔ خاصیت رمضان المبارک
 کے جمعہ الوداع میں اس آیت کو مع بسم اللہ الرحمن الرحیم کے لکھ کر حفاظت سے رکھے
 اور جس کسی کو دردِ سر شدید ہو اُس کے سر میں باندھ دے تو بفضلہ تعالیٰ دُور ہو
 جائے گا۔ (کتاب الرحمة)

(۲) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا
 لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم کو عنایت فرما ہماری بیبیوں
 اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہم کو بنا پرہیزگاروں کا پیشوا خاصیت
 جو شخص اس آیت کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے اس کی اولاد اور بی بی
 دیندار ہو جائے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الشُّعْرَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا مجھ کو سورۃ ظہ اور جن سورتوں کے شروع میں طس ہے موسیٰ علیہ السلام
 کی تختیوں سے عنایت ہوئی ہیں (مرآج المنیر)۔

(۱) الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَ
 يَسْقِينِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۝
 وَالَّذِي اَطْمَعُنِي اَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ

الْحَقِّنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي
 مِنْ مَّرَاتِلَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاعْفُرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي
 يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ
 سَلِيمٍ ۝ ترجمہ جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو راہ دکھاتا ہے اور وہ کہ جو مجھے
 کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ اور جو
 مجھ کو مارے گا پھر جلائے گا اور وہ کہ جس سے مجھ کو توقع ہے کہ بخش دے گا میری
 تقصیر روز جزا کو۔ اے میرے پروردگار مجھ کو عطا کر حکمت اور مجھ کو ملائیک بندوں
 میں۔ اور کہ میرے لیے ذکر خیر پچھلوں میں اور مجھ کو بنا نعمت کی بہشت کے
 وارثوں میں سے اور بخش دے میرے باپ کو بیشک وہ گمراہوں میں سے
 تھا۔ اور مجھ کو رسوا نہ کیجیو جس دن لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے جس دن
 نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔ مگر ہاں جو آئے گا اللہ کے پاس بے عیب قلب
 لے کر۔ **خاصیت حسن بصری رضی اللہ عنہ** سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
 سنا کہ جو مؤمن اپنے گھر سے صبح و شام آیت الَّذِينَ خَلَقْتَنِي كَقَوْلِهِ فِي الْآخِرِينَ
 تک پڑھ کر نکلتا ہے اُس کے ایمان کی تعریف کتاب میں لکھی جاتی ہے اور
 وہ عرش کے نیچے لٹکانی جاتی ہے کہ فلاں صدیقوں میں سے ہے جس کی قیامت
 کے دن تصدیق کی جائے گی (درر النظیم)۔ صاحب مجربات دیربی مع آیت ما بعد کے
 متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص سفر کا ارادہ رکھے اور گر سنگی تشنگی۔ وحشت پریشانی
 سفر سے خوف رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وضو کر کے اول دو رکعت نماز پڑھے پھر ان آیتوں
 کو اکیس مرتبہ پڑھے اور انہیں کو لکھ کر اپنے پاس بھی رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہر آفتوں
 سے محفوظ اور مامون رہے گا اور سفر میں باہر ادر رہے گا۔

سُورَةُ النَّمْلِ

اگر اس سورہ کو ہرن کی جھلی پر لکھے اور دباغت دیئے ہوئے یعنی گلانے ہوئے چمڑے میں تعویذ بنا کر صندوق میں رکھے تو جس مکان میں یہ صندوق ہوگا اس کے گرد سانپ بچھو اور دوسرے موذی حیوانات نہ آئیں گے (درر النظیم)۔

(۱) يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ

وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ ترجمہ اے چوٹنیو گھس جاؤ اپنے گھروں میں تم کو کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر اور ان کو خبر نہ ہو۔ خاصیت اگر

چوٹنیوں کی کثرت ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس کے سوراخ کے پاس رکھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ سب چوٹنیاں اپنے سوراخ میں داخل ہو جائیں گی۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

✓ (۲) اَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاكَ وَيَكْشِفُ السُّوءَ ○ ترجمہ

بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہنچاتا ہے جب وہ اُس کو پکارتا ہے اور اٹھا دیتا ہے سختی کو۔ خاصیت ایک شخص کوفے میں نخر کرا رہا تھا اور اٹھا دیتا ہے ایک شخص شہر سے باہر اس کے نخر پر ایک دینار دے کر سوار ہو لیا۔ آگے دورا ہا تھا نخر والا جس راہ سے ہمیشہ جایا کرتا تھا اُسی راہ سے چلا۔ سوار نے کہا دوسری راہ اچھی ہے۔ آخر اُسے دھوکا دے کر دوسری راہ سے لے چلا تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ راہ بہت خراب ہے اور جا بجا لاشیں پڑی ہیں، اُس وقت اُس سوار نے ایک چھرا نکال کر نخر والے کو قتل کرنا چاہا۔ اُس نے کہا کہ نخر اور اسباب سب لے میرے قتل سے تجھے کیا فائدہ۔ قزاق نے کہا کہ میں پہلے تجھے قتل کروں گا تب اسباب لوں گا۔ اُس نے کہا اچھا مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے۔ قزاق نے ہنس کر کہا اچھا اُس نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی اور چلا کر اس آیت مقد

کو پڑھا اور رویا، یکبارگی ایک سوار اُس جنگل سے نکلا اور چھپٹ کر اُس قزاق کو نیزہ مارا اور اُسے قتل کیا۔ وہ گرا اور اُس پر آگ مشتعل ہوئی۔ پھر والے نے خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں سجدہ شکر کیا۔ پھر سوار سے پوچھا کہ تم کون ہو اُس نے کہا کہ میں ایک بندہ ہوں اُس ذات پاک کا جس کی شان ہے یُجِيبُ الْمُصْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ اب تیرا جہاں جی چاہے چلا جا۔ (ابن کثیر)۔ قرآن مجید محشی مطبوعہ بریلی میں مع آیت مابعد وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الَّذِیۡنَ ط قَلِیْلًا مَا تَذَکَّرُوْنَ ۝ کے متعلق لکھا ہے کہ ہر مشکل و مصیبت کے واسطے اول و آخر درود شریف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس ہزار مرتبہ پڑھے۔

سُورَةُ الْقَصَصِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے تو

فرشتے اُس کی سچائی کی (صدق ہونے کی) گواہی دیں گے (درر النظیم)۔

(۱) فَرَدَدْنَاهُ اِلٰی اُمَّہِ کٰی تَقَرَّ عَیْنُہَا وَاَلَا تَحْزَنَ وَاَلْتَعْلَمَ اَنْتَ ع

وَعَدَ اللّٰہِ حَقًّا وَاَلِیْسَ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ غرض ہم نے پھر

پہنچا دیا موسیٰ کو اُس کی ماں کی جانب تاکہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور رغبت

نہ ہو اور تاکہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہتیرے لوگ جانتے نہیں خاصیت

اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو تو اس آیت کو لکھ کر چرخے کی مال میں باندھ کر سات مرتبہ

ہر روز چالیس دن تک پھر اے انشاء اللہ تعالیٰ بہ برکت اس عمل کے وہ واپس آ

جائے گا۔ (مولانا اثر علی صاحب مم فینہم)۔ اس احقر مؤلف کتاب لہانے بھی آزمایا صحیح پایا۔

لے اور تم کو بتاتا ہے نائب زمین میں، کیا کوئی اور مبود ہے اللہ کے ساتھ تم بہت ہی کم نور

کرتے ہو ۱۲

۳۷

بہ پورا شروع قرآن پاک میں دیکھ کر یاد کر لیجئے

(۲) وَلَمَّا تَوَجَّهَ تَلْقَاءَ مَدْيَنَ سے وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ
 خاصیت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سفر کرے اور اس کے ساتھ بادام تلخ کی لکڑی کا عصا
 ہو وہ ان آیتوں کو پڑھے تو بفضلہ تعالیٰ وہ ستانے والے درندوں، لٹیرے چوڑوں
 ہر ایک نیش دار زہریلے موذیوں سے گھر آنے تک محفوظ رہے گا اور اگر انھیں
 آیتوں کو لکھ کر طحال، دست، درد جگر، درد شکم والوں کے گلے میں لٹکائیں تو شفا
 ہو جائے۔ اور اگر انھیں آیتوں کو لکھ کر اپنے غلام لونڈی کے گلے میں لٹکائیں
 تو اس سے خیانت، زنا، جھوٹ بولنے، بھاگنے کی عادت دور ہو جائے۔
 (درر النظیم)۔

۳۸

(۳) اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرٰدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ تَرْجَمُهٗ
 اے محمد جس اللہ نے نازل فرمایا تیرے اوپر قرآن وہ ضرور تجھ کو پھیر لائے والا ہے
 پہلی جگہ۔ خاصیت دو رکعت نفل پڑھ کر اس آیت پاک کو ایک سو انیس
 مرتبہ چالیس دن تک پڑھے جو شخص بھاگ گیا ہو گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ببرکت
 اس عمل کے واپس آجائے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

حسن بصری علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ تمام
 مومنین اور منافقین کی تعداد کا دس گنا اجر پائے اور اس کو لکھ کر پانی میں
 دھو کر چوتھی کے بخار والے کو پلانا مفید ہے اور دفع کسل، کشادگی صدر،
 زیادتی سرور و خوشی کے لئے بھی مفید ہے (درر النظیم)۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ

کو پڑھے وہ تسبیح کہنے والے فرشتوں کی تعداد کے برابر اجر پائے (درر النظیم)۔
 (۱) فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ
 الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ
 الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُبْحِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
 وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ ترجمہ پس اللہ کی تسبیح کرو جس وقت شام کرو اور صبح
 کرو۔ اور اسی کو حمد نماز اور ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر اور جس
 وقت تم کو دو پہر ہو۔ وہ نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو
 زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو اُس کے مرے پیچھے اور اسی طرح تم بھی قبروں
 سے نکالے جاؤ گے۔ خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس
 آیت کو صبح کے وقت پڑھے تو اس نیکی اور وظیفہ کا ثواب پائے جو اُس دن اُس
 سے فوت ہو گیا ہو اور جو کوئی اس کو شام کے وقت پڑھے تو اس وظیفہ کا ثواب
 پائے جو اس رات میں فوت ہو جائے (مشکوٰۃ)۔

(۲) كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ اسی
 طرح اللہ ٹھہر لگا دیتا ہے ان کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے۔ خاصیت دشمن
 کے دل میں ہیبت ڈالنے کے لئے اس کے کسی کپڑے کے ٹکڑے پر اول اس
 آیت کو لکھے اس کے بعد كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قَلْبِ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ
 لکھے یعنی بجائے فلاں اور فلانہ دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھے پھر تعویذ بنا کر
 باندھ لے، جب دشمن اسے دیکھے دہشت کھائے اور اُسے ہیبت لاحق ہو (وظیفہ کریم)۔

سُورَةُ لُقْمٰنِ

ہر اندرونی بیماری اور غشی کے لئے اس سورہ کو لکھ کر پینا مفید ہے خصوصاً

چوتھی اور تہاڑے کا بخارجلد جاتا ہے (درر النظیم)۔

(۱) اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ
 اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ
 ترجمہ اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ ہو کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں
 میں یا زمین میں اس کو لا حاضر کرے گا اللہ، بیشک اللہ باریک بین خبردار ہے۔
 خاصیت جس شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اول یٰۤاَحْفِظْ ایک سو انیس مرتبہ
 پڑھ کر اس آیت کو بھی ایک سو انیس مرتبہ پڑھے، حق تعالیٰ اس کی گم شدہ چیز
 کو اس کی طرف پھیر لائے گا اور اس کی محافظت کرے گا عجب و آزمودہ ہے۔
 (عجرات دیربی)۔

مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ بھاگے ہوئے آدمی کے
 لئے اس آیت کو بعد نماز نفل دو رکعت بہ تعداد مذکور پڑھے مفید ہے۔

(۲) اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيْكُمْ مِنْ
 اٰيٰتِهٖ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبّٰرٍ شٰكُوْرٍ ۝ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلْمِ
 دَعَوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ فَلَمَّا بَلَغُوْهُم اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ
 وَمَا يَجْحَدُ بِآيٰتِنَا اِلَّا كَلُّ خَيْرٍ كَفُوْرٍ ۝ ترجمہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں
 چلتی ہیں دریا میں اللہ کی نعمت سے تاکہ تم کو دکھائے کچھ اپنی نشانیاں بیشک
 اس میں نشانیاں ہیں بہ صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔ اور جب ان کو چھپا
 لیتی ہے موج سائبانوں کی مانند وہ پکارتے ہیں اللہ کو اسی کے لئے عبادت
 خالص کر کے۔ پھر جب وہ ان کو بچا لاتا ہے خشکی کی جانب تو بعض ان میں میانہ رو
 ہوتے ہیں اور انکار ہماری آیتوں کا وہی کرتے ہیں جو قول کے جھوٹے ناشکرے ہیں۔
 خاصیت اگر آدمی جہاز پر سوار ہو اور دریا میں طوفان اور تلاطم ہو تو سات رقول

پران آیتوں کو لکھ کر دریا میں بجانب مشرق کیے بعد دیگرے ڈال دے تو طوفان
تھم جائے اور تلاطم جاتا رہے (وظیفہ کریمہ)۔

سورة السجدة

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سورۃ اللہ تنزیل سجدہ اور
سورہ تبارک الذی کورات میں تلاوت کرتا ہے وہ مثل اس شخص کے ہے جس
نے شب قدر پائی (مخربات دیرنی)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جابر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو السجدة
اور سورۃ تبارک الذی پڑھ کر یا قَدِيمٌ - یا حَيٌّ - یا قَيُّوْمٌ - یا قَرْدٌ - یا وَاِحْدٌ
یا اَحَدٌ - یا صَمَدٌ (ساتوں اسماء اعظم کو) پڑھتے تھے (درر النظیم)۔

سورة الاحزاب

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ فرشتوں میں شکور کے لقب
سے پکارا جائے گا (درر النظیم)۔

(۱) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۝ ترجمہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود
بھیجتے رہتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو
سلام کہہ کر۔ خاصیت جو شخص سونے کے وقت اس آیت کو پڑھ لے
وہ خوب چین سے اچھی نیند سونے کسی قسم کا خوف اس کو نہ ہو (وظیفہ کریمہ)۔
اور صاحب الدار والدعائر لکھتے ہیں کہ مجد الدین شیرازی نے کتاب الصلوة
میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے بعض علماء سے کہا کہ مجھے نیند کم آتی ہے۔ انہوں

نے کہا کہ سوتے وقت اس آیت کو پڑھ لیا کرو۔

سُورَةُ السَّبَا

جو شخص اس سورہ کو کاغذ پر لکھ کر سفید کپڑے میں تعویذ بنائے اور اپنے پاس رکھے وہ انشاء اللہ تعالیٰ حشرات الارض اور ہر آفت سے محفوظ رہے، اور یرقان والے کو اسے دھو کر پلانا اور اسی پانی کو منہ پر چھڑکنا مفید ہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ فَاطِر

مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اور اگر اس کو لکھ کر جانور کی گردن میں لٹکائیں تو وہ چور سے بفضلہ محفوظ رہے (درر النظیم)۔

(۱) اَلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ترجمہ

اسی کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمات اور عمل صالح اللہ اُس کو بلند کرتا ہے۔

خاصیت مشائخین اس آیت سے استنباط فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کے بعد کلمہ توحید لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تین بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی نماز مقبول ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

(۲) (۱) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهَا لَإِنَّهُ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

(۲) وَرَقِيْلَ يَا اَرْضُ اَبْلِعِيْ مَآءَكَ وَيَسْمَآءُ اَقْلِعِيْ وَخِيْضِ الْمَآءُ تَرْجَمِيْ

بیشک اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو ان کو کوئی بھی نہ تھام سکے سوائے اللہ کے

بیشک وہ مہربان بخشنے والا ہے۔ (۲) اور حکم دیا گیا کہ اے زمین نگل جا اپنا پانی

اور اے آسمان تھم جا اور سُکھا دیا گیا پانی۔ خاصیت نکسیر والے کے لئے ان آیتوں کو لکھ کر اُس کے سر پر باندھے یا ہاتھ رکھ کر پڑھے اور بعد ان دونوں آیتوں کے یہ دُعا بھی لکھنے کی صورت میں لکھے اور پڑھنے کی صورت میں پڑھے دُعا یہ ہے کَفِّ اَیُّهَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ (ترجمہ ٹھہر جا اے نکسیر بحق خداوند واحد قہار عزیز الجبار کے)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے صرف پہلی آیت کے متعلق فرمایا کہ جس کسی کی ناف ٹل گئی ہو وہ اس آیت پاک کو لکھ کر ناف پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔

سُورَةُ یَسٍ

نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا دل یس ہے جو کوئی اُس کو اس لئے پڑھے کہ اُس کو اللہ اور آخرت کا گھر ملے یعنی صرف اللہ کی خوشی اور جنت مطلوب ہو تو اُس کی بخشش ہوتی ہے۔ اس کو مردوں پر پڑھو۔ اس کا شب کو پڑھنا بھی مسنون ہے (حصن حصین)۔ اور بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھتا ہے اُس کے لئے دس قرآن کا ثواب لکھا جاتا ہے (کنز العمال)۔ اتقان میں ہے کہ مستدرک میں ابی جعفر بن علی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جو کوئی اپنے قلب میں سختی پائے وہ اس سورہ کو پیالے میں گلاب و زعفران سے لکھ کر پیے۔ اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے اس سورہ کو ایک مجنون پر پڑھ کر دم کیا وہ اچھا ہو گیا۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس سورہ کو خوف میں پڑھے وہ مامون ہو جائے۔ اور جو کوئی بھوکا پڑھے سیر ہو جائے۔ اور جو کوئی ننگا پڑھے،

اُسے کپڑا نصیب ہو کذا ذکر علی۔ اور وعدہ مغفرت و رحمت الہی کا جمعہ کی رات کو پڑھنے پر وارد ہوا ہے (خیر متین)۔ اور جو کوئی کسی امیر سے حاجت برآنے کا امیدوار ہو اُس کو چاہیے کہ اس سورہ کو پچیس بار پڑھ کر اُس امیر کے پاس جائے تو بیشک وہ اُس کی برکت سے اس کی حاجت پوری کرے گا۔ اور بعض صالحین سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو صبح کے وقت پڑھے تو شام تک مسرور رہے۔ اور جو کوئی اس کو شام کے وقت پڑھے صبح تک مسرور رہے۔ امام یافعیؒ اپنے بعض تصنیفات میں اولیائے اللہ ساکن شہر زبیر سے ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں ہمراہ ایک جنازہ کے بوقت مغرب گیا بعد دفن میت جب سب لوگ واپس آئے اور رات ہو گئی تو میں نے ایک شخص کو بصورتِ سگ دیکھا کہ وہ اس کی قبر کے اندر گیا اور پھر نکل آیا، اس ہیئت سے کہ زبان باہر نکالے ہوئے جس سے پانی ٹپک رہا تھا اور اس کی دہنی آنکھ کافی تھی یہ دیکھ کر میں نے اس سے پوچھا کہ اس فعل سے تیرا کیا مقصد تھا۔ اُس نے کہا کہ میں نے اس میت کے ستانے کا ارادہ کیا تھا مگر مجھ کو سورہ یس نے اس سے باز رکھا اور میری ایک آنکھ نکال لی اور مجھے ندا پہنچی کہ اگر یہ شخص سورہ تبارک کی بھی مزاولت رکھتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکال لی جاتی۔

اور بعض خواص سے یہ ہے کہ جو شخص قید ہو گیا ہو یا قرضدار ہو یا کسی سے خوف رکھتا ہو اُس کو لازم ہے کہ اس نیت سے اس سورہ کو تین مرتبہ تلاوت کرے انشاء اللہ تعالیٰ برکت اس کے تینوں قسم کے مشکلات سے نجات ہوگی۔ اور بھاگے ہوئے شخص کے لئے اس سورہ کو شروع سے قَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ تک پڑھ کر ان دونوں آیتوں کو تین تین

بار پڑھیں (۱) اَوْ كُظُمْتُ فِي بَحْرِ لُجِّي يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظَلَمْتُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْدِرْ بِهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ (۲) اِنَّهُ عَلَىٰ

رَجْعِهِ لَقَادِرٌ تو اس عمل سے وہ مفروز شخص (بھاگا ہوا) جس طرح قفس میں کنجشک پھرتی ہو پریشان ہو گا یہاں تک کہ لوٹ آئے گا (مخربات دیرنی)۔

فقہ علی بن قاسم حکمی نے لکھا ہے کہ میں نے ایک مشکل حاجت کے لئے سورہ یس کو اکتالیس بار پڑھا اللہ تعالیٰ نے وہ مشکل آسان کی اور مطلب حاصل ہو گیا (وظیفہ کریم)۔ اس سورہ کو وزح مفاصل کے لئے لکھ کر اور دھو کر پلانا مفید ہے۔ اور ایک فائدہ جو اکثر تجربے میں آیا ہے یہ ہے کہ جس کو تلاش معاش ہو اسے چاہئے کہ شروع ماہ کے اتوار سے اس کا عمل اس طرح شروع کرے کہ اکتالیس اکتالیس بار اول و آخر درود شریف پڑھے بعد اس سورہ کو شروع سے لفظ مُبِیْن تک پڑھے اور لفظ مُبِیْن کو سات مرتبہ کہہ کر پھر شروع سے دوسرے مُبِیْن تک پڑھ کر ویسا ہی کرے اور پھر شروع سے تیسرے مُبِیْن تک پڑھ کر ویسا ہی کرے یہاں تک کہ ساتوں مُبِیْن پوری ہو جائیں پھر ایک بار پوری سورہ کو پڑھ کر درود کے بعد دعا مانگے اور چالیس روز تک ایسا ہی کرے۔ بعد نماز صبح طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لیا کرے۔ غالب یہی ہے کہ پہلے چلے میں کام ملے ورنہ دوسرا چلہ اس طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا۔ (قرآن مجید محشی)۔

(۱) اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ عَٰلَمٍ

لہ یہ آیت اور سورہ نور میں مع ترجمہ لکھی جا چکی ہے ۱۲

کے پارہ ۳۰ سورہ طارق رکوع ۱۔ ترجمہ بیشک اللہ اس کے دوبارہ پھیرنے پر قادر ہے ۱۲

شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامِهِ مُبِينٍ ترجمہ بیشک ہم ہی جلاتے ہیں مُردوں کو اور لکھتے ہیں جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اور نیز ان کے قدموں کے نشانیوں کو۔ اور ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا ہے کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں۔
خاصیت اول اس آیت کو لکھے پھر شربت لیموں کو پانی میں گھول کر اس آیت موصوفہ مکتوبہ کو دھو کر جو شخص پی لے تو کند ذہنی اور نسیان اس سے دور ہو اور ایسا ذکی و ذہین ہو جائے کہ نہایت خوش ہو مگر سات دن تک سات گھونٹ پیے اور ہفتے کے دن سے شروع کرے (وظیفہ کریمہ)۔

(۲) وَ آيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُتْمِلُونَ ﴿۲﴾

اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے کہ ہم اُس سے کھینچ لیتے ہیں دن کو پس یکایک وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج چلا جا رہا ہے اپنی ٹھہری ہوئی راہ پر یہ اندازہ ہے زبردست باخبر کا۔ **خاصیت** اگر حاملہ کی ران پر یہ آیت لکھے اور نجاست سے بچائے تو بفضلہ تعالیٰ وضع حمل میں آسانی ہو (وظیفہ کریمہ)۔
 (۳) سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ترجمہ سلام کہا جائے گا پروردگار

مہربان کی طرف سے۔ **خاصیت** جو کوئی اس آیت کو زمانہ طاعون میں دو سو اسی مرتبہ ہر روز پڑھے وہ بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رہے اور جو کوئی اس آیت کو پانچ مرتبہ لکھ کر اپنے اوپر لٹکائے وہ باذن اللہ حوادثِ زمانہ کے شر سے محفوظ رہے (کتاب الرحمہ) اور مولانا شاہ عبدالعزیز اور مولانا شاہ اسحاق رحمہما اللہ تعالیٰ ہر مرض میں اس آیت کو لکھ کر پینے کے لئے دیا کرتے تھے (مغرباتِ عزیزی) اور صاحبِ مرقعہ شریف لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس کو اکثر پڑھا کرے گا اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اور بچھو نہ ستائیں گے۔

(۴) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ
 أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ
 فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ
 فَمَا اسْتَبَقُوا صِرَاطًا وَلَا يَرْجِعُونَ ۝ ترجمہ آج ہم ہر لگائیں گے
 اُن کے منہوں پر اور ہم سے کلام کریں گے ان کے ہاتھ، اور گواہی دیں گے
 ان کے پاؤں اُن (اعمال) کی جو وہ کماتے تھے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ملیا میٹ
 کر دیں اُن کی آنکھیں پھر یہ دوڑیں رستہ کی طرف تو کہاں سے دیکھیں اور
 اگر ہم چاہیں تو اُن کو مسخ کر دیں اُن کی جگہ پر پھر یہ آگے نہ چل سکیں اور نہ
 پیچھے پھریں۔ خاصیت اگر ان آیتوں کو پاک و صاف جہلی میں زعفران اور
 گلاب سے بحالت طہارت اپنے پاس لکھ کے رکھے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر
 بد زبان کی زبان اس سے بند رہے اور جو کوئی اُسے دیکھے وہ تابعداری کے
 اور بفضلہ تعالیٰ بعاجزی پیش آئے (وظیفہ کریمہ)۔

سُورَةُ الصَّفَاتِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے
 شیاطین اُس سے دور رہیں (درر النظیم)۔

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَرجمہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا۔ خاصیت
 حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے ایک مکتوب میں کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 کی بہت کچھ فضیلت تحریر فرمائی ہے اور یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور ایک حدیث
 قدسی میں یہ بھی وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ أَنَّ أَهْلَ

السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ فِي كَفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفَّةٍ مَالَتْ
بِهِمْ تَرْجَمَهُ الْغُرَّاتُ السَّمَانِ وَالْأَرْضَاتُ زَمِينِ وَالْأَرْضَاتُ فِي كَفَّةٍ مَالَتْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَأَثَابِ دُوسَرِے پڑے میں تو بھی ثواب والا پڑا (ان کلمات
کی فضیلت کے باعث) اس سے بھاری ہوگا۔

حصن حصین میں سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے
متعلق حدیث منقول ہے کہ أَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ
یعنی یہ چاروں کلمے بہترین کلام ہیں قرآن کے بعد اور یہ کلمات قرآن سے ہیں
یعنی اگر یہ سب اکٹھے ایک جگہ قرآن میں مذکور نہیں لیکن علیحدہ علیحدہ سب مذکور
ہیں۔ نقل کیا اس کو احمد نے۔

جو کوئی ہر نماز فرض کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ اور ۳۳ بار الْحَمْدُ
اللَّهُ اور ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ پھر سو پورے ہونے کے لئے یہ الفاظ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
پڑھے تو اس کے گناہ نختے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر یعنی بہت ہوں
(حصن حصین)۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فقراء ہاجرین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مال والے بڑے درجوں اور آسائش
دائمی کو پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا کس سبب سے۔ تو فقرانے عرض کیا اس
سبب سے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے
ہم رکھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں یہ ہم سے نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ

اے کوئی مبعود نہیں اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت
اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

میں تم کو ایسی چیز نہ بتلا دوں جس کے سبب سے تم کو درجہ پہلے مسلمان ہونے والے کاٹے اور تم بڑھ جاؤ اُس شخص سے کہ تمہارے بعد ہو اور تم سے افضل کوئی نہ ہو۔ بجز اس شخص کے کہ وہ عمل کرے جو تم کرتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہم کو بتائیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳-۳۳ مرتبہ پڑھا کرو۔ (کذا فی الشکوة خیرین)۔

(۲) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ترجمہ پاک ہے تیرا پروردگار صاحب عزت ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو جو پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کو جو پروردگار ہے سارے جہان کا۔ خاصیت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چاہے خوب ناپ ناپ کر (یعنی بہت ثواب لے) وہ اس آیت کو تین مرتبہ پڑھے (کنز العمال)۔

سُورَةُ ص

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے گا اُسے خداوند تعالیٰ و تقدس ہر گناہ سے بچائے گا (درر النظیم)۔

(۱) فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۖ رَدُّوْهَا عَلَيَّ ۖ فَطَنِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَحْنَاقِ ۝ ترجمہ تو سیدنا نے کہا میں نے پسند کیا مال کی محبت کو اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا پردے میں ان گھوڑوں کو لوٹا لاؤ میرے پاس۔ پھر لگا ہاتھ پھیرنے پنڈلیوں اور گردنوں پر۔ خاصیت ان آیات کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے اُس سے الفت ہو جائے (مولانا اشرف علی صاحب)۔

(۲) وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ ۖ وَالْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۚ

ترجمہ اور ہم نے آزیا سلیمان کو اور ڈال دیا اُس کے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا۔ خاصیت جس پر آسیب کا خلل ہو اُس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے (قول الجبیل)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ اگر کسی شریر ظالم کو شہر سے نکالنا منظور ہو تو ہر روز سات گھونگی پر ایک بار سات دن تک پڑھے اور روز پڑھ کر اُس گھونگی کو کنوئیں میں ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص اس شہر سے چلا جائے گا۔ اس عمل میں ترک حیوانات لازم ہے۔ مگر اس کو ناجائز محل پر عمل میں نہ لائے ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

(۲۳) اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ ترجمہ مار زمین پر اپنا پاؤں، یہ ہے نہانے کے لئے (چشمہ) ٹھنڈا اور پینے کے لئے۔ خاصیت اگر اس آیت کو کنواں یا چشمہ کھودنے کے وقت بکثرت پڑھے تو پانی عمدہ اور خوشگوار جاری ہو (درر النظیم)۔

سُورَةُ الزُّمَرِ

بعض عارفوں سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے یا اپنے بچھاؤں میں رکھے تو وہ فلاح پائے اور سب لوگ اس کو دوست رکھیں اور ہمیشہ اُس کے شکر گزار رہیں (درر النظیم)۔

(۱) قُلْ يُحِبُّوا لِلَّذِينَ أُشْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

ترجمہ کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے خود زیادتی کی اپنے اوپر ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ بخشتا ہے تمام گناہوں کو کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا و

ما فیہا میں اس آیت سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں (کنز العمال)۔
 (۲) وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ سے آخر سورہ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ تک خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم پر
 آخر سورہ زمر کی یہ آیتیں پڑھتا ہوں پس جو شخص کہ (ان کو سن کر) رویا اس
 کو جنت ضرور ملے گی اور جس کو گریہ نہ آئے اُسے چاہیے کہ رونے کی صورت
 بنائے اور بکوشش روئے۔ (کنز العمال)

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احمد سات سو تیس قرآن مجید میں
 ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں تو ہر ایک احمد ایک ایک دروازہ
 پر کھڑی ہو جائے گی اور جناب باری میں عرض کرے گی کہ الہی اس دروازہ میں
 ایسے شخص کو مت داخل کر جو مجھ پر ایمان لایا ہو اور مجھ کو پڑھا ہو اور بھی فرمایا
 کہ ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن مجید کے پھل احمد والی سو تیس ہیں
 یہ باغ ہرے بھرے ہیں جو چاہے کہ جنت کے باغوں میں میوہ کھائے وہ ان
 سورتوں کو پڑھے اور شب کو پڑھنے والا صبح کو گناہ بخشا ہوا اٹھے گا وہ ساتوں
 سورتیں یہ ہیں پارہ ۲۲ سورہ مؤمن احمد۔ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ
 الْعَلِيمِ۔ الایۃ۔ پارہ ایضاً سورہ حمد السجدۃ۔ احمد۔ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
 الرَّحِیْمِ۔ الایۃ۔ پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ حمد عسق۔ الایۃ۔ پارہ ایضاً سورہ
 زخرف۔ احمد۔ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ۔ الایۃ۔ پارہ ایضاً سورہ دخان۔ احمد۔
 وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ۔ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ۔ الایۃ۔ پارہ ایضاً سورہ
 جاثیہ۔ احمد۔ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔ اِن فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ الْآيَةِ - پارہ ۲۶ سورہ احقاف - حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ الْآيَةِ - کذا فی الدر المنثور (خیر متین) -

(۱) حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ الْمَصِيرُ ۝ ترجمہ نازل فرمانا کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست باخبر ہے گناہ بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب دینے والا صاحب انعام۔ کوئی معبود نہیں اُس کے سوا اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ خاصیت حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی اور اس آیت کو صبح کے وقت پڑھے وہ محفوظ رہے یعنی سب بلاؤں اور شیطانوں سے شام تک بوجہ ان آیتوں کے اور جو کوئی شام کو پڑھتا ہے ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے (آقان) -

(۲) وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَأَقْوَمُ إِلَّا بِاللَّهِ - لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ترجمہ اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو، بیشک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ کافی ہے اللہ مجھ کو اور اچھا وکیل ہے جو اللہ نے چاہا (وہ ہوتا ہے) اور کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی دی ہوئی۔ کوئی معبود نہیں تیرے سوا توبے عیب ہے۔ میں ستمگاروں میں سے تھا۔ خاصیت بستان ابواللیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تعجب کرتا ہوں ایسے شخص سے جو چار چیزوں میں مبتلا ہو اور چار چیزوں سے غافل رہے۔ ایک اُس شخص سے کہ لوگوں کے مکر سے خوف رکھتا، ہو اور آیت

أَفِوضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ كوكیوں نہیں پڑھتا۔ دوسرے اس شخص سے جو کسی چیز سے ڈرتا ہو وہ آیت حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ كوكیوں نہیں پڑھتا۔ تیسرے اس شخص سے جو غم میں مبتلا ہو اور وہ آیت لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْإِلَهَ كوكیوں نہیں پڑھتا۔ چوتھے اس شخص سے جو جنت کی خواہش رکھے وہ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كوكیوں نہیں پڑھتا (خیر متین)۔ اس کو شیخ الاسلام والمسلمین حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی نے بھی راحت القلوب میں نقل فرمایا ہے اور ہر ایک آیت کے متعلق بہت کچھ اور بھی فوائد لکھے ہیں اور چوتھی آیت مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے پہلے مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ کو بھی درج فرمایا ہے (مجموعہ ملفوظات خواجگانِ چشت)۔

خاص لآ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی نسبت بھی احادیث میں بہت کچھ فضائل منقول ہیں، چنانچہ ایک حدیث کا مضمون ہے کہ یہ کلمات متبرکہ نوازے بلاؤں کا علاج ہے جن میں سہل سے بلا سخت غم ہے یعنی اس کے پڑنے سے بہت سی سخت مصیبتیں اور بلائیں دفع ہوتی ہیں اور وہ بلائیں ایسی ہیں کہ بڑا بھاری غم ان سب میں چھوٹی اور آسان سی بلا ہے اسی وجہ سے حضرت مجددؑ کا یہ خاص وظیفہ ہے تو مرتبہ درود اول اور تو مرتبہ آخر اور پانسو مرتبہ لآ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ آپ پڑھتے تھے اسی کو ختم مجددیہ کہتے ہیں (فیوضِ رحمانی)۔

اس عاجز مؤلف کتاب لہذا کو اس ختم کی اجازت بوساطت انجی معظم مولوی حکیم سید ابو حنیب صاحب دسوی بہاری جناب مولانا شاہ ابو محمد صاحب مجددی دامت برکاتہ خلیفہ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے اس طریقہ پر ملی ہے کہ اول و آخر درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَكَاتٌ وَسَلَامٌ وَسُؤْمٌ مُّبِينٌ بِرُحْمَةٍ يُحِبُّونَ لِحَوْلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُنصِرُوا
 مرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہر صدی پر مع لفظ عظیم پڑھے یعنی لِحَوْلِ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ۔

اس ختم مجددیہ کے بعض خواص سے ہے کہ صاحب عمدۃ المقامات تحریر
 کرتے ہیں کہ حاجی میاں فضل اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بعض اکابر سے سنا
 ہے کہ لکھنؤ کا ایک حاکم شیعہ تھا اس کے اقربا میں سے ایک شخص جو لکھنؤ کے
 مضافات میں رہتا تھا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہنے لگا۔ اسی
 نواح کا ایک سردار اہل سنت میں سے تھا اُسے یہ امر سخت ناگوار گزرا فوراً اسے
 قتل کر دیا۔ جب یہ خبر حاکم لکھنؤ کو پہنچی بڑا بیچ و تاب کھایا اور قسم کھائی میں اسے
 بہت سے عذابوں میں پھنسا کر ماروں گا، اور آدمی دوڑا دیئے کہ فوراً پکڑ کر ہمارے
 سامنے لاؤ چنانچہ آدمی آئے اور اُسے پکڑ کر لے چلے۔ راستے میں اس نے دیکھا
 کہ ایک جماعت ختم اوراد میں مشغول ہے۔ اُس نے ان لوگوں سے کہا کہ حضرات
 میری یہ کیفیت ہے اور گرفتار پنجم بلا ہوں۔ لہذا میرے لئے دعا فرمائیے اس
 جماعت کے لوگوں نے طریقہ ختم لِحَوْلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہ جو حضرت مجددیہ سے
 منسوب ہے اسے سکھایا۔ وہ راستہ میں پڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ راہ لب دریا واقع
 تھی اس نے دیکھا کہ ایک نورانی شخص کشتی میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ کشتی
 بے ملاح چلی آرہی ہے جب قریب آئی تو اس بزرگ نے فرمایا کہ صاحب ختم
 میں ہی ہوں تیری رہائی کے لئے آیا ہوں تو ہر طرح خاطر جمع رکھ اور کسی طرح
 نہ گھبرا، جاتے ہی رہائی پائے گا۔ غرض کہ کشتی تو روانہ ہو گئی اور وہ شخص منزل
 بمنزل پہنچ کر حاکم کے رو برو پیش ہوا۔ حاکم دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور بڑی خوشی
 سے ملا اور معذرت کی اور بہت سے روپے اور خلعت فاخرہ اسے عنایت کر کے

رخصت کر دیا (مقامات ربانی) -

سُورَةُ حَمْدِ السَّجْدَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو دس بار پڑھے گا اس کو اس سورہ کے حروف کی برابر ثواب ملے گا۔ چھٹی، ناخونہ، ردا، یعنی چوتھی چشم اور ان کے سوا آنکھ کی ہر قسم کی بیماریوں کے لئے اس سورہ کو لکھ کر مینہ کے پانی سے دھوئے اور اُس میں سرمہ کو پیس کر آنکھوں میں لگائے اور اگر سرمہ میسر نہ آئے تو صرف اسی پانی سے آنکھوں کو دھولیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا (درر النظیم)۔

(۱) وَإِنَّمَا يُنَزِّلُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ ترجمہ اور اگر تجھ کو باز رکھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ اللہ سے بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ خاصیت دفعِ خوف اور وسواس کے لئے اس آیت کو سات رقعوں پر جمعہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے علی الصبح لکھ کر ہر روز ایک رقعہ نکل کر تھوڑا پانی پی لے۔ (وظیفہ کریمہ)۔

سُورَةُ الشُّورَى

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اس کے لئے فرشتے دعائے رحمت کریں گے اور زمین طالب مغفرت ہوگی اور جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے وہ آدمیوں کے شر سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

(۱) حَمْدٌ ○ عَسَقٌ ○ كَذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ ترجمہ اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف

اور تجھ سے پہلوں کی طرف اللہ زبردست حکمت والا۔ خاصیت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ آیت سپر ہے شدائد کے لئے اور سبب ہے رزق کے لئے اور پناہ ہے دشمن کے لئے (وظیفہ کریمہ)۔

ع ۲ (۲) اللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يُزِدُ رِزْقَ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ
ترجمہ اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہی زور آور زبردست ہے۔ خاصیت زیادتی رزق کے لئے اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ برکت ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب)۔

سُورَةُ الزُّخْرَفِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ ان لوگوں میں ہوگا جن سے قیامت کے دن کہا جائے گا یا عبادِ لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تخزنون ○ ترجمہ یعنی اے میرے بندو آج تمہیں کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے۔ اور اگر اس آیت کو لکھ کر آب باراں میں دھو کر کھانسی کے مریض کو پلائیں تو خداوند کریم شفائے (درر النظیم)۔

ع ۱ (۱) سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ ترجمہ پاک ذات ہے جس نے ہمارے بس میں کر دیا اس سواری کو اور ہم اس کو قابو میں نہ لاسکتے تھے۔ خاصیت ابوداؤد ترمذی میں علی بن ربیعہ رضی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اس وقت) آپ کے پاس کوئی جانور سواری کے لئے لایا گیا۔ اپنے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سوار ہو گئے تو اس آیت کو مع لفظ الحمد للہ یعنی الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا آخِرَ آیٰتِ تِلْكَ پڑھا۔ پھر میں باراً الحمد للہ کہا۔

اس کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ پھر سُبْحَانَكَ لَیْلَیْ ظَلَمْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
 اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ پڑھا اور ہنسے۔ کسی نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین
 آپ کس سبب سے متبسم ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے (سوار ہونے کے وقت) ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے
 کیا۔ اور متبسم ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے کس باعث تبسم
 فرمایا۔ تو فرمایا تیرا پاک پروردگار اپنے بندے سے اُس وقت بہت خوش ہوتا ہے
 جس وقت وہ لاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کہتا ہے اور جانتا ہے کہ گناہ میرے سوا کوئی نہیں
 معاف کر سکتا (اذکار امام نووی)۔

(۲) اَمْ اَبْرَمُوْا اَمْ رَافَاتَا مُبْرَمُوْنَ ۝ ترجمہ کہا انہوں نے
 ٹھان رکھی کوئی بات تو ہم بھی کچھ ٹھان لیں گے۔ خاصیت یہ آیت ہر جانور
 کے کاٹنے کا منتر ہے گیارہ مرتبہ پڑھ کر کاٹنے کی جگہ پر دم کرے (قرآن مجید بخشی)۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

جو کوئی اس سُوْرہ کو جمعہ کی رات پڑھتا ہے اُس کی مغفرت ہوتی ہے اور
 جنت میں اُس کے لئے گھر بنایا جاتا ہے کَذٰلِیْ وَطَافِ النَّبِیِّ۔ اور بھی وارد
 ہے کہ حَمْدُ دُخَانِ جِس رَاتِ کُو پڑھے تو ایسی حالت سے صبح کرے کہ اُس کے
 لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہوں گے (کنز العمال)۔

(۱) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ فِیْ جَنَّتٍ وَّعِیُوْنٍ ۝ یَلْبَسُوْنَ
 مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِیْنَ ۝ کَذٰلِكَ نَجْزِیْهِمْ بِمُؤْرَعِیْنٍ ۝

لے تو پاک ہے، بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (گناہ کرنے کی وجہ سے) تو بخش دے گناہوں
 کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا ۱۲

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۝ لَا يَذُقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ
 الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۖ فَضَلَّامٍ مِّنْ سَرِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۖ
 فَإِنَّمَا يَسْتَرْهَىٰ نَهُ بِلِسَانِكَ لَعَنَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۖ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ۖ
 ترجمہ بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں۔ پوشاک
 پہنیں گے مہین ریشمی اور دبیز۔ آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اسی طرح رہیں گے
 اور ہم ان کو بیاہ دیں گے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے وہاں منگائیں گے
 ہر ایک میوے اطمینان کے ساتھ نہ مزہ چکھیں گے وہاں موت کا سوا پہلی موت
 کے جو چکھ چکے اور اللہ نے ان کو پچالیا دوزخ کے عذاب سے تیرے پروردگار کے
 فضل کے باعث یہی تو بڑی کامیابی ہے اسی واسطے ہم نے آسان کر دیا قرآن کو
 تیری زبان میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں پس تو منتظر رہ وہ بھی منتظر ہیں۔

خاصیت ان آیتوں کو ایک نئے اور پاک و صاف کپڑے پر مشک و گلاب
 سے لکھے اور قمیص کی جیب میں رکھ کے ظہر اور عصر کی نماز اس کے ساتھ پڑھے
 پھر اس کپڑے کو پہنے بمد و خداوند تعالیٰ دشمن پر غالب آئے (وظیفہ کریمہ)۔

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا
 اس کے گناہوں کو خداوند تعالیٰ حساب کے وقت چھپائے گا اور اس سے خوف
 کو دور فرمائے گا اور اگر اس کو لکھ کر لڑکے کے گلے میں (پیدا ہوتے ہی) لٹکائیں
 تو وہ جن اور حشرات الارض سے محفوظ رہے۔ (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْاِحْقَافِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے وہ
 وہ دنیا کے تمام لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب پائے اور جو شخص اس کو لکھ کر اپنے

گلے میں لٹکائے وہ جنون اور خواب و بیداری میں خطروں سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

(۱) أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي طَارِي تَبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ نیکبختی پیدا کر میری اولاد میں۔ میں رجوع لایا تیری طرف اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ خاصیت جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس آیت کو نماز کے بعد پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکے صالح ہو جائیں گے پڑھنے کے وقت ذُرِّيَّتِي کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ

جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اور آب زمزم سے دھو کر پئے وہ ہمعصروں میں محبوب اور محترم ہو اور اس کی باتیں قابل قبول ہوں اور اگر اس کو لکھ کر پانی سے دھوئے اور اسی سے جلدی بیماریوں کو دھوئے تو بفضلہ تعالیٰ دور ہو جائیں۔ (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْفَتْحِ

بخاری، نسائی، ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سورۃ فتح مجھ کو بہت پیاری ہے اس چیز سے جس پر آفتاب نکلا یعنی دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے (حسن حصین)۔ اور بھی بعض عارفوں سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ماہ رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند دیکھنے کے وقت پڑھے وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے دوسرے رمضان شریف تک اپنی روزی میں وسعت اور برکت پائے بمتہ و کرہ (درر النظیم)۔

(۱) هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا

مَعَ إِيمَانِهِمْ ط وَاللَّهُ جُنُودَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

ترجمہ وہی ہے جس نے اطمینان اتارا مسلمانوں کے دلوں میں تاکہ ان کا ایمان اور

زیادہ ہوان کے پہلے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہیں شکر آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ خاصیت جو کوئی کسی پریشانی کی حالت میں ہو وہ اس آیت کو ہر روز ستر مرتبہ پڑھے اور پڑھتے وقت اپنا ہاتھ سینے پر ملے۔ اور ہمیشہ پڑھے (مرقعہ شریفہ)۔

(۲) (۱) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا اتِّفَاتٍ يَتَّبِعُونَ فُضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي الْوَجْهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ مِثْلُ حَبِّ الْأُمِّ الْقَوِيَّةِ وَمِثْلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيُغَيِّظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (۲) ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نَّاعًا يُغَشِي طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّا الْأُمُورُ كُلُّهَا لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَان لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قَاتَلْنَا هَهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱) ترجمہ (۱) محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر زرم دل ہیں آپس میں تو ان کو دیکھتا ہے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے، طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور خوشنودی، ان کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے، یہی ان کی صفت ہے توریت میں اور ان کی صفت انجیل میں۔ جیسے کھیتی کہ اس

۱۔ یہ رسالہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کی تالیف ہے۔ ۲۔ آل عمران رکوع ۱۶۔

نے نکالی اپنی سوئی پھر سوئی کو قوی کیا تو وہ موٹی ہو گئی۔ پھر سیدھی کھڑی ہو گئی اپنی نال پر خوش کرنے لگی کسانوں کو تاکہ اللہ جی جلائے مسلمانوں کے سبب کافروں کا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان میں سے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کے مغفرت کا اور اجر عظیم کا۔ (۲) پھر اللہ نے اتاری تم پر اس غم کے بعد حالت اطمینان یعنی اونگھ کہ گھیر رہی تھی تمہارے ایک گروہ کو اور ایک گروہ کہ جن کو اپنی جانوں کی پڑھی تھی بدگمانیاں کرتے تھے اللہ سے ناحق، جاہلیت کی سی بدگمانیاں کہتے تھے ہمارے بس کی کیا بات ہے۔ کہہ دے کہ سب کام اللہ ہی کے اختیار ہے۔ یہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں ظاہر کرتے تجھ سے کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے کہہ دے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی آنکلتے وہ لوگ کہ جن پر مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنے اپنے پھرنے کی جگہ اور تاکہ آزمائے اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اور تاکہ نکھار دے اُن خیالات کو جو تمہارے دلوں میں ہیں اور اللہ جانتا ہے دلوں کی بات۔ خاصیت قرآن مجید میں دو آیتیں ہیں کہ اُن کو آیت قطب کہتے ہیں۔ قرآن شریف کے کل حروف تہجی ان میں جمع ہیں اور گویا تمام قرآن مجید کی برکت ان دونوں آیتوں میں ہے (مرقعہ شریفیہ)۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ تمام دینداروں کی تعداد کے برابر ثواب پائے۔ اور اگر اس کو لکھ کر گھر کی دیوار پر لٹکائے تو شیطان اُس گھر سے دور رہے اور اگر اس کو دھو کر حاملہ کو پلائیں تو دودھ زیادہ ہو اور لڑکا آفتوں سے محفوظ رہے (دررالنظیم)۔

سُورَةُ ق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو خطبہ میں اس مقدس سورہ کو پڑھا کرتے تھے (کنز العمال)۔

(۱) فَكشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ ترجمہ اب ہم نے ہٹا لیا تجھ پر سے تیرے پردے کو تو تیری نظر آج تیز ہے۔ خاصیت جو شخص ضعف بصر سے پریشان ہو وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد بعد و طاق پڑھا کرے (قول الجلیل)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیض نے فرمایا کہ ہر نماز فرض کے بعد اس کو تین مرتبہ پڑھ کر انگلیوں پر دم کرے اور ان کو آنکھوں پر پھیرے۔

۲۷

۱۲ یعنی تین بار یا ہر بار ۱۲

سُورَةُ الذَّارِيَةِ

اگر اس سورہ کو مریض کے پاس پڑھیں تو خداوند تعالیٰ مرض میں کمی عطا فرمائے اور اگر اس کو لکھ کر حاملہ کے گلے میں لٹکائے تو ولادت آسان ہو اور لڑکا جلد پیدا ہو (درر النظیم)۔

(۱) وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ وَالْأَرْضَ فَسَّخْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ ترجمہ اور آسمان ہم نے بنایا اپنے ہاتھ کے زور سے اور کچھ شک نہیں کہ ہم کو سب قدرت ہے۔ اور زمین کو ہم نے بچھایا تو ہم کیا اچھے بچھانے والے ہیں۔ خاصیت حسن بصری سے لوگوں نے ایک مرد کا حال بیان کیا کہ اس کا بیاہ ہوا مگر وہ عورت پر قادر نہ ہوا۔ حضرت نے فرمایا دو انڈے ابلے ہوئے لے آؤ۔ وہ لوگ لے آئے۔ آپ نے اُس کا پھلکا اتار کر ایک پر پہلی آیت لکھ کر مرد کو دیا اور دوسرے پر دوسری آیت لکھ کر عورت کو دیا، اور فرمایا کہ کھا لو۔ جب دونوں نے کھالیا تو حضرت نے فرمایا جاؤ اپنا کام کرو۔

۳۷

پس وہ مرد اس عورت پر بخوبی قادر ہو گیا (وظیفہ کریمہ)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے ان آیتوں کی بابت یوں ارشاد فرمایا کہ جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ دو انڈے روز اُبال کر، پوست دور کر کے ایک پر پہلی آیت لکھے اور ایک پر دوسری آیت لکھے۔ جس پر پہلی آیت لکھی ہو وہ مرد کھائے اور جس پر دوسری آیت لکھی ہو وہ عورت کھائے۔ چالیس دن تک یہ ترکیب کرے اور اس درمیان میں قربت بھی کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حل رہے گا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

✓ (۲) إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَبِيتِيْنَ ○ ترجمہ کچھ شک نہیں ع اللہ ہی روزی رساں صاحب قوت زبردست ہے۔ خاصیت حصول رزق و روزگار کے واسطے صبح کی نماز سے پہلے یا بعد ہزار مرتبہ پڑھنا مفید ہے اور بقول بعض پانسومرتبہ مع اول و آخر درود شریف سو سومرتبہ۔ (مخزن الرزق)

سورة الطور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے گا اُس کو خداوند تعالیٰ عذابِ قیامت سے محفوظ رکھے گا۔ اور اگر اس سورہ کا دم کیا ہوا پانی بچھو پر چھڑک دیں تو وہ مر جاوے (درر النظیم)۔

(۱) إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ○ ترجمہ بیشک وہی احسان فرمانے والا ع مہربان ہے خاصیت جو کوئی اس آیت کریمہ کو بعد نماز فرض کے گیارہ مرتبہ پڑھ کر انگلی پر دم کر کے پیشانی پر ملے اُس کا منہ قیامت کے دن بفضلہ چمکتا رہے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سورة النجم

جو اس سورہ کو بہن کی پاک جھلی پر لکھ کر اپنے اوپر لٹکائے اُس کی

ہیبت زیادہ ہو اور جو کوئی اس سے لڑے وہ مغلوب ہو، اور اسے غلبہ اور
فتح مندی حاصل رہے۔ (درر النظیم)

سورة القمر

جو کوئی اس سورہ کو جمعہ کے دن نماز جمعہ کے وقت لکھے اور اس کو اپنے
عمامہ کے نیچے باندھے وہ آزمیوں میں مقبول ہو، اور اس کے دشوار کام آس
ہوں (درر النظیم)۔

ع (۱) فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۚ وَفَجَرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا
فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۚ تَرْجُمَهُ تَوْهَمٌ نَّهْمٌ لِّمَنْ لَّمْ يَرْجُمْ
دھانے موسلا دھار پانی سے اور بہا دیئے زمین سے چشمے تو پانی (بہر جانب سے)
جمع ہو گیا ایک کام پر جو مقدر ہو چکا تھا۔ خاصیت طلب باران کے لئے
اس آیت کو اس ترکیب سے پڑھے کہ روزہ رکھے اور غسل کر کے اول اس آیت
کو چار سو چالیس مرتبہ پڑھے پھر آبادی سے باہر ایسے میدان میں نکل جائے
جس میں کسی چیز کا سایہ نہ ہو اور تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل برہنہ سر
اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ والضحیٰ
اور دوسری رکعت میں سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام ایک ہزار
ایک مرتبہ آیت مذکورہ کو خشوع و خضوع کے ساتھ پھر پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ
اسی روز پانی برسے گا۔ چند بزرگوں کا تجرب و آزمودہ ہے (کشف الاستار)۔

سورة الرحمن

حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی
زینت سورہ الرحمن ہے (القان)۔

جب چیچک ظاہر ہو تو نیلا دھاگے اور اس پر سورہ رحمن پڑھے اور جتنے بار قِبَايَ الْأَعْمَرَ بِكَمَا تَكْدِبِينَ ۞ پڑھیں تو ایک گرہ دے اور اس پر پھونک ڈالے اور دھاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اس کو بیماری سے آرام دے گا (قول الجلیل)۔ اور اگر اس سورہ کو آبِ باراں سے دھو کر صاحبِ طحال کو پلے تو مرض دور ہو جائے (درر النظیم)۔

(۱) يَمَعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ عَالَمِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّفُذُوا وَلَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ ترجمہ اے گروہ جن و انسان اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کناروں سے تو نکل بھاگو تم نہیں نکل سکو گے مگر ایک قوت سے خاصیت اگر راستے میں کتابھونکنے لگے تو ان آیتوں کو پڑھ لے وہ چپ ہو جائے گا (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر رات پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ پہنچے (درر النظیم)۔ اور بھی مروی ہے کہ اس سورہ کو اپنی عورتوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ سورہ غنا کی سورہ ہے (کنز العمال)۔ یہ بھی وارد ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو حکم کیا کرتے تھے کہ اس سورہ کو ہر شب پڑھا کریں (خیر متین)۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کچھ مال پیش کیا تو انہوں نے اس کا لینا ناگوار سمجھ کر کہا کہ اس مال کو تو اپنے اہل و عیال میں صرف کر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا کہ ان لڑکوں کے حق میں کیا آپ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو میں نے سورہ واقعہ کے پڑھنے پر معمور کیا

ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی ہر روز سورہ واقعہ پڑھا کرے اُس کو کبھی فاقہ نہ پہنچے (مغربات دینی)۔

غ (۱) لَا يَصُدُّ عَوْنُ عَنْهَا وَلَا يُزْفُونَ ترجمہ جس سے نہ اُن کو درد سر ہو اور نہ بکواس لگے خاصیت جس کو درد سر ہو اس پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ درد جاتا رہے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سونے سے پہلے مُسْتَحَات یعنی وہ سورتیں جن کے شروع میں سبحان یا سبح یا سبح آیا ہے پڑھتے تھے اور فرماتے کہ ان میں ایک آیت ہزار آیتوں سے بہتر ہے وہ سورتیں یہ ہیں سُورَةُ حَدِيد - حُشْر - صَف - جَمْعَة - تَعَابِيث - اَعْلَى (اذکار امام نووی)۔ اور بھی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ حدید - اِذَا وَقَعَتْ (واقعہ) - رَحْمَنُ كَا قَارِي آسمان وزمین میں ساکن الفردوس (بہشتی) کے لقب سے پکارا جائے گا (کنز العمال)۔ غ (۱) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ترجمہ وہی سب سے پہلے ہے اور (وہی سب سے) تیچھے اور (وہی) ظاہر اور (وہی) پنہاں، اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ خاصیت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس آیت کا پڑھنا دفع و سوسہ و خطرات کے لئے مفید ہے۔ اخرجہ

ابوداؤد (سبیل الرشاد)۔

سُورَةُ الْمَجَادِلَةِ

اس سورہ کو اگر مریض کے پاس پڑھے تو مرض میں سکون ہو اور مریض کو نیند آجائے اور جو شخص رات یا دن میں ایک مرتبہ ہمیشہ اس سورہ کو پڑھ لیا کرے

وہ چور سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔ دفع تپ کے لئے اس سورہ کو بعد نماز عصر تین مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی (قول الجلیل)۔

سورۃ الحشر

کتاب مقدم ابن السنی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی کہ جب تو سونے لگے تو سورہ حشر کو پڑھے۔ اور فرمایا کہ اگر تو مرے گا تو شہید مرے گا یا یہ فرمایا کہ جنتی ہوگا (اذکار امام نووی)۔
حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اس سورہ کو پڑھا اُس نے دین و دنیا میں امن پایا۔ (درر النظیم)

(۱) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ ۚ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ترجمہ وہی اللہ ہے جس کے
سوا کوئی معبود نہیں، جانتے والا ہے غائب اور حاضر کا وہ نہایت مہربان بڑا
رحم والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ ہے پاک ذات
ہے (ہر عیب سے) سلامت ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے
خود مختار ہے بڑائی اسی کو زیبا ہے۔ اللہ پاک ہے اُن کے شریک ٹھہرانے سے۔ وہ
اللہ پیدا کرنے والا موجد صورتیں بنانے والا اسی کے سب نام اچھے ہیں اسی
کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی ہے زبردست حکمت
والا۔ خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوفی اَعُوذُ بِاللَّهِ

السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (میں پناہ مانگتا ہوں بواسطہ اللہ سمیع و علیم کے شیطان رجیم سے) کو تین بار پڑھ کر ان آیتوں کو صبح کے وقت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کے لئے شام تک دعائے بخشش کرتے ہیں اور اگر وہ اس دن مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ اور جو کوئی شام کے وقت پڑھتا ہے تو یہی درجہ پاتا ہے (حصن حصین)۔

اور درر النظیم میں بعض عارفوں سے منقول ہے کہ یہی آیتیں مع آیت ماسبق ^{لہ} وَأَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ موت کے سوا ہر بیماری کی دوا ہیں۔

اَسْمَاءُ حُسْنٰی

خاص کلام باری میں ہدایت ہے ^{لہ} وَاللَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُمْ بِهَا تَرْجَمًا اور واسطے اللہ کے ہیں اچھے نام پس پکارو اُس کو ساتھ ان ناموں کے اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ^{۹۹} تنانوے ہیں جو حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں مذکور ہیں، فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند عزوجل کے ایک کم سو (یعنی) تنانوے نام ہیں جس نے اُن کو یاد کر لیا بہشت میں داخل ہوا (شرح اسمائے حسنیٰ امام غزالی)۔

چونکہ اوپر کی آیت مقدسہ میں ان تنانوے اسمائے حسنیٰ میں سے چند اسم پاک مذکور ہیں اس لئے مناسب ہوا کہ کل اسمائے حسنیٰ یہاں پر نقل ہوں۔

لے اگر ہم یہ قرآن نازل فرماتے کسی پہاڑ پر تو ضرور تو اس کو دیکھتا کہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ فکر کریں ۱۲

اور ان کے خواص بھی لکھ دیئے جائیں۔ وہ یہ ہیں :-

هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَرْجَمَهُ وَهُوَ اللهُ وَهُوَ كَوْنِي مَعْبُودٌ
 برحق اُس کے سوا نہیں۔ **خاصیت** جو کوئی اس کو کثرت سے پڑھے وہ
 جلیل قدر ہو اور جو کوئی اس کو ہزار بار پڑھے یقین والا ہو۔ اور اس نام کو نماز
 کے بعد سو بار پڑھے تو اس کا باطن کشادہ ہو اور کشف ہونے لگے۔ **الرَّحْمَنُ**
الرَّحِيمُ بخشنے والا مہربان۔ جو کوئی نماز کے بعد اس کو پڑھے حق تعالیٰ غفلت
 اور بھول اور سختی اس کے دل سے دور کرے۔ خضر علیہ السلام سے مروی ہے
 کہ جو کوئی بروز جمعہ نماز عصر کے بعد قبلہ رو ہو کر **يَا اللهُ** اور **يَا رَحْمَنُ** شروب
 آفتاب تک پڑھ کر خداوند کریم سے جو چیز مانگے پائے۔ اور جو کوئی ہر روز سو بار
يَا رَحِيمُ پڑھے تمام خلق اس پر مہربان ہو۔ **الْمَلِكُ** بادشاہ۔ جو کوئی اس
 نام کو **الْقُدُّوسُ** کے ساتھ ملا کر ہمیشہ پڑھے۔ اگر صاحب ملک ہو تو حق تعالیٰ
 اس کے ملک کو قائم دائم رکھے اور اگر صاحب ملک نہ ہو تو اس کا نفس اس کا
 فرمانبردار ہو اور اگر عزت و حرمت کے لئے پڑھے تو مجرب ہے۔ **الْقُدُّوسُ**
 نہایت پاک۔ جو کوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑھے اس کا دل صاف ہو
 اور اگر بعد نماز جمعہ اس نام کو **السُّبُّوحُ** کے ساتھ ملا کر روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر
 کھائے فرشتہ صفت ہو جائے۔ اور دشمنوں سے پناہ حاصل ہونے کو بھاگنے
 کے وقت جس قدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ میں اس کی مداومت کرے
 کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو۔ اور اگر تین سو انیس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دے
 تو مہربان ہو جائے۔ **السَّلَامُ** سلامت اور بے عیب۔ جو کوئی اس اسم
 کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیمار پر پڑھے حق تعالیٰ اُس کو صحت و شفا عطا کرے اور
 اگر اس پر مداومت کرے تو خوف سے نڈر ہو۔ **الْمَوْمِنُ** امن دینے والا۔

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے مجیب الدعوات ہو اور جو کوئی اس کو پڑھا کرے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے اور کوئی اس پر قدرت نہ پائے اور اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے۔ **الْمُهَيِّمِينَ** ہر چیز کا نگہبان۔ جو کوئی غسل کرے اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے تو باطنوں اور غیبوں پر مطلع ہو اور اگر اس کی مداومت کرے تمام آفتوں سے پناہ پائے۔ **الْعَزِيزُ** غالب حکم میں۔ جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اس اسم کو پڑھے کسی کا محتاج نہ ہو اور خواری کے بعد عزت والا ہو اور اس اسم میں عجیب و غریب خاصیتیں لکھی ہیں۔ **الْحَبَّارُ** بگڑے ہوئے کاموں کا درست کرنے والا۔ جو کوئی بعد مسبعت عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی اس پر مداومت کرے خلق کی عیب جوئی اور بدگوئی سے نامون ہو اور دولت سلطنت والا ہو۔ اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے تو اس کی ہیبت و شوکت خلق کے دل میں قائم ہو۔ مسبعت عشر سے یہ دس چیزیں مراد ہیں جن کو مع بسم اللہ سات دفعہ پڑھا کرتے ہیں۔ الحمد۔ سورہ فلق۔ سورہ ناس۔ سورہ اخلاص۔ سورہ کافرون۔ آیت الکرسی۔ کلمۃ تجید۔ درود شریف اور یہ دُعا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِيْ صَغِيْرًا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور یہ دُعا اللّٰهُمَّ يَا رَبِّ اِفْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَاَجَلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّوْفٌ رَّحِيْمٌ **الْمُتَكَبِّرُ** بزرگ اور بے نیاز۔ اگر اس اسم کو اپنی حلال

منکوہ سے صحبت کرنے سے پہلے دس بار پڑھے تو اللہ اس کو فرزند رشید اور پرہیزگار عطا فرمائے۔ اور اگر ہر کام کی ابتدا میں کہے تو مراد کو پہنچے۔ **الْخَالِقُ** اندازہ کرنے والا خالق کا۔ جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے اُس کے لئے قیامت تک عبادت کرتا رہے اور اس کے چہرے کو منور فرماتا ہے **الْبَارِئُ** خلق کا پیدا کرنے والا۔ جو کوئی ہفتہ میں سو بار اس اسم کو پڑھے خداوند کریم اس کو قبر میں نہ چھوڑے بلکہ ریاضِ قدس کی طرف لے جائے۔ **الْمُصَوِّرُ** مخلوق کا صورت اور ہیئت دینے والا۔ جس کی بی بی بائجھ ہوسات روز روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس بار اس اسم کو پڑھے اور پانی پر دم کر کے پلائے تو بی بی اس کی حاملہ ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ فرزند نیک پیدا ہو۔ **الْغَفَّارُ** گناہ بخشنے والا اور عیبوں کا چھپانے والا۔ جو کوئی بعد نماز عصر سو بار **يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِي** کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشے ہوئے لوگوں کے زمرے میں کر دیتا ہے۔

الْقَهَّارُ غالب۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالیٰ دنیا کی محبت اُس کے دل سے اٹھا دیتا ہے اور اُس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور خدا کی محبت و شوق اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ **الْوَهَّابُ** بہت دینے والا۔ جس کسی کو فقر و فاقہ کا رنج ہو وہ اس اسم پر مداومت کرے، حق تعالیٰ اس کو ایسا رزق دیتا ہے کہ وہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھتا ہے وہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی حاجت خاص رکھے تو رات کے وقت گھر کے یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور سو بار اس اسم کو پڑھے تو حاجت روا ہوتی ہے۔ **الرَّزَّاقُ** روزی کا پیدا کرنے والا۔ جو کوئی نماز فجر سے پہلے اور طلوع صبح صادق کے بعد اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار اس اسم کو کہے تو اس گھر میں ہرگز

محتاجی اور مفلسی نہ ہو۔ چاہیے کہ داہنے کونے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔ اور جو کوئی شعبان کے مہینے میں آدھی رات کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی روزی میں ترقی دے۔ **الْفَتْاحُ** رزق و رحمت کا دروازہ کھولنے والا۔ جو کوئی فجر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے اور ستر بار یہ اسم پڑھے اُس کے دل سے زنگ جاتا رہے اور نور و صفائی مرحمت ہو۔ **الْعَلِیْدِیَّةُ** پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ اُس کو اپنی مغفرت عنایت فرمائے اور جو کوئی بعد ذکر کے سو بار **يَا عَالِمَ الْغَيْبِ** کہے تو حق تعالیٰ اُس کو کشف والوں میں کرے۔ اور جو کوئی اس کو زیادہ پڑھے اللہ تعالیٰ علم کی باریکیوں اور پوشیدہ بھیدوں پر مطلع کرے **الْقَابِضُ** بندوں کی روزی تنگ کرنے والا اور اُن کی رُح قبض کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو زیادہ کہے اُس پر ایسا جلال و ہیبت طاری رہے کہ کوئی اس کی مجلس میں آزادی کے ساتھ بیٹھنے کی طاقت نہ رکھ سکے۔ اور جو کوئی اس کو چالیس روز چار لقموں پر لکھ کر کھائے قبر کے عذاب اور بھوک سے محفوظ رہے۔ **الْبَاسِطُ** روزی فراخ کرنے والا۔ جو کوئی صبح کے وقت ہاتھ اٹھائے اور دل میں دس بار اس اسم کو پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیر لے کبھی کسی کا محتاج نہ ہو۔ اور جو غمگین خوف زدہ پڑھے امن پائے اور مسرور ہو۔ **الْخَافِضُ** کافروں کا پست کرنے والا۔ جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے دن ایک مجلس میں ستر بار **الْخَافِضُ** کہے دشمن پر فتح پائے۔ **الرَّافِعُ** بلند کرنے والا۔ جو کوئی چودھویں رات کی آدھی رات میں ہر تہینہ سو بار اس اسم کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو خلاق سے برگزیدہ اور توانگر اور بے احتیاج فرمائے۔ **الْمُعِزُّ** عزت دینے والا۔ جو کوئی اس اسم کو دو شنبہ یا جمعہ کی رات میں بعد نماز مغرب ایک سو چالیس بار

پڑھے خلق کی نظریں اس کی ہدیت اور حرمت ظاہر ہو اور بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرے۔ **الْمُذَلِّ** ^{۲۶} خوار کرنے والا۔ جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو پچھتر بار اس کو پڑھے اور سجدہ میں جا کر کہے کہ یا اللہ فلاں ظالم کے شر سے امن دے حق تعالیٰ اس کے شر کو اُس کے سر سے دفع کرتا ہے۔ **السَّمِيعُ** سننے والا۔ جو کوئی اس اسم کو پنجشنبہ کے دن نماز چاشت کے بعد پانچ سو بار اور ایک قول کے موافق ہر روز سو بار پڑھے اور بات نہ کرے اور اس کے بعد دعا کرے تو دعا اس کی مقبول ہو۔ **الْبَصِيرُ** ^{۲۸} دیکھنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو پنجشنبہ کے دن فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان درست اعتقاد سے سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو نظر خاص سے مخصوص فرمائے۔ **الْحَاكِمُ** حکم کرنے والا۔ جو کوئی جمعہ کی رات کو یہ اسم اتنا پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو حق تعالیٰ اس کے باطن کو اپنے بھیدوں کی کان بنائے۔ **الْعَدْلُ** انصاف کرنے والا جو کوئی اس اسم کو جمعہ کے دین بیس لقموں پر لکھ کر کھائے اللہ تعالیٰ خلق کو اس کا مطیع کرے۔ **اللطيف** نرمی کرنے والا۔ جس کے پاس معیشت کا سامان نہ ہو اور فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا تنہائی میں کوئی مونس نہ ملے یا بیمار ہے کہ اس کا غمخوار نہیں یا لڑکی رکھتا ہو کہ کوئی اس کے نکاح کا پیغام نہیں کرتا تو وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور دو گانہ نماز پڑھ کر اس کو مطلب کی نیت سے سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مہم سرانجام کرے۔ **الْحَبِيرُ** ^{۳۰} سب چیزوں سے آگاہ اور دل کی باتوں سے واقف۔ جو کوئی نفس کے باہقوں میں گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے تاکہ اُس بندے چٹکارا پائے۔ **الْحَلِيمُ** ^{۳۱} بردباری کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو ایک کاغذ پر لکھ کر دھوئے اور اس کا پانی اپنی کھیتی پر چھڑکے اس کی کھیتی آفت سے محفوظ رہے۔ **العظیم** ^{۳۲} بزرگ اور بزرگ

جو کوئی اس نام کو بلا ناغہ جس قدر ہو سکے لازم کر کے پڑھے خلاق کی نظر میں عزیز اور بزرگ ہو۔ **الْغَفُورُ** ۳۵ بہت بخشنے والا۔ جس کسی کو کوئی مرض ہو مثلاً تپ اور درد سر وغیرہ یا غم و اندوہ اس پر غالب ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اس کا نقش روٹی سے جذب کر کے کھالے اللہ تعالیٰ اس کو مرض سے شفا اور غم سے نجات بخشنے اور اگر اس کو بہت پڑھے تو اس کے دل سے سیاہی دور ہو۔ اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ میں **يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي** تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ پہلے اور پیچھے کے معاف فرمائے۔ **الْمُتَّكِرُ** ۳۶ قدر دان۔ جس شخص کو معاش کی تنگی ہو یا اس کے دل میں کدورت پہنچے یا آنکھ میں تاریکی واقع ہو اس اسم کو پانی پر اکتالیس بار پڑھے اور یہ پانی اپنی آنکھ پر ملے حق تعالیٰ اس کو شفا اور خلاصی بخشنے۔ **الْعَلِيَّ** ۳۷ بلند مرتبہ۔ جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار اور بے قدر ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بزرگی عنایت فرمائے گا اور اگر فقیر ہو گا تو تو نگر کرے گا۔ اگر سفر میں سرگرداں ہو گا تو اس کو وطن مالوف میں پہنچا دے گا۔ **الْكَبِيرُ** ۳۸ بڑا۔ جو کوئی اس نام کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو۔ اور اگر حکام اور والیان ملک اس پر مداومت کریں تو سب لوگ ان سے ڈریں اور ان کی ہمیں بخوبی سراخجام کو پہنچیں۔

الْحَفِيظُ ۳۹ نگاہ رکھنے والا۔ جس کو ڈوبنے یا جلنے یا زخمی ہونے کا خوف ہو یا بیویوں کا وہم اور گھبراہٹ رکھتا ہو یا حرام نگاہوں سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو اپنے بازو پر باندھے اللہ تعالیٰ اس کو ان چیزوں سے محفوظ رکھے۔ **الْمُقِيَّتُ** ۴۰ غذا دینے والا۔ اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اس کو غربت پیش آئے یا لڑکا بد خوئی کرے یا بہت روئے تو سات بار خالی آب خورے پھر اس اسم کو پڑھ کر دم کرے پھر اس میں پانی ڈال کر خود پیے یا دوسرے کو پلائے اپنے مقصود کو پہنچے۔ اور اگر روزہ دار

کو روزے سے ہلاکی کا ڈر ہو تو پھول پر دم کر کے سونگھے اس کو اتنی قوت ہوگی کہ روزہ رکھ سکے۔ **الْحَسِيبُ** کفایت کرنے والا۔ جو کوئی چوری یا دشمن یا بُرے ہمسایہ یا نظر بد لگنے سے ڈرے تو اٹھ روز تک صبح و شام ستر بار کہے **حَسْبِيَ اللَّهُ الْحَسِيبُ** اور پنجشنبہ سے شروع کرے حق تعالیٰ اس کو ان چیزوں کے شر سے بچائے۔ **الْجَلِيلُ** بزرگ قدر۔ جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے ساتھ رکھے یا دھو کر پیے تو تمام مخلوق اس کی تعظیم و توقیر کرے۔ **الْكَرِيمُ** بخشش کرنے والا۔ جو کوئی اپنے بچھونے پر لیٹ کر اس کو بہت کہے یہاں تک کہ کہتے کہتے سو جائے تو فرشتے اُس کے حق میں دُعا کریں اور **اَكْرَمَكَ اللَّهُ** کہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسد اللہ الغالب حضرت علیؑ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اس سبب سے ان کے لئے دُعا کرنے میں کرم اللہ وجہہ لبتے ہیں۔ **الرَّقِيبُ** نگہبان۔ جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنے زن و فرزند اور مال پر پڑھے اور ان کے گرد دم کرے سب دشمنوں اور آفتوں سے امن میں رہے۔ **الْمُجِيبُ** دُعا کا قبول کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ جو دُعا کرے مقبول ہو، اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بلاؤں سے مامون ہے۔ **الْوَاسِعُ** فراخ علم والا۔ جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو قناعت اور برکت عطا کرے۔ **الْحَكِيمُ** استوار کار۔ جس کسی کو کوئی کام پیش آئے کہ اُس کی کفایت و سرانجامی نہ ہو تو اس اسم پر مداومت کرے مہم اُس کی کفایت کو پہنچے۔ **الْوَدُودُ** دوست رکھنے والا۔ اگر خاوند و بی بی میں نا موافقت ہو اور جھگڑا پڑے تو اس اسم کو ایک ہزار ایک بار کھانے پر دم کرے اور جس طرف سے نا موافقت ہو وہ کھانا اُس کو کھلایا جائے ان میں اتفاق و الفت ہو جائے گی۔ **الْمُجِيدُ** بزرگ و شریف۔ جس کسی کو آتشک یا جذام

یا کوڑھ ہو تو وہ تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھے اور افطار کے
وقت بہت دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے تو خدا کی عنایت سے شفا
اور جس کو اپنے ابنائے جنس میں عزت و حرمت نہ ہو وہ ہر صبح کو ننانو
بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے عزت و حرمت حاصل ہوگی۔ الباعث
اٹھانے والا۔ جو کوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہو جائے تو سونے کے وقت سینہ
ہاتھ رکھ کر اس اسم کو ایک سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کے دل کو محل انوار
الشمسین حاضر اور مطلع جس کسی کا فرزند نافرمان ہو یا لڑکی نیک نہ ہو
صبح گئے وقت ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر منہ آسمان کی طرف کرے اور کہے
بار اس اسم کو پڑھے حق تعالیٰ اس کو فرمانبردار اور نیک بخت بنائے۔ الحکم
خدائی کے لائق۔ جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو کاغذ کے چاروں گوشوں پر اس
نام کو لکھے اور آدھی رات کے وقت اس کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف
نظر کرے اور اس نام کو شفیع لائے تو وہ چیز یا اُس سے بہتر مل جائے گی
اور اگر قیدی آدھی رات میں سر کو ننگا کر کے ایک سو آٹھ بار کہے تو قید
رہائی پائے۔ الوکیل بندوں کا کارساز۔ اگر بجلی یا ہوا یا پانی یا آگ
خوف سے ہو تو اس نام کو اپنا وکیل کرے اس سے مامون ہو اور اگر خوف
جگہ میں کہے تو امین ہو جائے۔ القوی قوت والا۔ جس کسی کا دشمن تو
ہو جس کے دفع کرنے سے عاجز ہو تو حضور اکرام کو ندھے اور اس کی ایک
گولیاں بنائے اور ہر گولی پر یا قوی کہے اور دشمن کے دفع ہونے کی نیر
سے مرغ کے آگے ڈالے اللہ تعالیٰ اُس کے دشمن کو مغلوب اور پست کرے
المنین استوار۔ جس کسی کا دودھ پیتا بچہ ہو اور اس کی ماں کو دودھ
نہ ہو تو اس اسم کو لکھ کر پانی میں دھوئے اور وہ پانی اُس کی ماں کو پلائے دو

بہت ہو جائے۔ **الْوَالِيُّ** مددگار۔ جو کوئی اس نام کو بہت پڑھے خلقت کے بھیدوں سے آگاہ ہو جائے۔ اور جو کوئی اپنی بی بی یا لونڈی کی خصلت سے ناخوش ہو تو جس وقت اُس کے سامنے جائے اس نام کو بہت پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو نیک خصلت کرے۔ **الْمُحَيِّدُ** تعریف کرنے والا۔ جو کوئی اس کو بہت کہے نیکو کار ہو یعنی اس سے اچھے فعل سرزد ہوں اور جو کوئی فحش و بدزبانی کا عادی ہو وہ اس کو پیالہ پر لکھے اور ہمیشہ اُس سے پانی پیا کرے فحش سے مأمون رہے۔ **الْمُحْصِي** گہرنے والا۔ جو کوئی شب جمعہ اس نام کو ایک ہزار بار کہے عذابِ قبر اور حسابِ قیامت سے بے خوف ہو اور کہتے ہیں کہ جو کوئی اس اسم کی کثرت کرے ہرگز غلطی نہ کرے **الْمُبْدِي** پیدا کرنے والا۔ جس کسی کی بی بی کو حمل ہو اور خوف ہو کہ بچہ ناتمام گر جائے گا۔ تو وہ اپنی انگشت شہادت اُس کے پیٹ پر پھیرے اور نوے دفعہ اس اسم کو کہے اللہ تعالیٰ اُس کے حمل کو گرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھے۔ **الْمُعِيدُ** دوبارہ پیدا کرنے والا۔ جس کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ پھر آئے یا اُس کو خبر معلوم ہو جائے تو جب گھر کے آدمی سب سو جائیں تو اس اسم کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر بار پڑھے اور اس کے بعد۔ **يَا مُعِيدُ رَدِّ عَلَيَّ فَلَا نَا كَيْ** سات روز نہ گزریں گے کہ وہ غائب پھر آئے گا یا اُس کی کچھ خبر ملے گی۔ **الْمُحْيِي** زندہ کرنے والا۔ جس کسی کو درویشی اور اپنے اعضا میں سے کسی عضو کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو اس اسم کو سات بار پڑھے ان چیزوں سے مأمون ہو۔ **الْمُهَيِّتُ** مارنے والا۔ جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہ ہو اور اس کا نفس فرمانبرداری نہ کرے تو سونے کے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو اتنا کہے کہ سو جائے حق تعالیٰ اس کے نفس کو تابع کرے۔

الْحَيُّ زنده۔ اگر کوئی بیمار ہو اس اسم کو بکثرت کہے صحت پائے یا بیمار
 دم کرے تو اس کو صحت حاصل ہو۔ الْقَيُّومُ قائم رہنے والا۔ جو کوئی
 کو سحر کے وقت بہت پڑھے خلق کے دلوں میں اس کا تصرف زیادہ ہو اور اگر
 خلوت میں اس کو بہت پڑھے تو تو نگر ہو جائے۔ الْوَاحِدُ غنی و بے پروا
 اگر کھانے کے وقت اس اسم کو کہے تو وہ کھانا اس کے پیٹ میں نور ہو
 الْمَاجِدُ بزرگ۔ جو کوئی خلوت میں اس کو اتنا پڑھے کہ خودی سے بے
 ہو جائے تو اُس کے دل پر انوار ظاہر ہوں۔ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ یگانہ
 جس کا دل تنہائی سے ہر اس سال ہو وہ ایک ہزار بار اس اسم کو پڑھے خوف
 اس کے دل سے جاتا رہے اور درگاہِ حق کا مقرب ہو اور طلبِ فرزندگی
 تو اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اللہ تعالیٰ فرزند عنایت فرمائے۔ الصَّمَدُ
 بے پروا۔ جو کوئی کچھ رات رہے صبح کے وقت کے قریب یا آدھی رات کے
 وقت سجدہ میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے حال و قال میں
 سچا ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بکثرت کہے تو بھوکا نہ ہو اور ضرور
 کی حالت میں کہے تو بے نیاز اور بے پروا ہو۔ الْقَادِرُ قدرت والا۔
 اگر اعضا کے دھونے کے وقت ہر جوڑ پر یہ اسم پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار
 نہ ہو اور کوئی دشمن اُس پر فتح نہ پائے اور اگر کوئی کام مشکل پیش آئے تو
 اکتالیس بار پڑھے وہ کام آسان اور سہل ہو۔ الْمُقْتَدِرُ قدرت ظالم
 کرنے والا۔ اگر اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اُس کی غفلت آگاہی سے بدل جائے گی
 اور جو کوئی سونے سے اٹھنے کے وقت اُس کو بیس بار کہے اس کے تمام کام
 حقانی ہوں۔ الْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا۔ جو کوئی لڑائی کے معرکے میں
 اس اسم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کوئی سختی اور رنج اس کو نہ پہنچے اور اگر اس

کثرت کرے تو اس کا نفس طاعتِ الہی میں فرمانبردار ہو۔ **السُّوْخِرُ**
 پیچھے ڈالنے والا۔ جو کوئی اس کو سو بار کہے تو اُس کا دل بدون حق کے آرام
 نہ پکڑے۔ **الْأَوَّلُ** سب سے پہلے۔ اگر کسی کے یہاں فرزند نہ ہو چالیس دن
 ہر روز چالیس بار اس کو پڑھے اُس کی مُراد پوری ہو۔ **الْآخِرُ** سب سے پیچھے۔
 جس کسی کی عمر آخر ہو اور نیک اعمال نہ رکھتا ہو تو اس کو اپنا ورد و وظیفہ کرے اللہ
 تعالیٰ اس کی عاقبت بخیر کرے۔ **الظَّاهِرُ** آشکارا۔ جو کوئی اس اسم کو بعد
 نماز اشراق کے پانچ سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ روشن کرے۔ **الْبَاطِنُ**
 پوشیدہ۔ جو کوئی ہر روز ۳۳ بار کہے تو اسرارِ الہی کے جاننے والوں سے ہو جائے۔
الْوَالِي کارساز مالک۔ جس کو منظور ہو کہ اس کا گھر یا دوسرے کام معمور اور آباد
 ہو اور آندھی اور مینہ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے تو اس اسم کو کورے
 آنچورے پر لکھے اور اس آنچورہ میں پانی بھرے اور اُس سے دیواروں پر پانی
 چھڑکے تو وہ گھر سب آفتوں سے محفوظ رہے اور اگر کسی کی تسخیر کی نیت سے پڑھے
 تو گیارہ مرتبہ پڑھے وہ آدمی مطیع و فرمانبردار ہو۔ **الْمُتَعَالِي** بہت بلند۔
 جو کوئی اس کو بہت کہے اُس کی دشواریاں آسان ہوں۔ بعض نے کہا کہ جو عورت
 اپنے حیض کی حالت میں اس کو بہت پڑھے اُس کی آفتوں سے رہائی پائے۔
الْبِرِّينِي کرنے والا۔ جو کوئی ہو اور ہو اُس کی آفتوں سے ڈرتا ہو وہ اس کو
 پڑھے امین ہو جائے۔ اور جس کا چھوٹا بچہ ہو وہ اس کو سات بار پڑھے اور
 اس لڑکے کو حق تعالیٰ کے کرم کے سپرد کرے تو وقت بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ
 رہے گا۔ بعض نے کہا کہ کوئی شراب خواری اور زنا کاری میں مبتلا ہو تو ہر روز
 اُس کو سات بار پڑھے اس کا دل ان باتوں سے سرد ہو جائے گا۔ **التَّوَابُ**
 توبہ قبول کرنے والا۔ جو کوئی اس کو بعد نماز چاشت تین سو ساٹھ بار کہے اللہ تعالیٰ

اُس کو توبہ نصوح عطا کرے اور اگر اس کی کثرت کرے اُس کے کام درست
 ہوں اور اُس کا نفس طاعت الہی میں آرام پکڑے۔ **الْمُدْتَقِمُ**^{۸۱۷}
 بدالینے والا۔ جو کوئی دشمن کی مقاومت پر قادر نہ ہو اور ان سے ظلم کا بدلا
 نہ لے سکے تو تین جمعہ تک اس اسم کی کثرت کرے اس کا دشمن خوش ہو جائے
 اور غیر ابو ہریرہ کی روایت میں **الْمُنْعِمُ** بھی آیا ہے جو اس کی مداومت کرے
 تو کسی کا محتاج نہ ہو۔ فقیر کہتا ہے کہ **الْمُنْعِمُ** اگرچہ بعض روایت میں آیا ہے
 مگر قرآن مجید میں وارد نہیں ہوا۔ **العَفْوُ**^{۸۱۸} درگزر کرنے والا۔ جس کے گناہ بہت
 ہوں تو اس کو بلاناغہ پڑھے تو اللہ اُس کے تمام گناہ بخشے **الرَّعُوفُ**^{۸۱۹} مہربان
 جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے پھندے سے چھڑائے وہ اس کو دس
 بار پڑھے وہ ظالم اس کی سفارش قبول کرے گا۔ اور جو کوئی ہمیشہ پڑھے تو
 اس کا دل مہربان ہو اور تمام آدمی اس پر مہربان ہوں۔ **مَا لِكُ الْمَلِكِ**^{۸۲۰}
 خداوند جہاں کا۔ جو کوئی اس نام کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو نگر ہو جائے اور کوئی
 حاجت اور مشکل لوگوں کی طرف نہ رہے۔ **ذَوَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ**^{۸۲۱}
 بزرگی و بخشش والا۔ یہی خاصیت اس کی بھی ہے۔ **الْمُقْسِطُ**^{۸۲۲} عدل کرنے
 والا۔ جو کوئی اس کو سو بار پڑھے شیطان کی بدی اور اُس کے وسوسے سے
 مامون رہے۔ اور اگر سات سو بار پڑھے جو مراد ہو وہ حاصل ہو۔ **الْجَامِعُ**^{۸۲۳}
 جمع کرنے والا۔ جس کسی کے اہل و اقارب متفرق ہو گئے ہوں وہ چاشت کے
 وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو دس بار پڑھے اور
 ایک انگلی بند کر لے پھر اپنا ہاتھ مُنہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے درمیان
 اجتماع ہو۔ **الْغَنِيُّ**^{۸۲۴} بے پرواہ۔ جو کوئی طمع کی بلا میں گرفتار ہو اپنے بدن
 کے ہر جوڑ پر یعنی مُنہ آنکھ کان ناک ہاتھ پاؤں وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو

پڑھے پھر ہاتھ اُتارے اللہ تعالیٰ اُس کی بلا دفع کرے اور اگر ستر بار ہر روز
پڑھے اس کے مال میں برکت ہو اور کسی وقت محتاج نہ ہو۔ **الْمُغْنِي**
بے نیاز کرنے والا۔ جو کوئی اس کو دس جمعہ بلا ناغہ ہمیشہ پڑھے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ
کہے خلاق سے بے پروا ہو۔ اور جناب شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب
نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور
یا مغنی بقدر تعداد اعدادِ حروف یعنی گیارہ سو گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ
کرنا غنائے ظاہر و باطن کے لئے نہایت مفید ہے۔ **الْمَنَاعِعُ** باز رکھنے والا۔
جب میاں بی بی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو جس وقت اپنے بچھونے
پر جائے اس اسم کو بیس دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس غصتہ کو دفع کرے اور بعض
روایتوں میں المعطی بھی آیا ہے اور جو کوئی یا معطی السائلین بہت پڑھے
کسی سوال کا محتاج نہ ہو۔ فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں المعطی بھی نہیں آیات
الضَّارُّ ضرر پہنچانے والا۔ جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہنچ جائے
اور جمعہ کی راتوں میں اس اسم کو سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اس مقام میں
ثابت قدمی عنایت کرے اور انجام کو اہل قرب کے مرتبہ پہنچے۔ **التَّاسِيعُ**
فائدہ پہنچانے والا۔ جو کوئی کشتی میں سوار ہو اور ہر روز اس کو پڑھنا ہے
کوئی آفت اس کو نہ پہنچے۔ اور اگر ہر کام کے شروع میں اکتالیس بار کہہ لیا
کرے تو سب کام اس کے خاطر خواہ سرانجام ہوں۔ **التَّوَمُّونَ** روشن کرنے
والا۔ جو کوئی جمعہ کی شب سات دفعہ سورہ نور اور ایک ہزار ایک بار اس
اسم کو پڑھے اُس کا دل منور ہو اور اگر صبح کے وقت اس کے پڑھنے کی ہدایت
کرے تو اس کا دل ہمیشہ روشن رہے۔ **الْهَادِي** راہ دکھانے والا۔ جو
کوئی ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے اس کو بہت پڑھے اور بعد کو چہرے

پہلے معرفت والوں کا مرتبہ پائے۔ **الْبَدَائِعُ** پیداکرنے والا۔ جس کو کوئی غم یا مہم پیش آئے اور ستر بار اور ایک روایت میں ہزار بار **يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** کہے تو وہ مہم کفایت کو پہنچے اور اگر با وضو اس قدر پڑھے کہ سوجائے تو جو کچھ چاہے خواب میں معلوم ہو۔ **الْبَاقِي** ہمیشہ رہنے والا۔ جو کوئی شب جمعہ کو سو بار کہے اُس کے تمام عمل قبول ہوں اور کسی سے اُس کو رنج و سختی نہ پہنچے۔ اور دشمن کے دفع ہونے اور دکھ و رنج و بیماری کے دور ہونے کو اس کی کثرت کرے۔ **الْوَارِثُ** باقی۔ جو کوئی ہر روز آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت اس اسم کو سو بار پڑھے کوئی رنج و سختی نہ پہنچے اور بعد وفات کے اللہ اس کی مغفرت کرے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر اس کی کثرت کرے اپنے زمانے کے لوگوں سے فائق ہو۔ **الرَّشِيدُ** رہنما۔ جو کوئی اپنے کام کی تدبیر نہ جانے اس کو مغرب و عشا کی نماز کے درمیان ہزار بار پڑھے جو کچھ صواب اور بہتر ہو گا اس پر ظاہر ہو گا اور اگر بد اہمیت کرے تو اُس کی مہمات اور کاروبار بدون اس کی سعی کے بن جائیں۔ **الصَّبُورُ** بردبار۔ جس کسی کو کوئی درد یا رنج یا مشقت پیش آئے تو اس اسم کو ایک ہزار بیس بار پڑھے اطمینان باطن کا حاصل ہو اور اگر خوف ہو جاتا رہے۔ اور اگر ہر روز پڑھا کرے تو حاسدوں اور دشمنوں کی زبان بند ہو جائے اور بادشاہ کا غصہ دفع ہو و اللہ اعلم بالصواب (شمس المعارف و خیراتین)۔

سُورَةُ الْمُتَحِنَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس سورہ کو پڑھا قیامت کے دن تمام مؤمنین و مؤمنات اُس کی شفاعت کریں گے اور اگر اس

سورہ کو تین دن برابر لکھ کر طحال والے کو پلائیں تو طحال دور ہو جائے (درر النظیم)۔
 (۱) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم پر زور نہ آزا کافروں کا اور ہم کو معاف کر اے ہمارے پروردگار بیشک تو زبردست ہے حکمت والا۔
 خاصیت جو شخص چاہے کہ کفار اس پر غالب نہ آئیں وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے۔ (راحت القلوب)

سورة الصف

جو کوئی سفر میں اس سورہ کو برابر پڑھا کرے وہ رہزनों اور آفتوں سے محفوظ اور صحیح و سالم گھر واپس آئے (درر النظیم)۔

(۱) يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُنِيرٌ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلَ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۝ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۝ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ۝ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ يُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۝ ترجمہ یہ چاہتے ہیں کہ بھادیں اللہ کے نور کو اپنے منہ سے اور اللہ کو اپنے نور کا پورا فرمانا ہے اگرچہ برا لگے کافروں کو وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اس کو غالب کرے تمام دینوں پر، گو مشرک بُرا مانیں۔ مسلمانو کہو تو میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو بچائے دردناک عذاب سے ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں

اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو ایسا کرو گے تو تم کو بخش دے گا تمہارے گناہ اور تم کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اور پاکیزہ جگہوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں یہ ہے بڑی کامیابی اور ایک (نعمت) اور دے گا جس کو تم پسند کرتے ہو (وہ نعمت) مدد ہے اللہ کی طرف سے اور فتح قریب الحصول۔ خاصیت دشمنوں پر فتح پانے اور حصول قبولیت و وقار وغیرہ کے لئے ان آیتوں کا پڑھنا مفید ہے (درر النظیم)

سورة الجمعة

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھا کرے وہ دوسرے شیطان سے محفوظ رہے اور جو بڑے کام اس دن یارات میں کئے ہوں گے معاف ہو جائیں گے (درر النظیم)۔
 (۱) ذَلِكِ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
 ترجمہ یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔
 خاصیت اس آیت کو سیب کی لکڑی پر لکھ کر مال یا خزانہ میں رکھ دے تو بہت برکت ہو اور سب آفتوں سے محفوظ رہے (وظیفہ کریم)۔

سورة المنفقون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے وہ نفاق سے محفوظ رہے اور اگر اس کو جوش چشم اور کوئی اندرونی بیماری والے کو یا جس کو دنبل ہو گیا ہو پڑھ کر دم کرے تو بفضلہ تعالیٰ یہ سب حرج دور ہو جائیں (درر النظیم)۔

سورة التغابن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے وہ اچانک

کی موت سے محفوظ رہے۔ (دررالنظیم)۔ اور بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ ہینہ اور طاعون کے زمانہ میں اس سورہ کا پڑھنا اور پانی پر دم کر کے مکان کے در و دیوار پر چھڑکنا مفید ہے (مولانا یحییٰ صاحب مرحوم بہاری لکھنوی)۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس سورہ کو پڑھا وہ میری سنت پر مرا (دررالنظیم)۔

(۱) وَمَنْ يَشِقِ اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ وَمَنْ زُرِقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۚ ترجمہ اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ سے اللہ پیدا کر دے گا نجات کی سبیل۔ اور اُس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اُس کو گمان بھی نہ ہو اور جو بھروسہ رکھے اللہ پر تو اللہ اُس کو کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا فرماتا ہے، اللہ نے ٹھہرا رکھا ہے ہر چیز کا ایک اندازہ۔
خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے باذر کیا میں تم کو ایسی آیت نہ بتا دوں کہ لوگ جب اسے اختیار کریں تو وہ ان کے لئے کافی ہو یعنی اُن کی سب حاجتوں کو کفایت کرے (کنز العمال)۔ اور راحت القلوب میں ہے کہ احادیث میں مسطور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بعد اداے فریضہ سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار اور درود شریف تین بار اور ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر آسمان کی طرف دم کرے تو اللہ اُسے تین نعمتیں عطا فرمائے (۱) درازی عمر (۲) تونگری (۳) برخورداری عاقبت۔
 قرآن مجید بخشی میں ہے کہ ادائے قرض اور وجہ معاش کے لئے اس کی

کثرت مفید ہے۔ اور صاحب کشف الاستار تحریر فرماتے ہیں کہ توسیع رزق کے لئے ہر روز وقت معین پر ایک ہی جلسے میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرے اور درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرے۔

(۲) وَمَنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ وَلَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ترجمہ اور جس شخص کو اُس کی روزی نبی تلی ملتی ہے تو اُسی کے موافق خرچ کرے جو اس کو اللہ نے دیا ہے، اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُسی قدر جتنا اس کو دے رکھا ہے۔ اللہ عنقریب پیدا کر دے گا تنگ دستی کے بعد آسائش۔ خاصیت جس کی معیشت تنگ ہو گئی ہو اور رزق میں کمی ہو اُس کو چاہئے کہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور دل میں بھلائی (نیک کاموں) کا خیال کرے اور جمعہ کی رات کو آدھی رات گئے اٹھے اور توم مرتبہ استغفار پڑھے اور سو رہے تو تنگی سے نجات کی کیفیت دیکھے اور اُس کے رزق کے دروازے کھول دیئے جائیں (درر النظیم)۔

سورة التحريم

اگر اس سورہ کو کسی مریض پر پڑھ کر دم کریں تو اس کے مرض میں سکون ہو۔ اور اگر ہرگی والے پر پڑھ کر دم کریں تو آفاقہ ہو۔ اور اگر مقروض اس کو پڑھا کرے تو خداوند تعالیٰ بہ برکت اس کے اُس کے قرض کو ادا کرا دے گا۔ (درر النظیم)۔

سورة الملك

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیس آیتوں یعنی سورہ ملک نے ایک شخص کی سفارش کی

یہاں تک کہ وہ بخشا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ سورہ نمل ہر مومن کے دل میں ہو۔

اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں تو اول اُس کے پاؤں سے سوال کرتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں کہ تم کو مجھ سے تعرض کی راہ نہیں ہے کیونکہ یہ شخص نماز میں کھڑا ہو کر سورہ نمل پڑھتا تھا۔ پھر فرشتے سینے سے سوال کرتے ہیں، پھر سر سے سوال کرتے ہیں ہر ایک عضو یہی کہتا ہے۔ بیشک یہ سورہ فرشتوں کو عذابِ قبر سے روکتی ہے۔ اور یہ سورہ توریت میں اس فضیلت سے مذکور ہے کہ جو کوئی اس کو کسی رات میں پڑھے اس نے بہت نیکیاں اور بہت سے اچھے کام کئے۔ اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے اس سورہ کو پڑھ لیا کرتے تھے (حسن حصین و تفسیر عزیز)۔

اور جس شخص کی آنکھ جوش کر آئے اُس پر تین دن تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو بفضلہ تعالیٰ مریض صحت پائے (درر النظیم)۔

(۱) فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ۚ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ ترجمہ تو لوٹا نظر (آسمان کی جانب) کہیں کوئی دڑاڑ دیکھتا ہے۔ پھر لوٹا نظر کو دوبارہ تیری جانب لوٹ آئے گی نظر ذلیل ہو کر تھک کر۔ خاصیت ابن عسا کر نے سعید مناجی کی کرامات میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اُن سے کسی شخص نے کہا کہ آپ اپنی اونٹنی کو فلاں عائن (نظر بد لگانے والی) سے بچاتے رہیے۔ سعید نے فرمایا کہ اُس کا کچھ خطرہ نہیں ہے۔ سوئے اتفاق سے اُس عائن کی نظر

(۱) وَ اَمَّا يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيَذْلُقُوْا ذُنُوْبَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوْا عِ
 الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ترجمہ اور کافر
 تو اس بات میں لگے ہی ہوئے ہیں کہ تجھے بچلاویں اپنی (تیز) نظروں سے
 جب سنتے ہیں قرآن اور کہتے ہیں کہ بیشک یہ پیغمبر ضرور دیوانہ ہے اور (واقعہ
 میں) یہ قرآن بس نصیحت ہے دنیا جہان کے لئے۔ خاصیت یہ دونوں آیتیں
 نظر بد کے لئے نہایت ہی مجرب ہیں آدمی پر یا مال پر جب نظر کا اثر معلوم ہو تو یہ دونوں
 آیتیں تین بار پڑھ کر دم کرے (تفسیر عزیزنی)۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے قیامت کے روز اللہ اس کے حساب
 و کتاب میں آسانی فرمائے۔ اور اگر اس کو لکھ کر حاملہ کے گلے میں لٹکائے تو بچہ
 ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو پانی پر پڑھ کر ولادت کے بعد ہی بچے
 کو پلائیں تو وہ صاحب فہم و ذکا ہو اور خدا اس کو ان آفتوں سے جو بچپن میں
 ہوتی ہیں محفوظ رکھے گا (درر النظیم)۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

جو شخص اس سورہ کو رات کے وقت پڑھ لیا کرے وہ صبح تک خوفناک
 خواب اور مکروہ ناپسندیدہ چیزوں کے دیکھنے سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھا کرے گا خداوند کریم اُسے جنت میں
 جگہ دے گا اور جو اس سورہ کو پڑھ کر حاجت طلب کرے اس کی حاجت آسان
 ہو اور اگر صاحب غم و الم اُس کو پڑھا کرے تو خداوند تعالیٰ اس کے غم و الم کو دور
 کرے (ایضاً)۔

(۱) قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا عِزًّا
 قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَمْ نُشْرِكْ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۗ
 وَأَنَّكَ تَعَلَىٰ جَدِّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۗ وَأَنَّكَ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
 عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۗ وَأَنَا ظَنَنَّا أَنَّ لَكُنَّ تَقُولَ الْإِنْسُ وَأَرْجُو عَلَى اللَّهِ
 كَذِبًا ۗ ترجمہ کہہ دے میری جانب وحی کی گئی ہے کہ (مجھے قرآن پڑھتے ہوئے) میں
 گئے چند جنات، پھر کہا کہ ہم نے سنا ہے ایک عجب قرآن جو نیک راہ دکھاتا
 ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے، اور ہرگز نہ شریک ٹھہرائیں گے کسی کو۔ اور
 یہ (کہا) کہ بڑی اونچی شان ہے ہمارے پروردگار کی نہ اس نے جو رو بنائی اور
 نہ بیٹا۔ اور ہم میں بے وقوف اللہ پر جھوٹ افترا کیا کرتے تھے۔ اور ہمارا خیال
 تو یہ تھا کہ ہرگز نہ بولیں گے انسان اور جنات اللہ پر کوئی جھوٹ بات خاصیت
 آسیب زدہ کے لئے سورہ فاتحہ، آیت الکرسی پڑھ کر ان آیتوں کو پڑھے اور
 پانی پر دم کر کے اس کے مُنہ پر چھینٹا مارے انشاء اللہ تعالیٰ ہوش میں آجائے
 گا۔ اور جس مکان میں جن معلوم ہو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں
 چھینٹے مارے تو وہاں سے دور ہو جائے گا اور پھر نہ آئے گا (قول الجبیل)۔

سُورَةُ الْمُرْمَلِ

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت
 دے گا (دررالنظیم)۔

حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت
 سلطان المشائخ مولانا نظام الدین قدس سرہ کی خدمت میں توجہ حاضر ہوا تو تفسیر
 امام زاہدی پیش تھی۔ سورہ مزمل کی فضیلت کے باب میں گفتگو شروع ہوئی

آپ نے ارشاد فرمایا کہ امام شافعیؒ نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے حضرت رسالتآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رمضان المبارک کی ۲۴ کو حضرت رسالتآب صلی اللہ علیہ وسلم حج اپنے اصحاب کے مسجد مدینہ میں بیٹھے تھے اور پیغمبرانِ گزشتہ کے قصص بیان فرما رہے تھے کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار فرشتگان مقرب کے ساتھ جو عرش کے گرداگرد رہتے ہیں سورہ مزمل کو لائے جو نور کے قلم سے حریر کے کاغذ پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ ہاتھ پر لے کر بوسہ دیا۔ اور سر پر رکھ کر فرمایا کہ اے انجی جبرئیل کیا حکم ہوتا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حکم ہوتا ہے کہ اگر اس سورہ کو پہلے پیغمبروں کے عہد میں نازل کرتا تو ان میں سے ایک شخص بھی گنہگار نہ ہوتا اور سب کو اس سورہ کی برکت سے بخش دیتا۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری امت میں سے جو خدا کا بندہ اس سورہ کو نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو ہر حرف کے برابر جو اس سورہ میں ہے سو ہزار بدی اس کے نامہ سیاہ سے پاک کریں اور اسی قدر نیکی اس کے نامہ اعمال میں ثبت کریں اور وہ بندہ بہشت میں تیرے برابر کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جائے۔ اے محمد اس سورہ کے پڑھنے والے کو بہشت میں ہزار کوشک سبز دیں اور ہزار کوشک لعل کے دیں اور ہر کوشک میں ہزار درہزار حور العین دیں۔ اس کے بعد رسول علیہ السلام نے خطبہ فرمایا کہ اے میری امت تم کو چاہیے کہ اس سورہ کو اپنا ورد کرو اور ہر روز دن مرتبہ اس سورہ کو پڑھنا چاہیے۔ پس جو کوئی اس سورہ کو ہر روز مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ سبحانہ تمام بد آدمیوں کے شر اور فقر کی آفت سے اس کو محفوظ رکھے اور ہمیشہ خداوند تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور کوئی اس کو گزند نہ پہنچا سکے۔

اور اس سورہ کو جس حاجت و ہم میں پڑھے وہ حاجت و ہم برائے۔ اور اس سورہ کا ثواب اور بزرگی و عظمت آسمان اور زمین والے اور جتنے آسمان و زمین میں ہیں لکھنا چاہیں تو نہ لکھ سکیں۔ پھر اسی موقع پر فرمایا کہ جب میں شروع زمانہ ارادت میں حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو بعد ارادت مجھ کو فرمایا کہ سورہ مزمل کی تلاوت بہت کرو اور بہت پڑھو۔ آخر جب میں نے تفسیر میں اس سورہ کی فضیلت دیکھی تو کہا کہ (میری اس سورہ کی تلاوت میں) شیخ کا یہ مقصود تھا کہ میں اس سعادت سے محروم نہیں رہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو اس سورہ کو پڑھے اگر ہزاروں دشمن حاسد، جادوگر، ظالم، بداندیش میں ہو اور وہ سب چاہتے ہوں کہ اس کو ایذا پہنچائیں تو اس سورہ کی برکت کے باعث نہ پہنچا سکیں گے اور سب مقہور پھر جائیں گے۔ اور پھر اسی موقع میں فرمایا کہ امام شعبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں خلیفہ وقت نے مجھ پر ظلم شروع کیا اور چاہا کہ مجھے ہلاک کرے۔ ایک روز بیٹھا تھا کہ میری تلاش میں لوگ آئے اور مجھ کو اس کے سامنے لے بیٹے تو میں نے سورہ مزمل پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا۔ جب اُس کے روبرو پہنچا تو اس کا منہ زرد ہو گیا اور تخت سے اتر کر میرے پیر پر گرا اور مجھ کو خلعت

لے بعض ناظرین ان امور کو بھی مستبعد خیال کریں گے جس کے متعلق میں اوپر لکھ چکا ہوں اور پھر بھی عرض ہے کہ حدیث تریف میں آگیا ہے قَالَ (رَسُولُ اللَّهِ) عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مَّقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَزَالَ - وَكَذَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَخَذٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا شِئْتَ لِمَنْ شِئْتَ - (باقی حاشیہ ۲ پر)

بخشا پھر کہا کہ اے استاد اس وقت جب آپ آرہے تھے تو میں نے دیکھا کہ دو اژدھے مٹھ پھاڑے ہوئے آپ کے پہلو سے نکلے اور کہا کہ اے خلیفہ شعبی سے ہاتھ روک ورنہ خدا کے حکم سے تجھ کو ذرہ ذرہ کر دیں گے۔ اس نے یہ کرامت کیونکر پائی۔ میں نے کہا کہ سورہ مزمل کی ملازمت کرنے کے باعث خداوند تعالیٰ نے مجھ کو یہ درجہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد خلیفہ نے اس سورہ کی ملازمت کی۔ جو بادشاہ کہ سرکشی کرتے تھے اور مال نہ دیتے تھے وہ برکت و قوت اس سورہ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے اور بہت سے ملک اس کو حاصل ہوئے۔

اس کے بعد اسی موقع پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ امام مفضل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ میں چھ قول لکھے ہیں (پہلا) جو کوئی اس سورہ کو متواتر پڑھے

(صفحہ ۲۲۹ کا باقی حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے اور جس کے لئے چاہے قرآن سے حاصل کرو۔ جن کا اعتقاد ان احادیث نبوی پر صحیح ہے ان کو انہیں بلور کرنے میں عذر نہ ہونا چاہیے۔ قصور اگر ہے تو ہم ایسے گنہگاروں کے قلب۔ زبان۔ اعتقاد کا۔ ورنہ کلام پاک کی عظمت و برکت میں ہرگز کسی طرح کمی نہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ حجاج کے ظلم سے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں پوشیدہ ہوئے۔ حجاج کے آدمی تلاشی کے لئے آئے اور حضرت حبیب سے پوچھا۔ آپ نے بتا دیا کہ اسی حجرے میں ہیں۔ ان سبھوں نے بہت تلاش کیا مگر حضرت حسن نظر نہ آئے۔ دوبار پھر تلاش کیا، نہیں ملے۔ وہ مجبور ہو کر واپس چلے گئے۔ اُس کے بعد حضرت حسن باہر تشریف لائے اور حضرت حبیب سے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا جس کی برکت سے وہ مجھ کو نہ دیکھ سکے آپ نے فرمایا کہ دوبار آیۃ الکرسی اور دس بار قل هو اللہ احد اور دس بار امن الرسول پڑھا تھا اور کہا کہ اے خدائے تعالیٰ میں نے حسن کو تیرے سپرد کیا اس کو نگاہ رکھ۔ انتہی

ہمیشہ خداوند تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور کوئی بلا اس کے گرد نہ ہو اور وہ جملہ آفات دینی و دنیوی سے محفوظ رہے اور بزرگوں بادشاہوں میں مقبول ہو (دوسرا) جو کوئی اس سورہ کو دن میں ایک بار یا رات کو ایک بار پڑھے حضرت عزت فرشتوں میں منادی کرے کہ گواہ رہو میں نے اس بندہ کو بخش دیا اور اپنے اولیاء میں داخل کیا اور سب دشمنوں پر مظفر اور منصور کیا۔ (تیسرا) جو کوئی اس سورہ کو پڑھ کر پتھر پر دم کرے تو عجب نہیں کہ وہ پتھر سونا ہو جائے۔ پھر اس کے متعلق فرمایا کہ کسی زمانہ میں شیخ عبداللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے بحکم خلیفہ وقت کسی قصور کے باعث بغداد میں قید کر دیا تھا۔ جب ایک مدت گزر جانے کے بعد ان کو خلیفہ کے پاس لائے۔ خلیفہ نے کہا کہ اگر تو درویش ہے تو اس پتھر کو جو تیرے سامنے رکھا ہے کہہ دے کہ سونا ہو جائے پھر تجھ کو چھوڑ دوں۔ شیخ عبداللہ نے کسی وقت یہ قول تفسیر میں لکھا دیکھا تھا فوراً سورہ مزمل پڑھ کر پتھر پر دم کر دیا، خدا کے حکم سے وہ سونا ہو گیا۔ خلیفہ نے جس وقت آپ کی یہ کرامت دیکھی فوراً سب باتوں سے شیخ کے ہاتھ پر تائب ہوا۔ (چوتھا) جو کوئی اس سورہ کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اُس کو کوئی آفت نہ پہنچے اور آدمیوں اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں عزیز ہو۔ (پانچویں) اس کے پڑھنے والے کو زہر جادو اثر نہ کرے اور ہر بلاؤں سے محفوظ رہے۔ (چھٹا) جو کوئی اس سورہ کو جاری پانی پر پڑھے تو وہ ٹھہر جائے اور اگر پہاڑ پر پڑھے تو پارہ پارہ ہو جائے۔ اور اگر مردہ پر پڑھے تو خداوند تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جائے۔ اور اگر قیدیوں کی رہائی کی نیت سے پڑھے تو وہ رہائی پائیں۔ انتہی قولہ

پھر اسی موقع پر فرمایا کہ مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک وقت میں شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ کے ہمراہ سفر میں تھا۔

شیخ اور میں دریا کے کنارے پہنچے وہاں کشتی موجود نہ تھی کہ پارا تریں۔ شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرے اور اپنے جوتے ہاتھ میں لے کر پار ہوں اتنے میں پانی کے پاس پہنچے۔ شیخ نے کہا آنکھ بند کر لو میں نے بند کر لی۔ دیکھا کہ دریا کے اندر کھڑا ہوں۔ شیخ کی اس کرامت سے مجھ پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں اس وقت کچھ پوچھ نہ سکا اور اسی طرح منزل پر پہنچا، اُس وقت موقع چھا تھا میں نے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ سورہ منزل کو پڑھ کر تجھ پر اور اپنے اوپر دم کر لیا راہ پیدا ہو گئی۔ پار ہو گئے۔

اس وقت اس کے مناسب پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ شیخ سلیمان سمرقندی ایک پیر بزرگ تھے کسی وقت حجاج بن یوسف نے ان کو قید کر دیا تھا سر سے پیر تک زنجیروں تختوں میں جکڑ دیا تھا۔ شیخ نے کہا کہ مجھ کو اس سورہ کی فضیلت یاد آگئی۔ فوراً پڑھنا شروع کر دیا تمام بھی نہ ہوئی تھی کہ میری ساری بیڑیاں اور طوق ٹوٹ کر گر گئیں۔ اسی وقت لوگوں نے مجھ کو رہا کر دیا۔ اور معلوم ہوا کہ قریب تھا کہ عذاب کے فرشتے خلیفہ کو ہلاک کر ڈالتے۔

اسی موقع پر یہ بھی فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے ایک سوساٹھ لڑائیاں اس سورہ کی قوت سے فتح کیں اور منظر و منصور واپس ہوئے۔ اور دروازہ خیبر کو اس سورہ کی برکت سے اکھاڑ دیا۔

اور حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورہ کی برکت سے خواب میں دیکھا کرتا تھا۔

پھر اسی محل میں فرمایا امام یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورہ کے پڑھنے والے کو کل (بروز قیامت) اتنا ثواب دیں گے کہ تمامی

خلق متحیر ہوگی اور اس کا منہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور اُس کو نور کے براق پر سوار کر کے بہشت میں بھیجیں گے۔

پھر اسی کے مناسب بیان فرمایا کہ میں نے خواجہ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں لکھا دیکھا ہے کہ میں نے سات سو اُسْتَاد کی شاگردی کی۔ اتنی فضیلتیں اس سورہ کی بیان فرمائیں کہ مجھ کو گمان ہوتا ہے کہ اگر تمام عمر اس سورہ کی فضیلت و ثواب لکھوں تو بھی نہ لکھ سکوں۔ الحمد للہ رب العالمین (افضل الفوائد ملفوظات سلطان المشائخ حضرت شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ اللہ العزیز۔ مؤلفہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ)۔

کشایش رزق کے لئے بہت ہی مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چلہ تک ہر روز معین وقت پر گیارہ مرتبہ اول درود شریف پھر گیارہ مرتبہ يَا مُغْنِي پڑھے، بعدہ گیارہ مرتبہ اس سورہ کو پڑھے۔ اور آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور طلب حاجت کی دُعا مانگے۔ جو شخص اس عمل کو کرے گا اللہ تعالیٰ غیب سے اُس کی طرح طرح سے مدد فرمائے گا۔ (فرمودہ افضل العلماء مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی دامت برکاتہم بوساطت جناب حکیم مولوی سید رشید الدینی صاحب بہاری)۔

کشف الاستار میں ہے کہ جو کوئی شب جمعہ میں اس سورہ کو اکتالیس بار پڑھ کر سووے وہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو۔

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ

جو کوئی شخص اس سورہ کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حفظِ قرآن مجید کی دُعا مانگے وہ بفضلِ تعالیٰ حافظ ہو (درر النظم)۔

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اس کا منہ قیامت کے دن چمکتا ہوا ہوگا۔ اور جو چاہے کہ عاجزی اور خوفِ خدا اس کے دل میں پیدا ہو وہ ناشتے کے وقت اس سورہ کو پڑھ کر پاک و صاف پانی پر دم کر کے پئے (درر النظیم)۔

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا فضل رحمن قدس سرہ نے فرمایا کہ اس سورہ کو اور سورہ سجدہ۔ سورہ واقعہ۔ سورہ یس کو بعد نماز مغرب پڑھنا موجب برکات ہے (ارشاد رحمانی)۔

(۱) (۱) لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَتَّجَلَ بِهِ ۚ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۚ (۲) وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۚ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۚ (۳) الرَّحْمَنُ ۚ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۚ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۚ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۚ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۚ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدُونَ

ترجمہ (۱) (۱) نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرے بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔ (۲) اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ قرآن ہے بڑے رتبہ کا لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) (۳) رحمن نے قرآن پڑھایا۔ اس نے پیدا فرمایا انسان کو (پھر) اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (گردش کر رہے ہیں) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ خاصیت امام کلبیؒ کے لڑکے کو قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا، ان سے خواب میں کسی نے کہا کہ یہ آیتیں لکھ کر آب زمزم میں دھو کر پلا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لڑکے کو قرآن یاد ہو گیا (مرقعہ شریفی)۔

سُورَةُ الذَّهْرِ

جو شخص اس سورہ کو اکثر پڑھے اُس کے دل میں ایمان گھر کر جائے اور اُس کی زبان پر حکمت کی باتیں جاری رہیں (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْمُرْسَلَات

جس شخص کو دہل نکل آیا ہو اُس کی گردن میں اس سورہ کو لکھ کر لٹکائیں تو بفضلہ تعالیٰ دور ہو جائے اور جو صاحب حکومت اس کو پڑھے تو اس کی رعایا منقاد و فرماں بردار رہے اور اگر اس کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے تو اُس کا رعب زیادہ اور دشمن مغلوب رہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ النَّبَا

جو کوئی اس سورہ کو لکھ کر کھیت میں لٹکائے تو کھیتی عمدہ ہو اور اگر اس کو پڑھ کر کسی جابر بادشاہ کے پاس حاضر ہو تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔ (درر النظیم)۔

حضرت اقدس مولانا فضل رحمن قدس سرہ کے معمولات سے تھا کہ اس سورہ متبرکہ کو کبھی قبل عصر اور کبھی بعد عصر تلاوت فرمایا کرتے تھے (رحمانی)

سُورَةُ التَّزَعَّتْ

جو کوئی اس سورہ کو دشمنوں کے مقابلے میں پڑھے تو وہ اس کو دھوکا (شکت) نہ دے سکیں گے اور مقابلے سے بھاگ جائیں گے (درر النظیم)۔

- (۱) (۱) كَانَتْهُمْ يَوْمَ يُرَوُّنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ○ ع
- (۲) لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةً لِّأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى ○ ع
- وَلَكِنَّ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ (۳) إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ○ وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ○ ع

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۖ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۖ ۝ ترجمہ (۱) جس دن قیامت کو دیکھ لیں گے ان کو ایسا معلوم ہو گا وہ (دنیا میں) نہ رہتے تھے مگر ایک شام یا اُس کی صبح (۲) بیشک ان کے حالات میں عبرت ہے عقل والوں کے لئے یہ (قرآن) کچھ بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں لیکن تصدیق ہے ان (کتابوں) کی جو ان سے پہلے ہیں اور تفصیل ہے ہر چیز کی اور ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ (۳) جب آسمان پھٹ جائے اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم پر اور وہ اسی لائق ہے۔ اور جب زمین کھینچی جائے۔ اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔ خاصیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس عورت کو دردِ زہ کی شدت ہو اور لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو تو ان تینوں آیتوں کو مع لفظ سَالِمًا مُسْلِمًا کسی نئے برتن میں لکھ کر دھو کر پلائیں اور تیل پر دم کر کے موضعِ درد پر ملیں انشاء اللہ تعالیٰ صحیح و سالم لڑکا پیدا ہو گا (کتاب الرحمة فی الطب والحکمة)۔

سورۃ عبس

جو کوئی اس سورہ کو بہرہ کی جھلی پر لکھ کر سفر میں اپنے پاس رکھے تو تمام راستے میں خیر و برکت شامل حال پائے اور انجامِ راہ اچھا ہو (درر النظیم)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو کسی عمل کے وقت پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس عمل کی رحمت محفوظ ہے گا۔

سورۃ التکویر

حدیث صحیح میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو کوئی چاہے کہ قیامت میں خداوند تعالیٰ کو ان آنکھوں سے دیکھے یعنی دیدار جناب باری تعالیٰ عز اسمہ سے مشرف ہو، تو اس سورہ کو تلاوت کیا کرے (تفسیر عزیز)۔

سُورَةُ انْفِطَارِ

اگر قیدی اس کو پڑھے تو اس کی رہائی آسان ہو۔ اور اگر اس کے دم کئے ہوئے پانی سے بخار والے کو غسل دیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہو (در النظم)۔

سُورَةُ التُّطْفِيفِ

جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اُسے خداوند تعالیٰ مہر لگی ہوئی شراب خالص پلائے گا اور اگر اس کو اپنے خزانے پر پڑھے تو وہ محفوظ رہے (در النظم)

(۱) وَيَلِّئُ الْمُطْفِيفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوا لَهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ خرابی ہے کم دینے والوں کی کہ جب ناپ کر لیں لوگوں سے تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر دیں یا ان کو تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا ان کو اس کا خیال نہیں کہ یہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے ایک بڑے دن میں جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پھر دگر عالم کے حضور میں۔ خاصیت اگر ان کی باتوں کو ایک کاغذ پر لکھ کے جس دوکان میں ڈال دیں اس دوکان میں نقصان ہو، مال کم ہو اور پکری اُس کی بند ہو جائے۔ مگر واضح رہے کہ کسی ظالم بدکار دوکاندار کے لئے یہ فعل عمل میں لائے ورنہ بجائے فائدہ نقصان کا خوف ہے۔ (وظیفہ کریم)۔

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ

بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ جس عورت کو درد زہ ہو اور ولادت میں دیر ہو رہی ہو تو اس سورہ کو لکھ کر دہنی ران میں باندھ دیوں۔

اسی وقت ولادت ہو جائے اور بعض خواص سے یہ بھی ہے کہ اس کو مار گزیدہ
نیش زدہ عقرب شخص پر تلاوت کریں تو اس کو درد گزند سے تسکین ہو جائے
اور بعض خواص سے یہ ہے کہ اگر اس سورہ کو گھر کے در میں لکھ دیں تو اس
مکان میں جانوران موزی سانپ بچھو وغیرہ داخل نہ ہوں گے وَاللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مغربات درینی)۔

صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس سورہ کو لکھ کر چار پائیہ کے
گلے میں لٹکائے تو وہ اُن آفتوں سے محفوظ رہے جو چار پائیوں میں ہوا کرتی ہیں۔
(۱) وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَمَا ذَا الْأَرْضُ مَدَدَتْ ۝ وَ
أَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ ترجمہ اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم پر
اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں
ہے اور خالی ہو جائے۔ خاصیت ایک شخص نے حضرت اقدس مولانا شاہ
فضل رحمن گنج مراد آبادی قدس سرہ سے عرض کیا کہ حضرت حمل کی مدت ابھی
پوری نہیں ہوئی اور درد ہوتا ہے۔ آپ نے شکر منگوا کر چند مرتبہ اس پر یہ
آیت پڑھ کر کھانے کو فرمایا (ارشاد رحمانی)۔

سورة البروج

اس سورہ کو اس لڑکے پر دم کرنا مفید ہے جس کا دودھ چھڑانا منظور
ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے لڑکا آسانی سے دودھ پینا چھوڑ
دے گا۔ اور اگر سونے کے وقت اس کو پڑھ لے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی لسان
میں رہے (درر النظیم)۔

اور مرقعہ شریف میں ہے کہ جو شخص اس سورہ کو صبح کی سنتوں
میں پڑھنے کا التزام کرے وہ ذہل اور ناسور وغیرہ سے محفوظ رہے۔

(۱) وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي
 لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝ ترجمہ اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے بلکہ یہ قرآن
 ہے بڑے رتبہ کا لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔ خاصیت جس کسی کا غلام بھاگ
 گیا ہو وہ ایک کاغذ پر اول سورہ الحمد اور آیتہ الکرسی لکھے پھر یہ دعا لکھے اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيهِنَّ فَيَجْعَلِ اللَّهُمَّ
 السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيهِنَّ عَلَى عَبْدِكَ فَلَانَ بْنِ فُلَانَةَ أَضِيقُ مِنْ خَلْقِهِ
 حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ۔ پھر یہ آیت لکھے
 أَوْ كَظَلُمْتُ فِي بَيْتِي لَيْلِي تَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظَلَمْتُ بِبَعْضِهَا
 فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكِدْ يُرْهِمًا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا
 فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ ۝ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَدْرُنُخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ وَضَرَبَ
 لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ لَكُمُ پھر آیت ذَاللُّهُ مِنْ وَرَائِهِمُ الْآيَةُ لَكُمُ پھر دعائے
 مرقوم الصدر اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخِطْمَ الَّذِي كَرَّمْتَهُ لِي وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِيمُ
 چیز میں لپیٹ کر اندھیری کو ٹھٹھی میں دوپتھوں کے بیچ میں بادے بفضلہ
 تعالیٰ سات دن نہ گزریں گے کہ مفرور واپس آجائے گا (تحفۃ العالمین)۔

سورة الطارق

بعض عارفوں سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فرانس پنجگانہ میں پڑھنے

لے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ بیشک آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں
 ہے وہ تیرے اختیار میں ہے پس اے اللہ تو اپنی مخلوقات میں سے آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے
 سب کو اپنے فلاں بندے پر تنگ کر یہاں تک کہ وہ شخص اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے اپنی
 رحمت کی برکت سے، اے ارحم الراحمین۔ فلاں کی جگہ مفرور کا نام لکھے ۱۲
 لے سورہ نور رکوع ۵-۱ اس کا ترجمہ اوپر سورہ نور میں گزر چکا ۱۲

کی مزاولت کرے اُس کی قدر و منزلت قیامت کے دن حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ ہو اور وہ پیغمبروں کے رفقاء میں سے ہو (تحفۃ العالمین)۔

(۱) وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۚ النَّجْمُ

التَّاقِبُ ۚ إِنَّ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۚ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مَسَاجِدَ

خُلُقٍ ۚ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ ذَافِقٍ يُخْرَجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۚ سَبِّحْ

اسْمَكَ الْأَعْلَى ۚ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ۚ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ۚ رَحْمَةً

قسم ہے آسمان کی اور رات کے آنے والے کی۔ اور تو کیا سمجھا کہ رات کا آنے

والا کیا ہے۔ چمکتا ہوا تارا۔ کوئی شخص نہیں جس پر ایک نگہبان (مقرر) نہ ہو۔ تو

انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ پیدا ہوا ہے ایک

اُچھلنے والے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے۔

(۲) تسبیح کر اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی جس نے پیدا کیا پھر درست کیا

اور جس نے اندازہ کیا پھر رستہ دکھایا۔ خاصیت چوٹ و صدمہ کا درد

ہو یا درد سر ہو تو چاہیے کہ درد کی جگہ کو مٹھی سے پکڑ لیں اور ان دونوں آیتوں

کو ہر ایک کے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر پڑھیں اور فہدیٰ کو بار بار کہیں

یہاں تک کہ درد جاتا رہے بہت مجرب ہے (مغربات دیربی)۔

اور علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ پہلی آیت

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ سے عَلَيْنَا حَافِظٌ تک جو کوئی سونے کے وقت پڑھے

وہ احتلام سے محفوظ رہے۔ اور نیز دونوں آیتوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ درد

معدہ اور تمام بدن کے درد کے لئے ان دونوں آیتوں کو لکھے پھر دس مرتبہ

لفظ یاہ اور گیارہ مرتبہ يَا اللَّهُ يَا أَحَدٌ لکھ کر پلائیں یا اسکائیں بفضلہ تعالیٰ

نفع ہوگا (کتاب الرحمة)۔

سورہ اعلیٰ شروع۔

(۲) اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيدُ كَيْدًا ۙ فَمَهْلِكِ الْكَافِرِيْنَ
 اَمْهَلُهُمْ رُوْدًا ۙ ترجمہ بیشک کافر بھی ایک داؤ کر رہے ہیں اور میں بھی
 ایک داؤ کر رہا ہوں تو مہلت دے کافروں کو ان کو مہلت دے تھوڑے دنوں۔
 خاصیت جس کو باولا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو
 اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا ہر روز اس کو کھانے
 کے لئے کہے۔ اور دفع شیطان اور اُس کے پتھر پھینکے کے لئے لوہے کی چار
 کیلوں پر اسی آیت کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اُس کو مکان کے
 چاروں گوشوں میں گاڑ دیں بفضلہ تعالیٰ دفع ہو جائیں گے (قول الجلیل)۔

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ

اگر اس سورہ کو کھانے کی چیز پر پڑھ کر کھائیں تو اُس کی مضرتوں سے
 محفوظ رہیں۔ (درر النظیم)۔

سورة الفجر

جو شخص اس سورہ کو طلوع فجر کے وقت گیارہ مرتبہ پڑھے گا وہ دوسری
 صبح تک ہر خوف سے محفوظ رہے گا (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْبَلَدِ

لڑکے کی ولادت کے بعد اگر اس سورہ کو لکھ کر اُس کے گلے میں لٹکائیں تو
 حشرات الارض کی آفتوں اور تپیش اور ناف ٹلنے کی بیماری سے محفوظ رہے۔
 اور جو شخص اس سورہ کو قولہ النَّجْدِيْنَ تک اپنے کپڑے پر لکھ کر پہنے اسے قبولیت
 عام حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ظاہر ہو اور اگر سلطان
 وقت کے پاس جائے تو اُس کا قرب حاصل ہو اور حاجتیں برآئیں (درر النظیم)۔

سورة الشمس

جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو اُس کے لئے اجوائن اور سیاہ
مریج دونوں پر دو شنبہ کے دن وقت دوپہر چالیس مرتبہ اس سورہ کو پڑھے
اور ہر مرتبہ درود شریف بڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اور عورت کو
دے کہ وقت حمل سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک ہر روز کھایا کرے
(قول الجلیل)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ اس سورہ کا دم کیا ہو اپانی
تنفس اور ریشہ اور پیش کے لئے مفید ہے۔

سورة الليل

تپ لازمی کے لئے اس سورہ کو کسی پاک برتن میں لکھ کے اور پانی سے
دھو کر مریض کو پلائے تو انشاء اللہ تعالیٰ تپ دور ہو جائے (درر النظیم)۔
جو شخص کسی کام کو خواب میں دیکھنا چاہے تو رات کو وضو کر کے پاک
کپڑے پہنے اور داہنے کروٹ لیٹے اور رو بقبلہ ہو کر اس سورہ کو سات بار
سورہ شمس سات بار سورہ والتین سات بار سورہ اخلاص سات بار پڑھے اور
خداوند تعالیٰ سے التجا کرے کہ فلانے کام کا انجام معلوم ہو جائے پھر کسی سے
نہ بولے اور سو رہے۔ اس طرح سات دن تک یہ عمل کرے۔ اور اس سورہ کو
مرگی والے پر پڑھ کر دم کرے اور پرانی تپ والے کو بھی دھو کر پلانا مفید ہے
(قرآن مجید محشی)۔

سورة الضحیٰ

جماعت سلف صالحین سے منقول ہے کہ وہ لوگ کسی چیز کے گم
ہونے کے وقت اس سورہ کو پڑھا کرتے تھے اور گم ہوئی چیز پھر پاتے تھے
(عجرات دیربی)۔ اور صاحب تفسیر عزیز زی اسی فائدہ کے لئے اس سورہ کا عمل

اس طریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سورہ کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنی شہادت کی انگلی اپنے سر کے گردا گرد گھومائے پھر سات بار (أَصْبَحْتُ فِي أَمَانِ اللَّهِ وَآمَسَيْتُ فِي جَوَارِ اللَّهِ وَآمَسَيْتُ فِي جَوَارِ اللَّهِ وَآمَسَيْتُ فِي أَمَانِ اللَّهِ وَآمَسَيْتُ فِي جَوَارِ اللَّهِ) پڑھ کر دستک دیوے انشاء اللہ تعالیٰ کم شدہ چیز مل جائے گی اور آگ بجھانے کے لئے اس سورہ کو سات کنکریوں پر پڑھ کر آگ میں پھینک دے تو انشاء اللہ تعالیٰ آگ بجھ جائے گی (قرآن مجید محشی)۔

اور حضرت مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ نے فرمایا کہ جب کوئی بھاگے ہوئے کی خبر دے تو اس سورہ کو پڑھ کر دستک دے خدا تعالیٰ چاہے تو وہ لوٹ آئے گا۔ (ارشاد رحمانی)۔

سورۃ الاشترارح

ہر اہم کام کے واسطے وضو کر کے قبلہ رو بیٹھے اور پہلے دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تین سو ساٹھ مرتبہ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَا مِنْ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ پڑھ کر تین سو ساٹھ مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر پھر تین سو ساٹھ مرتبہ دُعَاةِ مَذْكُورِ پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ختم کرے اور خدائے تعالیٰ سے دُعا مانگے (ضیاء القلوب)۔

! اور اس سورہ کی خاصیتوں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص اس کے سونے کے وقت نثر مرتبہ پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کرے تو اُس کو خطرہ شیطانی کبھی حیران نہ کرے اور معاملہ کی تدبیروں میں اس سے خطا اور بھول چوک نہ ہونے پائے (تفسیر عزیز زئی)۔ بعض عارفین سے منقول ہے کہ جس کو نسیان ہو اُسے لازم ہے

لے صبح کی میں نے خداوند تعالیٰ کی امن میں اور شام کی میں نے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں اور شام کی میں نے اللہ تعالیٰ کی امن میں اور صبح کی اللہ تعالیٰ حفاظت میں ۱۲ لے خدا سے گریز نہیں مگر اسی کی طرف ۱۲

کہ اس سورہ کو لکھے اور دھو کر پئے بفضلہ تعالیٰ حفظ و یادداشت اس پر آسان ہوگی۔ اور جس شخص کے پیٹ میں درد ہو یا پیٹ کی کوئی ایسی بیماری ہو جس کی تمیز نہ ہوتی ہو اس کے لئے ایک کاغذ پر اس سورہ کو بتمامہ لکھ کر دس مرتبہ یا اللہ لکھیں اور اس کے بعد یہ دعا بھی لکھیں **اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي عَبْدَكَ فُلَانٍ وَأَصْرِفْ عَنَّهُ هَذِهِ الشَّدَاةَ بِحَقِّ سُورَةِ الْمُنَشَّرِخِ وَيَا اللَّهُ اس** تعویذ کو مریض کے شکم پر باندھ دیں تو جس قسم کی اس کو شدت کی تکلیف ہو حق تعالیٰ اس سے شفا بخشنے گا (مغربات دیرنی)۔

اور جو شخص سنت فجر میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ الم نشرح اور دوسری رکعت میں الحمد ترکیف پڑھے وہ ہر بُرائی سے محفوظ رہے اور ہر ظالم کا ہاتھ اُس سے کوتاہ رہے اور اگر اس سورہ کو پاک برتن میں لکھ کے آب زمزم یا مینہ کے پانی سے دھو کے پئے تو خفقان اور دل کی دھڑکن جاتی رہے (وظیفہ کریمہ)۔ اور جو کوئی سوتے وقت ستر بار اس سورہ کو پڑھ کر سینہ پر دم کرے اسے خطرات و وسوساں نہ ہوں۔ اور پتھری دور ہونے کے لئے لکھ کر پلانا مفید ہے (قرآن مجید محشی) اور درر النظیم میں ہے کہ ضیق النفس میں سینہ پر دم کرنا۔ اور **وَجَعُ الْفُؤَادِ** کے لئے بھی دم کرنا مفید ہے۔

سُورَةُ التِّينِ

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں اس کو بار بار پڑھا کرتے تھے اور حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی اس سورہ کو کعبہ معظمہ کے سامنے نماز فریضہ میں پڑھا کرتے تھے تاکہ اشارہ ہو حرم محترم کے

لے اے اللہ اپنے فلاں بندے سے مصیبت کو دور کر دے اور اُس سے تکلیف کو دور فرما برکت سورہ الم نشرح کے یا اللہ۔ فلاں کی جگہ نام لکھے ۱۲

بزرگی کی طرف جس کی قسم خداوند عالم نے کھائی ہے۔ (تفسیر عزیز بنی)۔

سُورَةُ الْعَلَقِ

جو شخص اس سورہ کو بار بار ادا سفر گھر سے چلنے کے وقت پڑھے وہ واپس آنے تک بروبحر کی آفتوں سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

اس سورہ کے پڑھنے کا ثواب ربع قرآن کے برابر ہے (کنز العمال)۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو کوئی بروز جمعہ سورہ قدر کو ہزار بار پڑھے گا وہ نہ مرے گا جب تک کہ خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرے گا، یعنی قبل از موت اُس کو زیارت نصیب ہوگی۔ اور بعض علماء کا لکھا ہوا پایا گیا ہے کہ جو کوئی سورہ قدر اور سورہ اخلاص کو دس دس مرتبہ آپ پاک پر پڑھ کر نئے کپڑے پر چھڑک دے تو جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی اس کے بدن پر رہے گا وہ عیش و عشرت میں رہے گا اس سورہ کا کثرت سے پڑھنا حصولِ رزق اور حصولِ مراد کے لئے مجرب ہے۔

امام ولی احمد سے کسی شخص نے فقر کی شکایت کی انہوں نے کہا کہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کَثْرَتٍ سے پڑھا کر (وظیفہ کریم)۔ اور بھی بعض خواص سے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وقتِ دفن کسی میت کی قبر کی مٹی اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھے اور میت کے ساتھ قبر میں رکھ دے تو میت عذابِ قبر سے امن پائے (مغربات دیرینی)۔ اور جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ایک مرتبہ اس سورہ کو پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بصدارت میں کبھی کمی نہ ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

خداوند تعالیٰ جب لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ يَعْنِي اس سورہ کی قرأت کو سنتا ہے تو فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تو خوش ہو قسم ہے اپنی عزت کی کہ تیرے لیے جنت میں مکان بنا دوں گا کہ تو خوش ہو جائے گا (کنز العمال)۔ دفع یرقان اور ورم کے لئے اس سورہ کو لکھ کر پانی میں دھو کر پلائیں اور اسی سورہ کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں حق تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے یہ عارضہ دور کر دے گا۔ (مغربات دیربی)۔ اگر کسی عورت نے مرد کو بند کر دیا ہو تو اس سورہ کو ایک پاک برتن میں صاف صاف لکھے کوئی حرف اس کا مشانہ ہو اور اُسے دھو کر پیے اور اسی طرح تین دن تک کرے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ کھل جائے اور عورت پر قادر ہو جائے (وظیفہ کریمہ)۔ برص والے پر پڑھ کر دم کرنا اور لکھ کر باندھنا بھی مفید ہے (قرآن مجید محشی)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جس کسی کا کوئی عضو ورم کر آیا ہو یا درد کرتا ہو تو وہ اس سورہ کو لکھ کر درد اور ورم کی جگہ پر لٹکائے۔

سُورَةُ الزَّلْزَالِ

ترمذی شریف میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورہ قرآن کی چوتھائی ہے (ثواب میں)۔ اور بھی مروی ہے کہ یہ (ثواب میں) نصف قرآن کے برابر ہے اور ابو داؤد و نسائی و حاکم و ابن حبان نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو ایک جامع سورہ پڑھاؤ (جس میں دین و دنیا کے مطلب ہوں)۔ آپ نے اس کو اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زُلْزَالَهَا اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا میں اس سے زیادہ

کبھی نکروں گا یعنی یہی سورہ مجھ کو کافی ہے۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کامیاب ہوا اور اس لفظ کو دوبارہ فرمایا (حصن حصین)۔ اور شرح الصدور میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اذا زلزلت الارض پندرہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جانکنی (سکرات) آسان کرے اور عذاب قبر سے اُس کو پناہ دے اور قیامت کے دن پل صراط پر اُسے گزرنا آسان ہو (خیر متین) لِقْوہ اور بانی وغیرہ کے لئے کسی لوہے کے برتن پر لکھ کر پلانا مفید ہے۔ (قرآن مجید محشی)۔

سُورَةُ الْحَدِيثِ

جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر آفت سے مامون رہے اور اُس کے ہمیشہ پڑھنے سے تو نگری ہوتی ہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

جو مبتلائے افلاس ہو اس کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے اُسے تو نگری ہو اور جو شخص اس کو ہمیشہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی امن میں رہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ التَّكَاثُرِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورہ کا قاری فرشتوں میں شکر گزار کے ساتھ پکارا جائے گا (کنز العمال)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد درو شقیقہ (درد سر) اور صداع والے پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے تو سکون ہو۔ اس سورہ کا مقابر میں پڑھنا مسنون ہے (مکتوبات صدیقی)۔

سُورَةُ الْعَصْرِ

جو شخص اس سورہ کو چار پُرانے ٹھیکروں پر لکھ کر اپنے اتبارخانہ غلہ کے چاروں گوشوں پر رکھ دے تو جس قدر ذخیرہ ہوگا ہر آفت سے باذن اللہ محفوظ رہے گا (مغربات دیربی)۔ اور درر النظیم میں ہے کہ جس شخص کو سردی سے بخار آتا ہو اس پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے بفضلہ تعالیٰ صحت ہو۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

جو شخص اس سورہ کو نظر بد والے پر پڑھے تو وہ باذن اللہ صحت پائے گا (مغربات دیربی)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جو شخص اس سورہ کو نوافل میں بکثرت پڑھے اس کے مال میں کثرت ہو اور رزق میں ترقی۔

سُورَةُ الْفِيلِ

بعض علماء سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورہ کو پرانی ٹھیکری پر لکھ کر کسی مکان یا کھیت و باغ میں دفن کر دے تو جب تک وہ اس میں رہے گی تب تک وہ مقام امن و امان میں رہے گا۔ یہ عمل مجرب و آزمودہ ہے۔ اور بھی بعض علماء نے کہا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو وقت جنگ دشمن کے روبرو پڑھے تو اس کا دل قوی رہے گا اور دشمن پر فتح پائے گا (مغربات دیربی) اور مرقعہ شریف میں ہے کہ جو کوئی درمیان فرض و سنت فجر کے اس سورہ کو اکتالیس بار مع اس دعا کے پڑھے گا تو اس کے دشمن کو ایسا رنج پہنچے گا جس سے یہ خوش ہو جائے گا الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْقَاهِرُ عَلَى كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ نَاطِرُ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ بِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ إِنَّ كَانَتْ الْأَصِيحَّةُ وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ترجمہ قادر، قدرت ظاہر کرنے والا غالب

ہر ظالم و ستمگرش پر۔ ہر طرح حق کا دیکھنے والا اس سے بے قوت و قدرت۔
پس وہ تو ایک سخت آواز تھی تو وہ اسی دم سب بچھ کر رہ گئی۔

سُورَةُ الْقُرَيْشِ

اگر کسی دشمن سے ڈرے یا اس کے سوا دوسری چیز یعنی دزد جانوروں
یا بیماری یا قرض یا جلنے، ڈوبنے وغیرہ کا خوف ہو تو اس سورہ کا پڑھنا ہر برائی
سے محفوظ رکھے گا (حسن حصین)۔

حضرت قطب الاقطاب امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے
ایک بزرگ کو دور دراز سفر میں روانہ فرمایا اور ہدایت کی راستہ پر خطر ہے۔
راہ میں سورہ لایف زیادہ پڑھنا، خدا چاہے تو کوئی حاجت تری اٹکی نہ رہے
گی (مقامات ربانی)۔ جس شخص کو زہر دیا گیا ہو تو اُس کے لئے اس سورہ کو ایک
پاک برتن پر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر پلائے تو اُسے باذن اللہ کچھ
ضرر نہ ہوگا۔ اور بھی یہ سورہ اسی طرح اُس شخص کے لئے مفید ہے جس کو
خفقان ہو اس میں نہار منہ پلانا مشروط ہے اور جو کوئی اس سورہ کو لکھ کے
اور دھو کے پی لے انشاء اللہ تعالیٰ خفقان دل کا دھڑکنا جاتا ہے (وظیفہ کریم)۔
خوف اعداء سے حفظ میں رہنے کے لئے اول آخر درود شریف پانچ
پانچ مرتبہ پڑھ کر اس سورہ کو بسم اللہ کے ساتھ پڑھنا تیرب ہے (معمولات مظہریہ)
حضرت اقدس مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ جو
کوئی کچھ خرید کرے اور اس سورہ اور چاروں قل کو پڑھ کر اُس پر دم کرے اور
دُعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اُس میں بڑی برکت دیتا ہے (ارشاد رحمانی)۔

سُورَةُ الْمَاعُونِ

جو شخص اس سورہ کو بعد نماز صبح ۱۰۰ مرتبہ پڑھے وہ دوسرے دن کی صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

جو شخص اس سورہ کو شب جمعہ ہزار بار تلاوت کرے اور ہزار بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو وہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے تو یہ اس کے لئے دشمنوں سے جرز و حفظ ہوگا اور ان پر فیروز مند رہے گا اور جب تک یہ تعویذ اُس کے پاس رہے گا کوئی امر مکروہ و ناگوار اُس کو نہ پہنچے گا (مغربات دیربی)۔

دشمن پر ظفر پانے کے لئے اس سورہ کو تنہائی میں تین سو مرتبہ پڑھے خداوند تعالیٰ اُس کی مدد کرے اور دشمن پر غالب کرے اور اگر اس سورہ کو پیشاب بند ہونے کی حالت میں لکھ کر دھوکے پلائے تو پیشاب جاری ہو جائے (وظیفہ کریم)۔

سورة الكفرون

حدیث شریف میں ہے کہ اس سورہ کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور بھی آیا ہے کہ سونے کے وقت اس سورہ کو پڑھے اور ایک حدیث کا یہ بھی مضمون ہے کہ آدمی اس کے پڑھنے کے سبب شرک سے پاک ہوتا ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ دو سورتیں اچھی ہیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں وہ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص ہیں۔ اور تفسیر میں آیا ہے کہ

اس سورہ کو اور سورہ اخلاص کو مشتق کہتے ہیں۔ جو کوئی ان دونوں کو پڑھے کفر و نفاق سے دور رہے (تفسیر عزیز)۔

سورۃ النصر

ترمذی شریف میں ہے کہ اس سورہ کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جبیر تو یہ چاہتا ہے کہ جب سفر کو نکلے تو سب یاروں سے صورت اور حال میں بہتر ہو اور توشہ میں اُن سے بڑھ کر۔ جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں (آپ پر فدا ہوں میرے ماں باپ)۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پانچ سورتیں پڑھا کر اذا جاء اور قل یا ایہا الکفرؤن اور قل هو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کر اور سب کے پڑھ لینے کے بعد آخر میں بھی بسم اللہ پڑھ۔ جبیر کہتے ہیں کہ میں بہت مالدار تھا اور سفر کو نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں بہت تباہ حال اور توشہ میں کمتر ہوتا جاتا تھا مگر جب سے میں نے یہ سورتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں اور اُن کے پڑھنے کی مداومت کی تو اپنے یاروں سے ہر امر میں بہتر اور توشہ میں اُن سے زیادہ تر ہوتا۔ یہاں تک کہ اپنے سفر سے پھر آیا (حسن حصین) اور ادائے قرض کے لئے بعد نماز فجر چالیس مرتبہ پڑھنا مجرب ہے (بیاض محمدی)۔

سورۃ اللهب

جو کوئی اس سورہ کو کسی جابر حاکم یا بادشاہ کے سامنے جاتے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُس کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کے ضرر سے دور (درر النظیم)۔

سورۃ الاخلاص

بخاری ابوداؤد، ترمذی میں ہے کہ قل هو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے

یعنی اس کے پڑھنے والے کو تہائی قرآن کے پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ مسلم
 و ترمذی و دیگر کتب حدیث میں یہ بھی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو قتل ہوا اللہ پڑھتے سنا تو فرمایا بہشت اس کے لئے واجب ہوئی
 اور بھی وارد ہے کہ ایک صحابی ہر نماز میں الحمد کے بعد قتل ہو اللہ
 پڑھا کرتے تھے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا
 آپ نے فرمایا کہ اُس سے اس کا سبب پوچھو لوگوں نے پوچھا، تو انہوں
 کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یہ حال سن کر فرمایا کہ اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی دوست
 رکھتا ہے۔ کذا ذکر الفخر۔ اور بخاری میں ہے کہ ایک اور شخص بھی نماز میں اور
 سورتوں کے بعد اُس کو پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا اس سورہ کو دوست
 رکھنا تجھ کو جنت میں داخل کرے گا اور ترمذی میں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ
 اپنے بستر پر سوتے پھر اپنی داہنی کروٹ لے کر سو بار قتل ہو اللہ پڑھے تو
 جب قیامت کا دن ہوگا تو پروردگار اس کو فرمائے گا کہ اے میرے بند
 اپنی داہنی طرف سے بہشت میں داخل ہو (حصن حصین)۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ اخلاص اور سورہ قل
 اور سورہ ناس کا صبح شام تین تین بار پڑھنا ہر چیز سے کفایت کرتا ہے یعنی
 ہر برائی کو دفع کرتا ہے (مشکوٰۃ)۔

اور بھی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 میرے پاس جبرئیل ۴ اچھی صورت میں ہشاش بشاش آئے اور کہا کہ اے
 محمد اللہ تعالیٰ تم کو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہر چیز کی ایک نسبت ہے اور
 میری نسبت قتل ہو اللہ احد ہے جو کوئی تیری امت کا ایسا شخص میرے پاس

آئے گا جس نے قل ہو اللہ اپنی عمر میں ہزار بار پڑھی ہوگی تو میں اُس کو نجات کا نشان دوں گا اور اُس کے آگے میرا عرش ہوگا اور اس کی شفقت ایسے ستر آدمیوں کے حق میں قبول کروں گا جن پر عذاب واجب ہو گیا ہوگا۔ اور حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھے کہ ایک دن آفتاب ایسا روشن نکلا کہ ویسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے تعجب کیا اور جبریلؑ کے آنے پر اُن سے پوچھا کہ اس روشنی کا سبب کیا ہے انہوں نے کہا اس کا سبب یہ ہے معاویہ بن معاویہ لیشی نے آج مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے جنازہ پر ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا کہ اُن کی نماز پڑھیں آپؐ نے پوچھا کہ اس توقیر کا سبب کیا ہے۔ جبریلؑ نے کہا کہ یہ شخص قل ہو اللہ کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات شبا روزی میں بہت پڑھتا تھا تم بھی اس کو پڑھو کہ یہ سورہ تمہارے رب کی نسبت ہے (مشکوٰۃ)۔

اور جو کوئی اس کو پچاس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے ہزار درجے بلند کرے اور اُس کی پچاس ہزار برائیاں دور کرے اور اُس کے لیے پچاس ہزار نیکیاں لکھے۔ اور جو کوئی جتنا زیادہ پڑھے اتنا ہی اللہ تعالیٰ ثواب زیادہ دے (کذا فی الدر المنثور)۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قل ہو اللہ اپنے مرض موت میں پڑھے تو اپنے قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اُس کو اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے یہاں تک کہ اس کو پل صراط سے پار کریں اور جنت میں لے جائیں (کذا فی شرح الصدور)۔

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے دروازہ کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو خدا تعالیٰ کا نگہبان ہوتا ہے یہاں تک کہ سفر سے لوٹے۔ (در منثور - خیر المتین ترجمہ صحیح اور بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو گیارہ مرتبہ مقابریں پڑھے اور اس کا تو مُردوں کو بخش دے تو اُسے اجر بعد مُردوں کے ملے گا) تجربات دیرپے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفلسی کی شکایت آپ نے فرمایا جب تو اپنے گھر جایا کرے تو قل ہو اللہ پڑھ لیا کر اُس نے اسی ہی کیا اور اپنے مطلب کو پہنچا۔ اور بعض علماء سے منقول ہے کہ اس سورہ خرگوش کی جھلی پر لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے اُس کو کوئی جن وانس موت جانور تکلیف نہ دے سکے (وظیفہ کریمہ)۔

اور حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز جب شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولانا نابلی اور مولانا برہان الدین غریب اور اعدا حاضر تھے۔ قرآن مجید کے یاد کرنے کا تذکرہ ہو رہا تھا اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ العزیز کو قرآن یاد نہ تھا آخر عمر میں اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ ہر روز ہزار بار سورہ اخلاص قرآن مجید یاد کرنے کی ترتیب سے پڑھ جب صبح ہوتی تو خواجہ نے ہزار بار سورہ اخلاص پڑھی اور اس کے بعد ہر روز پڑھتے چند روز گزرے خواجہ نے تمام کلام اللہ یاد کر لیا۔ فالحمد للہ علی ذلک (افضل الفوائد)۔

سورۃ العلق

حاکم نے نقل کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قُلْ اٰ

بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھا کر کیونکہ تو کوئی سورہ ایسی نہ پڑھے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پیاری ہو اور زیادہ پہنچنے والی۔ اور خوب کامل یعنی تعوذ کے حق میں اگر تجھ سے یہ ہو سکے کہ اس کا پڑھنا... نہ ہو تو اس کی مداومت کرنازیں اور اس کے سوا میں بھی (حصن حصین)۔

سُورَةُ النَّاسِ

نسائی ابن حبان سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تَوَكَّلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو پڑھ تو ہرگز نہ پڑھے گا ان دونوں جیسی۔ یعنی تعوذ کے حق میں کوئی ان سورتوں کے برابر نہیں۔ اور ترمذی ابو داؤد و نسائی وغیرہ میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے جن اور آدمی کی نظر سے (اور دعائیں پڑھ کر) یہاں تک کہ سورہ فلق اور سورہ تاس اُتری تو آپ نے پناہ کے لئے ان دونوں کو اختیار کیا اور ان کے سوا دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیا۔

اور ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں جیسی۔ یعنی سوال اور پناہ مانگنے میں کوئی اس کے مثل نہیں۔

اور بھی ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان دونوں کو پڑھ سونے کے وقت اور اٹھنے کے وقت۔

اور مسلم، ترمذی، نسائی میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجیب آیتیں ہیں کہ آج کی رات اُتری ہیں تو نے ان جیسی کبھی نہ دیکھی ہوں گی وہ آیتیں قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں (حصن حصین)۔

اور بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھا ہو سورہ فاتحہ اور اخلاص اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اُس کو ہر مومن کے موافق ثواب عنایت فرماتا ہے۔ اور ابن سنی نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سورہ اخلاص اور فلق اور ناس سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو ان کی وجہ سے دوسرے جمعہ تک ہر برائی سے پناہ دیتا ہے۔ کذا فی وظائف النبی (خیر متین)۔

اور صاحبِ وظیفہ کریمہ اس طریق سے پڑھنے کا یہ فائدہ بیان کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو کوئی بلا نہ پہنچے اور جان و مال، دین دنیا، لڑکے بلے اُس کے سب خدا کے فضل و کرم سے محفوظ رہیں۔ اور بعض خواص ان دونوں سوروں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص ان کو لکھ کر لڑکوں کے گلے میں ڈال دے تو وہ مس جنائت سے اور گزندگی حشرات الارض سے محفوظ رہیں گے (مغربات دیرنی)۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے معمولات سے تھا کہ بعد فریضہ جمعہ سورہ فاتحہ۔ اخلاص۔ معوذتین ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھتے تھے۔

(مقامات ربانی)۔

الحمد للہ کہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ کو یہ کتاب تمام کو پہنچی وَاَتَوْا فِیئِیَّ (اَللّٰہِ)۔
(سید محمد احسن استھانوی بہاری)

ناشر
مکتبہ اسحاقیہ۔ پھول چوک، جو نا مارکیٹ۔ کراچی ۲
ناشران و تاجران مذہبی و علمی و تاریخی و ادبی مطبوعات

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
فَدَانَا بِكَ يَا رَبِّ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

الحمد لله والمنة للفضل حفیظ المنان
کتاب لاجواب مبسوطی بہ



ناشر

مکتبہ اشفاقیہ، پھول چوک، جو ناما رکیٹ، کراچی
(مشہور اسٹاپس کراچی)